بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فماذا بعد الحق الا الضلال ۱۰:۴

اور حق کے بعد گمراہی کے سوا اور ہے کیا

شیعیت کیا ہے اور شیعی کون ہیں؟

اور

کیا خالصیت بھی کوئی مذہب ہے؟

مذہب شیعہ پر کامل ریسرچ اور تحقیق عمیق و تفتیش دقیق

مؤلفہ

فاتح شیعیت قاطع بدعت مجاہد ملت مبلغ شیعت

سید محمد حسین زیدی برستی

ناشر ادارہ انتشارات حقائق الشیعہ محلہ لاہوری گیٹ چنیوٹ ضلع جھنگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فماذا بعد الحق الا الضلال ۱۰:۳۲

اور حق کے بعد گمراہی کے سوا اور رہ ہی کیا۔

شیعیت کیا ہے؟ اور شیعی کون ہیں؟

اور

کیا خالصیت بھی کوئی مذہب ہے؟

مذہب شیعہ پر کامل ریسرچ اور
تحقیق عمیق و تفتیش دقیق

مؤلفہ

فاتح شیعیت قاطع بدعت مجاہد ملت مبلغ شیعیت
سید محمد حسین زیدی برستی

ناشر
ادارہ انتشارات حقائق الشیعہ
محلہ لاہوری گیٹ چنیوٹ ضلع جھنگ

مؤلف سید محمد حسین زیدی برستی

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: شیخیت کیا ہے اور شیخی کون ہیں

نام مؤلف: سید محمد حسین زیدی برستی

تعداد: ایک ہزار

ناشر: ادارہ نشرات حقائق الشیعہ

پھیروٹ ضلع جھنگ پاکستان

مطبع: الغدیر پریس سرگودھا

اشاعت: ۱۹۸۶ء

ہدیہ: بیس روپے

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم ۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیآء والمرسلین ابی القاسم محمد واٰلہ الطیبین الطاھرین المعصومین ولعنت اللّٰہ علی اعدائھم اجمعین الی یوم الدین ۔ اما بعد فقد قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ فی کلامہ المجید وفرقان الحمید وھو اصدق القائلین ۔ ان الدین عند اللّٰہ الاسلام

دین اسلام دین فطرت ہے

ارشاد رب العزت ہے کہ تحقیق دین نزدیک اللہ کے اسلام ہے ۔ اور متفقہ اہل اسلام ہے یہ کہ دین اللہ کا ایک ہے اور آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ تک جتنے بھی خدا کے سچے پیامبر آئے وہ اسی دین کو لیکر آئے ۔

اور خداوند تعالیٰ نے روز الست اپنی الوہیت کا اور اپنے تمام انبیاء اور رسولوں کا بنی آدم سے اقرار لینے کے بعد عالم ارواح میں انکو خبر دیدی تھی کہ :-

یٰبَنِیْ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (۳۰ الاعراف ۔ ۳۰)

" اے اولاد آدم جب تم میں کے (ہمارے) پیغمبر تمہارے پاس آئیں اور تم سے ہمارے احکام بیان کریں تو ان کی اطاعت کرنا ، کیونکہ جو شخص پرہیزگاری اور نیک کام کریگا تو ایسے لوگوں پر نہ تو قیامت میں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے " (ترجمہ فرمان)

خدا کے بھیجے ہوئے سچے پیغامبر بنی آدم کے پاس خدا کی ہدایات لیکر اسی دین کی کے لئے آتے رہے ۔ یہانتک کہ آخری رسول خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بنی آدم کی ہدایت کے لئے تشریف لائے تو وہ بھی اسی دین کے پہنچانے کے لئے ارشاد رب العزت ہے ۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ط فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ط لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ o

(پ۲۱ الروم - ۳۰)

" پس (اے نبی) تم خالص دل سے دین کی طرف اپنا رخ کئے رہو خدا کی بنائی ہوئی سرشت جس پر اُس نے کل آدمیوں کو پیدا کیا ہی ہے۔ خدا کی بناوٹ میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی راہِ مستقیم یہی ہے۔ لیکن بہت سے لوگ علم نہیں رکھتے۔"

خداوند تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے ثابت ہوا کہ اس نے اپنے تمام بندوں کو اس دینِ فطرت (اسلام) پر خلق فرمایا ہے اور اپنی اس فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے اور ارشادِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ ہے کہ

کل مولود یولد علی الفطرۃ الاسلام

یعنی ہر پیدا ہونے والا اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اسکو یہودی، نصرانی، اور مجوسی وغیرہ بنا لیتے ہیں یعنی انسان ماحول کے اثر سے اس دینِ فطرت سے انحراف کرتا ہے جس پر اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ اور خدا کے بھیجے ہوئے پیامبر انسان کو اسی انحراف سے ہٹا کر اسی دینِ فطرت کی طرف دعوت دینے کے لئے آتے رہے۔ چنانچہ قرآن کریم ہر نبی اور رسول کی اطاعت و پیروی کرنے والوں کو ایک ہی نام سے موسوم کرتا ہے اور وہ ہے اسلام۔ لیکن وہ تمام افراد جو کسی نبی و رسول کی پیروی کرتے تھے بحیثیت مجموعی اس رسول کی امت کہلاتے تھے، چنانچہ پیغمبر اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ کی پیروی کرنے والے تمام افراد امتِ محمدؐ کہلاتے ہیں۔ اور سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ کا ارشاد گرامی ہے کہ

ستفرق امتی علی ثلاثہ وسبعین فرقۃ الخ یعنی میری امت عنقریب تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ پس امت محمدؐ کا ۷۳ فرقوں میں بٹ جانا ایک مسلمہ حقیقت ہے اور اس بحث سے قطع نظر کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر، اس حدیث کے صحیح اور مسلمہ ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہے لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ پیغمبر اکرمؐ کی اس حدیث شریف میں یہ تہتر کا لفظ بکثرت کے معنی میں آیا ہے یا حقیقت کے طور پر۔ کیونکہ عملاً ہم دیکھتے ہیں کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ اب تک تہتر (۷۳) فرقوں سے بہت زیادہ فرقوں میں بٹ چکی ہے، بالفاظ دیگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ سینکڑوں فرقے ایسے موجود

ہیں کہ جو امت محمد میں سے ہونے کے دعویدار ہیں۔ اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ پیغمبر صادق فرمائیں کہ میری امت کے تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے اور تہتر کی بجائے چوہتر (۷۴) ہی ہو جائیں۔ کجا سینکڑوں۔ لہٰذا اس کی صرف دو ہی صورتیں ہیں، اول یہ کہ پیغمبر نے اس تعداد کو مخصوص طور پر نہ فرمایا ہو بلکہ تعدد اور کثرت کے معنی میں محاورۃً فرمایا ہو۔ دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ امت محمدؐ کے فرقے حتماً تہتر (۷۳) ہی ہوں اور نہ ایک کم اور نہ ایک زیادہ، لیکن تہتر (۷۳) کے علاوہ باقی تمام فرقے خواہ وہ خود کو امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کے، انھ دابستگی کے ہی دعویدار ہوں لیکن فی الحقیقت وہ کسی وجہ سے امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ سے خارج ہو چکے ہوں۔

چنانچہ مذکورہ حدیث شریف کے سیاق و سباق کو دیکھتے ہوئے احتمال قوی تو یہی ہے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کے صرف تہتر (۷۳) ہی فرقے ہوں اور ان سے زیادہ نہ ہوں۔ چونکہ اس حدیث شریف کا سیاق و سباق یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ امت موسیٰ کے اکہتر (۷۱) فرقے ہو گئے تھے اور امت عیسیٰ کے بہتر (۷۲) فرقے ہو گئے تھے اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ اکہتر اور بہتر کی ترتیب کے ساتھ تہتر (۷۳) کا عدد حتمی تعداد کی ہی نشاندہی کرتا ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ دوسرا احتمال ہی درست ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں صرف تہتر فرقے ہوں گے اور باقی فرقے کسی نہ کسی وجہ سے دین سے خارج اور امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ سے باہر ہو جائیں گے۔ خواہ وہ باآواز بلند اپنے آپ کو سچا مسلمان اور امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ میں ہی شمار کرتے ہوں اور اس کی نزدیک ترین مثال امت مرزائیہ ہے۔ جو خدا کی توحید کی بھی قائل ہے۔ نبوت کی بھی قائل ہے۔ قیامت پر بھی ایمان رکھتی ہے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتی ہے اور بانگ دہل اپنے کو مسلمان کہتی ہے مگر سارے مسلمان ان کو خارج از دین اسلام قرار دیتے ہیں۔

اُمتِ مُسلمہ میں پہلی تفریق!

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ کی رحلت کے بعد امت مسلمہ میں سب سے پہلی تقسیم اور ابتدائی تفریق خلافت و امامت کے اوپر ہوئی اور امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ دو عظیم فرقوں میں بٹ گئی۔ جن مسلمانوں نے خلافت و امامت کو آلِ رسول میں منحصر مانا اور حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو پیغمبر اکرم کا جانشین برحق وصی رسول اور خلیفہ بلافصل مانا، وہ شیعانِ علی کہلائے اور جن مسلمانوں نے خلافت و امامت کو سقیفہ بنی ساعدہ کی کارروائی کے نتیجہ میں حضرت ابوبکرؓ کے اقتدار کی صورت میں مانا وہ اہلسنت والجماعت کہلائے۔

لیکن باوجود اس تفریق و تقسیم کے یہ دونوں گروہ اُمتِ مسلمہ کے ہی افراد تسلیم کئے جاتے تھے چنانچہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ظاہری خلافت کے دور میں آپ کو خلیفہ بلا فصل اور وصی رسول ماننے والے بھی اور آپ کو چوتھا خلیفہ ماننے والے بھی سب کے سب پرچم مرتضوی کے نیچے جمع تھے اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ہمیشہ ان تمام لوگوں کو جو آپ کو خلیفہ بلافصل مانتے تھے اور ان لوگوں کو بھی جو آپ کو چوتھا خلیفہ سمجھتے تھے یکساں طور پر امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کے طور پر ہی اپنے پرچم کے نیچے جمع رکھا۔ بہر حال امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ میں تقسیم و تفریق کا جو عمل شروع ہو گیا تھا وہ آگے ہی بڑھتا گیا اور پھر امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کے یہ دونوں فرقے علیحدہ علیحدہ طور پر تقسیم در تقسیم در تقسیم اور تفریق در تفریق در تفریق ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ اب یہ تعداد سینکڑوں تک پہنچ گئی ہے۔ لیکن یہ تمام فرقے خواہ کسی بھی سلسلہ سے تعلق رکھتے ہوں یا شیعانِ علیؑ پر جا کر ختم ہوں گے یا تابعانِ ابوبکرؓ پر۔

دوسرے الفاظ میں امت مسلمہ کے آگے چل کر جتنے بھی فرقے بنے اور جتنی بھی تقسیم ہوئی۔ وہ یا تو شیعوں کی شاخیں ہیں یا اہلسنت والجماعت کی شاخیں ہیں۔ حق و باطل کی بحث سے قطع نظر ان میں سے اکثر فرقے ایسے ہیں جن کو سب مسلمان، امتِ مسلمہ کے ہی فرقے قرار دیتے ہیں۔ لیکن بعض فرقے ایسے بھی ہیں جن کو کوئی بھی مسلمان امتِ مسلمہ میں شمار نہیں کرتے اور نہ ہی ان کے لئے تیار ہیں اور اہل پاکستان کو سمجھانے کے لئے اس کی نزدیک ترین۔

شامل مرزائی فرقہ کی ہے۔ لیکن از روئے حقیقت یہ فرقہ اہل سنت والجماعت کی شاخ اور مسلک اہل حدیث سے جدا ہوا ہے۔

مرزائی حضرات، اہلِ سنت کی طرح ہی توحید کے بھی قائل ہیں، نبوت پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ قیامت پر بھی ایمان رکھتے ہیں، کعبہ ان کا قبلہ ہے، شریعت محمدی ان کی شریعت ہے، فقہ ان کی حنفی ہے۔ نماز وہ اہلسنت کی طرح پڑھتے ہیں۔ روزہ اہلسنت کے وقت پر کھولتے ہیں حج کے بھی منکر نہیں ہیں۔ چاروں خلفاء کو بھی اسی طرح مانتے ہیں جس طرح اہلسنت مانتے ہیں اور صحابہ کرام کا بھی اسی طرح احترام کرتے ہیں جس طرح اہلسنت کرتے ہیں اور کلمہ بھی اہل سنت کی طرح پڑھتے ہیں، مگر مرزائی حضرات کو سب سے پہلے دین سے خارج کہنے والے بھی اہل سنت ہی ہیں اور ان کو سب سے پہلے مرزائی کہنے والے بھی اہل سنت والجماعت ہی ہیں۔ لیکن کیوں ؟

کسی فرقے کو دین اسلام اور اُمت محمدؐ سے خارج سمجھنے کی وجہ ؟

مسلمانوں نے مرزائیوں کو دینِ اسلام اور اُمت محمدؐ سے خارج کیوں سمجھا، جبکہ افکار و نظریات و فقہ کے اختلاف کی بنا پر فرقے اور بھی بہت سے بنے! اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے یا امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ میں سے خواہ کسی نے بھی اگر توحید و نبوت و معاد یعنی قیامت میں دوبارہ زندہ ہونے کے عقائد کے علاوہ کسی اور بات میں دوسروں سے اختلاف کیا تو تمام مسلمانوں نے انکو ایک نیا فرقہ اور ایک نیا مسلک سمجھا لیکن اس کو اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ سے باہر قرار نہیں دیا۔ مگر جس کسی نے بھی توحید و نبوت و معاد کے بنیادی عقائد سے انحراف کیا خواہ تاویل و توجیہ کے ساتھ ہی سہی۔ امت مسلمہ نے اس کو خارج از دین۔ اسلام اور خارج از اُمت محمدؐ قرار دیا اور اُمت محمدیہ کے ایک فرقے کی بجائے اس کو ایک نیا دین اور نیا مذہب قرار دیا اور اُمت مسلمہ کے دونوں عظیم فرقوں میں سے ایسے فرقے جدا ہوتے رہے ہیں جن کو اسلام کے بنیادی تعلیمات سے انحراف کی بناء پر خارج از امت محمدؐ اور خارج از دین اسلام سمجھا گیا۔ مثلاً شیعوں میں سے غالی، مفوضہ اور نصیریہ وغیرہ کہ شیعوں نے ان کو کبھی مسلمان نہیں سمجھا بلکہ ان کو یہود و نصاریٰ و مجوس سے بھی بدتر جانا۔ اور ان کو کافر و مشرک سمجھا۔ اسی طرح مرزائیوں کو ہر چند کہ ان

کے اکثر شعائر اہلسنت والجماعت سے ملتے جلتے ہیں اور وہ ان سے ہی جدا ہوئے ہیں لیکن اہلسنت نے مرزائیوں کو کبھی مسلمان نہیں سمجھا۔ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ "مامور من اللہ" ہے اور اسکو وحی و الہام ہوتا ہے اور اصطلاحاً پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ کو خاتم النبیین ماننے کے باوجود عقیدہ ختم نبوت سے اپنی تاویل و توجیہ کے ذریعہ انحراف کیا لہٰذا امتِ مسلمہ نے اس کو خارج از دینِ اسلام سمجھا اور اس کی پیروی کرنے والوں کو اس کے نام کی نسبت سے مرزائی کا نام دیا۔ بس امتِ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ میں جب بھی کوئی نئی تقسیم ہوئی اگر وہ مذکورہ بنیادی عقائد کے علاوہ کسی دوسرے مسئلہ میں اختلاف کی بنا پر ہوئی تو اس نئے مسلک کو اگرچہ نیا فرقہ قرار دیا گیا لیکن ان کو امتِ محمدیہ کے فرقوں کی ایک قسم سمجھا گیا جس کو اصطلاح میں قسماً منہم کہا جائے گا۔ یعنی امتِ محمدیہ یا امتِ مسلمہ ہی کی ایک قسم۔ لیکن اگر مذکورہ بنیادی عقائد میں سے کسی بھی عقیدہ سے کسی نے انحراف کیا تو اس کو امتِ محمد اور امتِ مسلمہ سے باہر اور دینِ اسلام سے خارج سمجھا گیا یعنی ان کو ملتِ مسلمہ سے جدا ایک نیا دین اور ایک نیا مذہب قرار دیا گیا جس کو اصطلاح میں قسیماً لہم کہا جائے گا۔ بس مرزائی حضرات امتِ مسلمہ کے لئے قسماً منہم نہیں ہیں بلکہ قسیماً لہم ہیں، یعنی امتِ مسلمہ کی کوئی قسم نہیں ہیں، بلکہ امتِ مسلمہ سے جدا ہو چکے ہیں۔

مرزائیوں کو مرزائی کس نے کہا؟

تمام مسلمانانِ پاکستان جانتے ہیں کہ مرزائی حضرات نے خود کو اپنے آپ کو مرزائی کہنا شروع نہیں کیا بلکہ یہ مسلمانانِ پاکستان ہیں جنہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں اور اس کے عقائد و افکار کو دیکھتے ہوئے، اس کو خارج از دینِ اسلام اور خارج از ملتِ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ قرار دیا یعنی قسماً منہم نہیں بلکہ قسیماً لہم کہا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے افکار و نظریات و عقائد کی پیروی کرنے والوں کو مرزائی کا لقب دیا۔ اب چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اہلسنت والجماعت میں کا ایک عالم تھا لہٰذا سب سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کو خارج از دینِ اسلام کہنے اور اس کی پیروی کرنے والوں کو مرزائی کا لقب دینے کا شرف بھی اہل سنت والجماعت کو ہی حاصل ہوا ہے گو کہ مرزائی حضرات اس نام کو پسند نہیں کرتے اور خود کو بآواز بلند مسلمان ہی کہلانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد ایک معیار بن گیا ہے

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں اور اس کے افکار و نظریات کی تشہیر کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی متعین ہو چکا ہے اور ایک معیار اور کسوٹی بن گیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مسلمان ہے یا اہلسنت کا ایک بہت بڑا مجدد و عالم ہے یا کوئی شخص مرزا غلام احمد قادیانی کی ان کے افکار و نظریات کے متعلق کسی قسم کی کوئی تعریف یا تائید و توثیق کرے گا تو ایسا شخص مرزا غلام احمد قادیانی مسلمان یا اہلسنت والجماعت کا ایک جید عالم یا مجدد نہیں بنے گا اور نہ اس کے افکار و نظریات کی تعریف و تائید و توثیق سے وہ حق ہو جائیں گے۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے افکار و نظریات و عقائد کی تائید و توثیق کرنے والے کو ہی سمجھا جائے گا کہ وہ مرزائی ہے۔ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کو ایک مسلمان عالم اور مجدد کہنے والا یا سمجھنے والا خود مرزائی سمجھا جائے گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشین

مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد اس کے مشن کو چلانے اور اس کے افکار و نظریات کو زندہ رکھنے کے لئے باقاعدہ طور پر ایک نظام خلافت موجود ہے، چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد سب سے پہلے جانشین حکیم نور الدین ہوئے، دوسرے جانشین مرزا بشیر الدین محمود ہوئے، تیسرے جانشین مرزا ناصر احمد ہوئے اور موجودہ خلیفہ مرزا طاہر احمد ہیں۔ جانشین کا جو بھی طریقہ ان کے یہاں ہو بہرحال یہ مذکورہ حضرات مرزا غلام احمد قادیانی کے باضابطہ جانشین ہیں مگر اہل اسلام اب مذکورہ حضرات کو اپنی طرف سے گھڑ کر مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشین قرار نہیں دیتے اور نہ ہی ان کو مرزا غلام احمد قادیانی کا خلیفہ و جانشین کہنا خود ان کے نزدیک کوئی غلط یا بری بات ہے۔

مرزائیوں کے دو فرقے

مرزائی حضرات مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشین اول حکیم نور الدین تک تو متحد رہے اور کوئی اختلاف ان میں پیدا نہ ہوا لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کے پہلے خلیفہ کے بعد شاید جانشینی کے مسئلہ پر ان میں اختلاف پیدا ہو گیا اور مرزائی حضرات دو جماعتوں میں بٹ گئے، ایک ربوہ کی قادیانی جماعت

احمدیہ اور دوسری لاہوری مرزائیوں کی جماعت اشاعت اسلام۔ ربوہ کی قادیانی جماعت مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں اور ان کا بر نظریات کی محافظ ہے۔ لیکن لاہوری جماعت مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے نبوت ربوہ کی قادیانی جماعت کی اختراع سمجھتی ہے مع ہذا لاہوری مرزا غلام احمد کے افکار و عقائد کو صحیح سمجھتی اور ربوہ کو قرار دیتی ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو ایک جید مسلمان عالم اور مجدد قرار دیتی ہے اور عموماً مسلمان ان دونوں فرقوں کو اسلام کی حدود سے خارج سمجھتے ہیں۔ پاکستان کی قومی اسمبلی کا فیصلہ بھی ہے کہ یہ دونوں فرقے غیر مسلم ہیں۔ مسلمانان پاکستان کو سمجھانے کے لئے تقیید کے طور پر پاکستانی ایک ایسی مثال پیش کرنے کے بعد اب ہم اس مذہب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو ایران و عراق میں پیدا ہوا اور جس کو شیخی مذہب یا شیخیہ کہتے ہیں۔

از نظر لغت شیخی کس کو کہتے ہیں؟

فارسی کی مشہور لغت "فرہنگ آموزگار" جو تہران سے شائع ہوئی ہے اور ایک مشہور علمی ہستی یعنی حبیب اللہ آموزگار وزیر تعلیمات ایران و نمائندہ سنات ایران کی تصنیف ہے لفظ "شیخی" کا معنی یوں لکھا ہے :-

"شیخی ۔ صن ۔ گروہے کہ طرفدار عقیدہ شیخ احمد احسائی ہستند۔ یعنی لفظ شیخی صفت نسبتی ہے اور اس سے مراد وہ گروہ ہے جو شیخ احمد احسائی کے عقیدہ کا طرفدار ہے۔"

از نظر انسائیکلوپیڈیا شیخی کس کو کہتے ہیں ۔ ؟

"انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں جو کہ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے شائع کی ہے اور معلومات کا ایک بہترین ذخیرہ اور مستند کتاب ہے یوں لکھا ہے ۔

" الاحسائی ۔ شیخ احمد بن زین الدین بن ابراہیم ایک فقہی مذہب (یا پھر اس لئے کہ شیعی مجتہدین نے اُسے خارج از مذہب قرار دے دیا تھا زیادہ صحیح طور پر ایک فرقے کا بانی جو اس کی نسبت سے "شیخی" کے نام سے مشہور ہے ۔"

از نظر کاظم رشتی جانشین اوّل شیخ احمد احسائی

شیخی کس کو کہتے ہیں؟

شیخ احمد احسائی کا پہلا جانشین سید کاظم رشتی اپنی کتاب دلیل المتحیرین کے صفحہ ۱۲ پر لکھتا ہے کہ:۔

"یہ شیخ جلیل جس کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے کشفی یا شیخی کہلاتے ہیں وہ شیخ احمد بن زین الدین ...... الاحسائی ہے۔ کاظم رشتی کی اصل عبارت دلیل المتحیرین کے ص۱۲ پر اسطرح جسکا عکس حسب ذیل ہے

"وصول الشيخ اليهم فى الرؤيا

واما هذا الشيخ الجليل والعالم النبيل الذي يسمى المنتسبون الكشفية أو الشيخيه :

هو الشيخ احمد بن الشيخ زين الدين بن ابراهيم بن صقر بن ابراهيم بن داغر بن راشد بن دهيم بن شمروخ آل صقر المطيرفى

ازنظر رئیس شیخیہ رکنیہ کرمان شیخی کس کو کہتے ہیں؟

"رئیس مذہب شیخیہ رکنیہ کرمان مرزا محمد کریم خان کرمانی اپنی کتاب ہدایت الطالبین کے صفحہ ۱۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:-

" معلوم ہونا چاہیئے کہ اس بات میں ذرا سا بھی شبہ نہیں ہے کہ تمام آگاہ لوگوں کو بلکہ تمام اہل ایران کو اس بات کا علم ہے کہ اس زمانے میں کہ سن ۱۲۶۱ھ ہے مذہب شیعہ دو فرقوں میں تقسیم ہو چکا ہے اُن میں سے ایک کا نام "شیخی" ہے اور دوسرے کا نام "بالاسری"۔ سوائے اُن لوگوں کے کہ جو یا تو غافل ہیں یا احمق ہیں، یا بالکل بچے ہیں یا خانہ نشین عورتیں ہیں کہ جن کے کانوں تک یہ بات نہ پہنچی ہو یا کہ اُن کے کانوں تک یہ بات پہنچی تو ہے لیکن انہیں یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ کن مسائل میں اختلاف ہے اور ان میں سے ہر ایک کیا کہتا ہے یا یہ بات ہے کہ انہوں نے اس حقیقت کو سنا تو ہے لیکن ان کو اس کے سمجھنے کا شعور ہی نہیں ہے"

رئیس مذہب شیخیہ رکنیہ کرمان کی کتاب "ہدایت الطالبین کے صفحہ ۱۶ سطر ۱۱ تا ۱۸ کی اصل عبارت کا عکس حسب ذیل ہے:-

• فصل بدانکه شبهه دراین مطلب ازبرای هیچکس از آگاهان بلکه قاطبهٔ مردم ایران نیست که فرقهٔ شیعه یومنا هذا که سنهٔ یکهزار و دویست شصت ویك هجری است دوفرقه شده‌اند یکی مسمی بشیخی و یکی مسمی ببالاسری مگر جمعی از غافلان و سفها و اطفال و نسوان که این مطلب بگوش ایشان نخورده یا آنکه اصل بودن دو فرقه بگوش ایشان خورده و نمیدانند بر سر چه مطلب نزاع دارند و هر یك چه میگویند) یا آنکه بگوش ایشان خورده ایشان را فهم خلاف و درك آن نبوده چنانچه سایر مذاهب بگوش جمعی نخورده و بتقلید آباء و اجداد اکتفا نموده‌اند

محمد کریم خان کرمانی رئیس مذہب شیخیہ رکنیہ کرمان کے مذکورہ بیان میں شیعوں کے دو فرقوں میں تقسیم ہونے کی حقیقت کو حتمی اور یقینی طریقے سے بیان کیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ جو اس حقیقت کا انکار کرے وہ یا تو غافل ہیں یا وہ جاہل ہیں یا وہ احمق ہیں یا وہ طفل ناداں ہیں یا وہ خانہ نشین عورتیں ہیں جن کے کانوں تک یہ آوازہ نہیں پہنچا۔ اس کے بعد رئیس مذہب شیخیہ رکنیہ کرمان اسی کتاب کے صفحہ پر لکھتے ہیں کہ :-

" پس یہ شیعوں کی جماعت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ ایک شیخی اور دوسرا بالاسری اور ان دو فرقوں کا ہونا قطع نظر اس کے کہ ان دونوں میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل پر ایران کے تمام شہروں میں کسی بھی ذی شعور پر مشتبہ نہیں ہے کہ اس مذہب شیعہ کی یہ دو قسمیں ہیں اور میں گمان نہیں کرتا کہ دنیا کے اکثر شہروں میں یہ فرقہ یا اس فرقہ کا ذکر نہ پہنچا ہوگا "

رئیس مذہب شیخیہ رکنیہ کرمان محمد کریم خان کی کتاب ہدایت الطالبین کے صفحہ سطر کا عکس حسب ذیل ہے :-

تقلید از پی ایشان رفته است پس این جماعت بر دو قسم میباشند شیخی و بالاسری و بودن این دو فرقه قطع نظر از حقیت و بطلان احدهما در غالب بلاد ایران بر ذی شعوری مشتبه نیست که نوع این دو فرقه هستند و گمان نمیکنم که در غالب بلاد این دو فرقه یا ذکر ایشان نرفته باشد چنانچه) در بلاد آذربایجان جناب

اسکے بعد دنیا کے اکثر شہروں میں شیخیت کی تبلیغ اور شیخیت کا ذکر اور شیخی عقائد بیان کرنے والوں کا تذکرہ کرتے کرتے صفحہ ۲۱ پر متحدہ ہندوستان میں شیخیت کا ذکر یوں کیا

" ہندوستان کے شہروں میں بھی اس تفرقہ کے رونما ہونے کی خبر وہاں کے تمام شیعوں کو ہو چکی ہے اور ہر سال عتبات ..... سے لوگ اس فرقہ سعادت آیات یعنی فرقہ شیخیہ کی کتابیں لے کر جاتے ہیں۔ خصوصاً جناب مستغنی الالقاب صاحب صفات زکیہ و اخلاق علیہ جناب اکرم اخشم المولیٰ المؤتمن مرزا حسن عظیم آبادی نے وہاں پر تمام لوگوں کو اس فرقہ کی حقیقت سے آگاہ کر دیا

محمد کریم خان کرمانی کی کتاب ہدایت الطالبین کے ص ۲۱ سطر ۲ تا ۱۲ کی اصل عبارت کا عکس حسب ذیل ہے:۔

بر کسی مخفی نیست و همه دانند که منشأ خلاف کیست (و اما بلاد هندوستان وقوع این واقعه گوشزد غالب شیعیان آن سامان گشته است و هر ساله از عتبات عالیات کتب این فرقهٔ سعادت آیات را میبرند لاسیما که جناب مستغنی الالقاب صاحب صفات زکیه و اخلاق علیه جناب اکرم احشم المولی المؤتمن میرزا حسن عظیم آبادی در آن سامان وقوع این فرقت را گوشزد جمیع اهل آن سامان نموده اندو در بلاد حجاز و شامات غالب شیعیانش با این۔

پھر یہی محمد کریم خان کرمانی اپنی اسی کتاب ہدایت الطالبین کے ص ۸۳ پر شیخی و بالاسری کی اصطلاح کے بارے میں یوں سمجھاتے ہیں کہ:۔

"جو شخص ہمیں اور شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی کو ان عقائد کی بنا پر برا کہتا ہے ہم اس کو بالاسری کہتے ہیں اور شیخی کہلانے کی اصطلاح واضح ہے کہ چونکہ وہ شیخ مرحوم کے پیرو نہیں ہیں لہذا ان کو شیخ کی طرف نسبت دیکر شیخی کہا گیا ہے اور کیا کہنا ہے اس شخص کی سعادت و نیک بختی کا (جو شیخی ہو جائے) بشرطیکہ شیخی کہلانے کی نسبت شیخ مرحوم کے ساتھ مبنی بر صداقت ہو (یعنی شیخیائے احقاقیہ کویت کی طرح نہ ہو کہ ہمارے روبرو شیخی اور دوسروں کے مقابل میں شیخیت اور شیخی کہلانے سے نفرت کا اظہار)"

محمد کریم خان کرمانی کی کتاب ہدایت الطالبین کے ص ۸۳ سطر ۹ تا ۱۲ کی اصل عبارت کا عکس حسب ذیل ہے:۔

او را دوست میداریم و برادر دینی خود میدانیم و (هر کس اعتقاد ما را فاسد میداند خدایا تو گواه باش که ما او را کافر میدانیم و از او و طریقهٔ او بیزاریم خواه اسم شیخی بر سر او باشد یا نباشد (و اصطلاح ما در شیخی کسی است که اعتقاد او این طور است و شیخ را و ما را بجهت این اعتقاد دوست میدارد (و هر کس که ما را و

شیخ را و سید را بواسطۂ این اعتقاد بد میداند ما او را بالا سری میدانیم (و وجه این اصطلاح اما شیخی که واضح است [illegible] چون اتباع شیخ مرحوم میباشند ایشان را نسبت بایشان داده اند و رمی سعادت اگر نسبت صدق شوکه و اما بالاسری [illegible] آن [illegible]

اس کے بعد بالاسری کی اصطلاح کی مزید توضیح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :-

" جن لوگوں نے شیخ و سید کو کافر قرار دیا وہ ضریح مقدس امام حسین علیہ السلام کے بالائے سر (سرہانے) کی طرف (رواق مطہر میں) نماز پڑھا کرتے تھے لہذا ہم نے ان کو بالاسری کہنا شروع کر دیا، مگر جب یہ غلغلہ تکفیر شیخ دوسرے ممالک میں بھی پہنچ گیا جہاں نہ ضریح مقدس امام حسین علیہ السلام تھی اور نہ ہی بالائے سر امام حسین علیہ السلام نماز پڑھنے یا پڑھانے کا سوال - لہذا محمد کریم خان کرمانی ان کو بالاسری کہنے کی توجیہہ ہدایت الطالبین کے صد ۵۸ پر یوں بیان کرتے ہیں کہ

" اب دنیا کے دوسرے شہروں میں جو آدمی بھی ان کے وطیرہ پر ہوگا یعنی شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی کے انکار کا انکار کرنے میں ان لوگوں کی بات کی تصدیق کرے گا - وہ بھی ان کے نام سے بالاسری کہا جائے گا - جیسا کہ تمام اُمتیں اسی سبب سے موسوم کی جاتی ہیں - مثلاً اصحاب عیسےٰ نے کہا کہ ہم انصار اللہ ہیں تو وہ نصاریٰ کہلائے اور بعد میں آنے والے نصاریٰ کو بھی اسی وجہ سے نصاریٰ کہا گیا کہ وہ پہلے نصاریٰ کے طریقے پر چلے اور یہود نے خود کو تائب کہا اور یہ کہا کہ ہم ہدایت پا گئے ہیں، بس وہ یہود کہلائے اور اس کے بعد جتنے بھی یہودی ہوئے، ان کو بھی اسی سبب سے یہودی کہا گیا کیونکہ جو شخص کسی پہلے فرقے یا گروہ کی تصدیق کرے تو وہ اسی نام سے موسوم کیا جاتا ہے بس اسطرح سے تمام دنیا کے ان لوگوں کو جو شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی کے انکار کے سلسلے میں ان کو بالاسریوں کی تصدیق کرے گا وہ بھی بالاسری ہی کہلائے گا اور حاصل کلام یہ ہے کہ بالاسری وہ ہے جو شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی اور ان کی پیروی کرنے والوں کو اعتقاد میں کافر جانے

محمد کریم خان کرمانی رئیس مذہب شیخیہ کرمان کی کتاب ہدایت الطالبین کے صفحہ ۹۵ سطر ۸ تا ۱۵ کی اصل عبارت کا عکس حسب ذیل ہے:۔

میکردند این است وجه تسمیۂ نام آنها و اما حال در سایر بلاد

هر کس که بر طریقۂ ایشان است و تصدیق ایشان میکند بر انکار

شیخ جلیل و سید نبیل مسمی بهمان اسم میشود چنانچه جمیع

قبایل و امم که مسمی میشوند باسمی بهمین سبب است چنانچه

اصحاب عیسی گفتند **نحن انصار الله** و نصاری نامیده شدند و

سایر نصرانیان بعد را هم همه را نصاری گفتند بجهت آنکه بر

طریقۂ آنها رفتند و یهود خود را تائب گفتند و گفتند **انا هدنا**

الیك مسمی بیهود شدند و من بعد از ایشان هم همه یهود نامیده

شدند بهمین جهت که هر کس تصدیق کسی میکند اسم آن بر

سرش گذارده میشود سایر بالاسریان بلاد را هم بجهت تصدیق آن

بالاسریان بالاسری گفتند و حاصل آنکه بالاسری کسی است که

شیخ را و سید را و اتباع ایشان را در اعتقاد کافر میداند) و چون

رئیس مذہب شیخیہ رکنیہ کرمان اور سید کاظم رشتی کے بیانات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے اور واضح ہو کر سامنے آگئی ہے کہ ان کا نام دوسرے شیعوں نے تو شیخ احمد احسائی کے افکار و نظریات و عقائد کی پیروی کرنے کی بنا پر شیخی رکھا، مگر پیروان شیخ نے دوسرے شیعوں کا نام صرف شیخ کے افکار کی مخالفت کرنے اور ان کو خلاف اسلام سمجھنے اور انکو شیخی کہنے کی بنا پر معاملۃً یہ رکھا گیا ہے، خواہ وہ ان پر چسپاں ہوتا ہو یا نہ ہوتا ہو۔ ان پر فٹ بیٹھتا ہو یا نہ بیٹھتا ہو جو ہمیں شیخی کہے گا اور اعتقاد میں کافر جانے گا، اسے ہم بھی کچھ نہ کچھ ضرور کہیں گے۔ درانحالیکہ سید یہ حق رکھتا ہے کہ ہر خلاف اسلام بات کو خلاف اسلام کہے، خلاف اسلام بات کو خلاف اسلام کہنا اگر پیروی ہے کسی کی تو وہ صرف اسلام ہے لیکن رؤسائے شیخیہ خود قائل ہیں اس بات کے کہ وہ عقائد میں شیخ احمد احسائی کے پیرو ہیں اور انکو عقائد کے سلسلے میں اپنا پیشوا مانتے ہیں بنجمہ مرزا عبدالرضا ابراہیمی رئیس مذہب شیخیہ رکنیہ کرمان اپنی کتاب علم رنفبر اور اصول دین کے

مطلب دوم میں اس سوال کے جواب میں کہ شیفتہ صاحب نے ان کو یہ تحریر کیا ہے کہ شیعہ کی بجائے اپنے کو شیخی کہلانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ (جب کہ ان کے عقائد شیفتہ صاحب کی شیعیت کے عین مطابق ہیں) عبدالرضا ابراہیمی صاحب اسکا یہ جواب دیتے ہیں کہ :۔

"جو شخص یہ عقائد رکھتا ہے اس کو شیخی کہا جاتا ہے اور چونکہ اس مجموعہ عقائد میں ہمارے پیشوا اور راہنما مرحوم شیخ اجل اوحد شیخ احمد بن زین الدین احسائی ہیں لہذا لوگ فطرۃً ہم کو شیخی کہتے ہیں اور شیخی کے نام سے پکارتے ہیں اور خداوند تعالیٰ بھی قیامت کے دن ہر جماعت کو ان کے پیشواؤں کے نام کے ساتھ بلائے گا۔ اور میری نظر میں بڑی ہی قابلِ افسوس ہے یہ بات کہ انسان اپنے وقت کو اس لفظی نزاع میں صرف کرے اور ہمارے تشیع میں کب شک ہوا تھا کہ اس نام کے اپنانے سے شبہ کو دور کریں۔"

عبدالرضا ابراہیمی رئیس مذہب شیخیہ رکنیہ کرمان کی کتاب علل اربعہ اور اصول دین کے صفحہ کی اصل عبارت کا عکس حسب ذیل ہے :۔

انسان معتقد و صاحب این مجموعه از عقاید را شیخی میگویند وچون پیشوا و راهنمای ما دراین مجموعه عقاید مرحوم شیخ اجل اوحد شیخ احمد بن زین الدین احسائی اعلی الله مقامه است مردم مارا بحسب فطرت بنام اسم خوانده اند و خداوند هم در قیامت هر جماعتی را بنام پیشوایان میخواند وبنظر من حیف است که انسان وقت خودرا صرف این نزاعهای لفظی نماید و کی شکی در تشیع ما بوده است که به برداشتن این اسم بخواهیم رفع شبهه بنمائیم.

شیعانِ پاکستان ملاحظہ کریں رئیس مذہب شیخیہ کرمان کا بیان۔ اور بار بار غور کریں۔ کہا پر کہ بروز قیامت ہر جماعت اپنے پیشواؤں کے نام سے پکاری جائے گی۔ اور ان کا پیشوا ان مجموعہ عقائد میں شیخ احمد احسائی ہے۔ کیا اب بھی کچھ اور لکھنے کی کسر باقی ہے؟ پاکستان کے شیعوں کو کس کے ساتھ بلائے جانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں؟ اب ہم رؤسائے شیخیہ رکنیہ کرمان کے اسی بیان پر اکتفا کرتے ہیں اور شیخیوں کی دوسری شاخ یعنی شیخیہ احقاقیہ کویت کے بیانات

ہدیۂ قارئین کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلہ میں کیا کہتے ہیں ؟

از نظر رئیس شیخیہ احقاقیہ کویت شیخی کس کو کہتے ہیں ؟

مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی الکویتی مرحوم برادر بزرگ مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی اپنی کتاب " فی الاحتقاد علی اعتراضات العاملی کے صفحہ ۱۲۳ سطر ۳ تا ۱۲ پر رقمطراز ہیں کہ : - (فاضل العلامہ حجۃ الاسلام المحسن الامین العاملی نے اپنی کتاب " اعیان الشیعہ " میں کاظم رشتی کی لکھی ہوئی شیخ احمد احسائی کی سوانح حیات کا بیان صفحہ ۲۹۴ پر نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس نے اپنے الرسالہ میں شیعہ اصولیہ اور شیخیہ کے اختلاف کا ذکر کیا ہے -

یہ لکھنے کے بعد مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی کہتے ہیں کہ -

فاضل العلامہ محسن الامین العاملی نے سید کاظم رشتی کی اس تعبیر کو بدل دیا ہے جو اس نے شیخیوں کے مقابلہ میں دوسرے شیعوں کو کہا تھا اور اسطرح شیخیہ کو شیعہ اصولیہ سے جدا مذہب قرار دیدیا ہے حالانکہ شیخیہ بھی شیعوں ہی کی ایک قسم ہے ان کو شیعوں سے جدا مذہب کیسے بنا دیا - " ان الشیخیۃ قسماً منھم فکیف یجعلھم قسیماً لھم " ،

یعنی شیخیہ قسماً منھم ہیں قسیماً لھم نہیں ہیں اور فی الحقیقت امامیہ دو فرقوں میں تقسیم ہوئے ایک اخباری اور دوسرے اصولی اور اصولی پھر دو قسموں میں بٹ گئے ' ایک شیخیہ اور دوسرے غیر شیخیہ اور یہ جو باقی غیر شیخیہ رہے ان کو مقام تعبیر میں سید کاظم رشتی نے اپنی کتاب دلیل المتحیرین میں بالاسری کا لقب دیا لہٰذا باقی ماندہ شیعوں کو کاظم رشتی کا دیا ہوا لقب قبول کرنا چاہیئے - پس اب یوں کہا جائے گا شیخیہ اور بالاسریہ نہ کہ شیخیہ اور اصولیہ -

پاکستان کے شیعہ اچھی طرح یاد کرلیں کہ شیخ احمد احسائی کے بعد شیخیوں کے نزدیک شیعہ اصولیہ دو حصوں میں بٹ گئے - ایک شیخیہ اور دوسرے غیر شیخیہ اور چونکہ شیخی حضرات خود کو اسی طرح شیعوں کی ایک قسم بتاتے ہیں جس طرح مرزائی حضرات خود کو سُنی حنفی کی ایک قسم بتاتے ہیں - لیکن جس طرح سُنی حضرات مرزائیوں کو قسیماً لھم قرار دیتے ہیں اسی طرح شیعہ حضرات شروع دن سے شیخیوں کو قسیماً لھم یعنی ایک جدا مذہب قرار دیتے چلے آرہے ہیں - ثبوت کے لئے مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کی کتاب " فی الاحتقاد علی اعتراضات العاملی " کے صفحہ ۱۲۳ سطر ۳ تا ۱۲

کا عکس ذیل میں ملاحظہ ہو۔

﴿ ثم ان في نقله ترجمة السيد كاظم الرشتي الحائري للشيخ في صفحة (٣٩٤) .

((قال في رسالة له ذكر اختلاف الاصوليه والشيخية انتهى لا يخفى انه سلمه الله تعالى غير تعبير السيد عن القائلين للشيخية وسماهم أصولية وجعل الاصولية قسيما للشيخية .)

والحال ان الشيخية قسما منهم فكيف يجعلهم قسيمالهم ففي الحقيقة ان الامامية تنقسم الى اخبارية واصولية وهم أي الاصولية انقسموا الى شيخية وغير شيخية .

وهؤلاء اي غير الشيخية في مقام التعبير والتعريف عنهم على ما في دليل المتحيرين للسيد الرشتي إعبر عنهم : بيالا سريه يقال شيخية وبالاسريه لا شيخيه واصولية .))

مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کے مذکورہ بیان سے بالفاظ واضح یہ ظاہر و ثابت ہے کہ ان کو یہ بات تسلیم ہے کہ فرقہ شیعہ جعفریہ اصولیہ امامیہ اثنا عشری دو حصوں میں منقسم ہوگیا ایک شیخیہ اور دوسرے غیر شیخیہ۔

مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی کے مذکورہ بیان سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ انہیں اپنے شیخی ہونے سے انکار نہیں ہے بلکہ صرف اصرار یہ ہے کہ جب انہیں شیخی کہا جائے تو دوسرے باقی ماندہ اصولیہ امامیہ اثنا عشریہ کو شیعہ نہ کہا جائے کیونکہ بقول ان کے شیعہ تو وہ بھی ہیں۔ ہم تقسیم ہوئے ہیں، جُدا اور علیحدہ نہیں ہوئے ہیں۔ قسیماً منھم ہیں۔ قسیماً لھم نہیں ہیں۔ شیخیہ اتنا کو بھی چاہتے ہیں کہ جب انہیں شیخی کہا جائے تو دوسرے شیعوں کو بھی ضرور کچھ کہا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ابتدا میں کاظم رشتی نے دوسرے شیعوں کا نام بالاسری رکھا تھا کہ شیخی کے مقابلے میں شیعوں کو شیعہ کہنے کی بجائے بالاسری کہا جائے یعنی ایک گروہ شیخ کی پیروی کرنے والوں کا اور دوسرا گروہ شیخ کو کافر جاننے والوں کا، لیکن مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی الکویتی

کی کتاب مذکورہ کا مذکورہ عکس خود گواہ ہے اسبات کا کہ حجۃ الاسلام الفاضل العلامہ محسن الامین العاملی اور دوسرے علماء و مجتہدین شیعہ فرقہ ضالہ و مضلہ شیخیہ کو تسماً منہم نہیں بلکہ قسیماً ہم ہی قرار دیتے ہیں یعنی وہ مذہب جو شیعوں میں سے پھٹ کر جدا ہوگیا ہے

اور جو مذہب جس مذہب سے جدا ہوتا ہے اس میں اس مذہب کی مشابہت موجود ہوتی ہے جس سے وہ جدا ہوتا ہے جیسے کہ مرزائیوں میں اہلسنت والجماعت کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے لیکن پاکستان میں ایسی کوئی کتاب موجود نہیں ہے جو فیصلہ کن طور پر شیخیوں اور شیعوں کے عقائد کا فرق بیان کرنے والی ہو اور فرقہ شیخیہ کے عقائد کا واضح طور پر تعین کرتی ہو لہذا شیخیوں نے پاکستان کے شیعوں میں اکثر کو دھوکہ دینے میں کوئی رکاوٹ محسوس نہیں کی۔

ہم نے اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے اپنی کتاب "الفرق بین الشیعۃ الحقیقۃ والشیخیۃ المضلہ" تصنیف کی ہے جو پاکستان کے ہر شیعہ گھرانے کی ایک اہم ضرورت ہے۔

مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کے نزدیک شیخیہ اور کشفیہ کس کو کہا گیا اور کس نے کہا؟

مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی موجودہ سربراہ شیخیہ احقاقیہ کویت اپنی کتاب "الدین بین السائل والمجیب" کے صفحہ ۱۱۶ پر اس سوال کے جواب میں کہ:۔

سوال :۔ مجاہدین نے اپنی حیات میں طرح طرح کے مصائب جھیلے ہیں، تو وہ مصائب کون سے ہیں جن کو شیخ احمد احسائی نے اپنی حیات میں جھیلا اور یہ مصائب شیخ پر کس طرف سے وارد ہوئے اور شیخ کس بادشاہ کے دور میں ہوا۔

مرزا حسن الاحقاقی کا جواب : مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی اسکا یہ جواب دیتے ہیں کہ شیخ احمد احسائی پر عظیم مصیبتیں گزریں اور شدید مصائب آئے اور ان سب سے اعظم و اشد مصیبت تکفیر کی مصیبت تھی۔ حاسدوں نے اسپر کفر کا فتویٰ لگا دیا اور اسپر آئمہ معصومین علیہم السلام کے حق میں غلو کا اتہام لگایا اور اسپر معاد جسمانی و معراج جسمانی اور معجزہ شق القمر کے انکار کا اتہام لگایا گیا، حالانکہ ایسا نہیں ہے اور انہوں نے شیخ احمد احسائی کے شاگردوں

اور تابعین کا نام شیخیہ اور کشفیہ رکھا۔ جیسا کہ شیعوں کو رافضی اور ترابی کہا جاتا ہے اور شیخ احمد احسائی کا قصہ اور اس کے شاگردوں کا قصہ ان کے مخالفین کے ساتھ بہت لمبا چوڑا ہے جو شخص ان اختلافات کو تفصیل اور تشریح کے ساتھ معلوم کرنا چاہے تو وہ شیخ احمد احسائی کے شاگرد ارشد سید کاظم رشتی کی کتاب دلیل المتحیرین کی طرف رجوع کرے۔ رہا بادشاہِ وقت جس کے عہد میں اور جس کے ملک میں شیخ احمد احسائی رہا وہ فتح علی شاہ قاچار بادشاہ ایران ہے فتح علیشاہ قاچار اور اس کا خاندان شیخ احمد احسائی کے تابعین اور پیروکاروں میں سے تھا۔

مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کی کتاب "الدین بین السائل والمجیب" کے ص ۱۱۶ کا عکس حسب ذیل ہے:-

سؤال

يواجه المجاهدون أنواعاً من المتاعب في حياتهم ، فما هي المصاعب التي واجهت الشيخ الأوحد أحمد بن زين الدين الاحسائي، في حياته وعلى من جاءته هذه المتاعب وفي عهد من من الحكام عاش رحمه الله ، وما كانت صلاته مع الحكام الذين عاش في زمنهم ؟

جواب :

لقد واجه قدس الله سره أعظم المتاعب وأشد المصائب الا وهي مصيبة التكفير وقد رماه الحاسدون بالكفر اتهموه بالغلو في حق المعصومين عليهم السلام وبانكار المعاد الجسماني والمعراج الجسماني وانكار شق القمر افتراءاً عليه وحاشاه من كل ما رموه به وسموا تلامذته واتباعه بالشيخية والكشفية ، كما سميت الشيعة بالترابية والرافضية . وقصته أعلى الله مقامه وقصة تلاميذه مع المخالفين طويلة وعريضة . فمن أراد الاطلاع عليها مفصلا مشروحا فعليه بكتاب دليل المتحيرين الذي ألفه تلميذه الارشد السيد كاظم الرشتي قدس الله سره .

وأما الملك الذي عاش في عهده وبلاده هو السلطان فتحعلي شاه قاجار شاهنشاه ايران وكان الشاه وأسرته من الذين قلدوه واتبعوه .

مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کے بیان سے پہلی بات جو بالفاظ واضح ثابت ہے

وہ یہ ہے کہ شیخ احمد احسائی کو حتماً و یقیناً اس کے زمانے کے شیعہ علماء و مجتہدین نے کافر قرار دیا۔ دوسری حقیقت جو مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کے بیان سے بالفاظ واضح ثابت ہے وہ یہ ہے کہ شیخ احمد احسائی کے شاگردوں اور تابعین کا نام شیخیہ اور کشفیہ رکھا۔

تیسری حقیقت جو مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کے مذکورہ بیان سے بالفاظ واضح کھل کر سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ ان کے نزدیک شیخ احمد احسائی کے شاگردوں اور تابعین کو اسی طرح شیخیہ اور کشفیہ کہا جاتا ہے۔ جس طرح شیعوں کو ترابیہ یا رافضی کہا جاتا ہے۔

اگر کسی کے پاس تھوڑی سی بھی عقل ہو تو وہ سمجھ سکتا ہے کہ شیعہ خود کو خود ہی رافضی نہیں کہتے بلکہ شیعوں کو رافضی سنیوں نے کہا ہے۔ اور یقیناً و حتماً بلاوجہ نہیں کہا۔ شیعہ ان سے ایک بہت بڑے مسئلہ میں اختلاف رکھتے ہیں۔ اور وہ مسئلہ امامت و خلافت ہے۔ شیعہ امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو امام برحق۔ وصی رسول اور خلیفہ بلا فصل مانتے ہیں۔ اور یقیناً اہل سنت ایسا نہیں مانتے ہیں اسی اختلاف کی وجہ سے انہوں نے شیعوں کو رافضی کہا ہے۔ اب شیعہ اس لقب کو پسند کریں یا نہ کریں۔ لیکن اس اختلاف میں کوئی شبہ نہیں اور اہل سنت کی طرف سے شیعوں کو رافضی کا لقب دینے میں بھی از روئے حقیقت کوئی شک نہیں ہے اور اسی طرح امیرالمومنین علی ابن ابی طالب کا لقب چونکہ ابوتراب ہے لہذا انکی پیروی کرنے والوں اور ان کو ماننے والوں کو اگر ترابی کہا گیا ہے تو یہ ایک حقیقت ہے اور ایک ناقابل تردید امر واقعہ ہے۔ پس مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی نے شیخی نام رکھنے کی مشابہت رافضی و ترابی نام کے ساتھ دیکر کم از کم یہ ثابت کر دیا ہے کہ شیخیہ و کشفیہ نام رکھنے والوں کے درمیان عقائد و افکار و نظریات میں اختلاف ہے اور احقاقی صاحب نے جس بات کو چھپانا چاہا ہے وہ ظاہر ہو گئی ہے، لہذا کیوں یہ ڈھنڈورہ غلط طور پر پیٹا جاتا ہے کہ ان کے تو وہی اعتقادات ہیں جو ابتداء سے شیعوں کے چلے آتے ہیں؛ بلکہ رافضی کی مشابہت ترک پر دلالت کرتی ہے یعنی انہوں نے ان افکار و عقائد کو ترک کر دیا ہے جو ابتداء سے شیعوں کے چلے آتے ہیں اور ترابی کے ساتھ تشبیہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جس طرح ابوتراب کے تابعین کو ترابی کہا گیا ہے اسی طرح بجا طور پر شیخ احمد احسائی کے تابعین کو شیخی کہا گیا ہے اور یقیناً شیخیوں کے عقائد میں اختلاف کی

دجسے ہی ان کو شیخیہ اور کشفیہ کہا گیا ہے اور عقائد میں بھی اختلاف تھوڑا بہت نہیں ہے بلکہ شیخ احمد احسائی نے نہ صرف یہ کہ دعوائے خارجی کیا ہے، دعوائے وحی و کشف والہام کیا۔ مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے معصوم ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ بلکہ تمام مخلوق سے افضل ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے اور اپنے وحی و کشف والہام کے سہارے تمام اسلامی عقائد اور اصولوں کو پلٹ کر رکھدیا ہے۔ جو شخص شیخ احمد احسائی کے دعووں اور اس کی تکفیر کی حقیقت اور حقیقی کردار کو دیکھنا چاہتا ہے وہ ہماری کتاب "ایک پُراسرار جاسوسی کردار یعنی شیخ احمد احسائی مسلمانانِ پاکستان کی عدالت میں" کا مطالعہ کرے۔

اور جو شخص یہ دیکھنا چاہے کہ شیخ احمد احسائی نے توحید سے لیکر معاد تک اسلام کی کوئی بات رہنے ہی جیسی دی ہے جس سے انحراف نہ کیا ہو تو وہ ہماری کتاب "الفرق بین الشیعۃ المحقیقۃ والشیخیۃ المضلۃ" کا مطالعہ کرے۔ جو شخص ہماری دونوں کتابیں غور سے پڑھ لے گا، وہ یقیناً مان لیگا، کہ احقاقی جھوٹے ہیں اور ضال ومضل ہیں اور آج کی دنیا میں پاکستان کے شیعوں کے لئے ان دونوں کتابوں کا مطالعہ ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ چوتھی بات جو مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کے مذکورہ بیان سے بالفاظ واضح ثابت ہے وہ یہ ہے کہ شیخ احمد احسائی کا قصہ اور اس کے شاگردوں کا قصہ ان کے مخالفین کے ساتھ بہت لمبا چوڑا ہے اور ان تمام اختلافات کا بیان "دلیل المتحیرین" میں ان کے شاگرد کاظم رشتی نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور دلیل المتحیرین ۱۲۵۸ھ کی تصنیف ہے۔ جبکہ ۱۲۵۹ھ میں کاظم رشتی انتقال کر چکا تھا۔ معلوم نہیں اب تابعین شیخ یہ کیسے کہتے ہیں کہ یہ اختلاف بعودہ پندرہ سال سے پڑا ہے۔ کیا یہ شیعانِ پاکستان کو دھوکہ دینے کے لیے ہی نہیں کہا جاتا؟

پانچویں بات جو مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کے مذکورہ بیان سے بالفاظ واضح ثابت ہے وہ ان کا حقائق کو چھپانا ہے کیونکہ سوال یہ کیا گیا تھا کہ "وفی عہد من من الحکام عاش رحمہ اللہ" یعنی شیخ احمد احسائی حکام میں سے کس حاکم کے عہد میں ہوا ہے۔ لہٰذا صرف فتح علی شاہ قاچار بادشاہ ایران کا نام لینا سراسر دھوکا ہے کیونکہ شیخ احمد احسائی ۱۱۶۶ھ میں مطیرف میں پیدا ہوا جو سعودی عربیہ کا علاقہ ہے اور ۱۲۰۶ھ تک شیخ احمد احسائی سعودی عربیہ میں ہی مقیم رہا۔ ان بیالیس سال میں شیخ نے سعودی عرب میں آل سعود کے دو بادشاہوں کا زمانہ دیکھا ہے اور چالیس سال تک سعودی عربیہ میں محمد بن عبدالوہاب کے ساتھ گزارے ہیں۔ پھر ۱۲۰۶ھ سے ۱۲۱۲ھ

یک بحرین میں رہتے ہوئے بحرین کے حکمرانوں کا زمانہ دیکھا پھر سنہ ۱۲۱۲ھ سے سنہ ۱۲۲۱ھ تک
بصرہ میں قیام کیا جہاں سلطنت عثمانیہ ترکیہ کی حکمرانی تھی اور سلطنت برطانیہ کی عملداری تھی اور جہاں
پر سرہارفورڈ جونز برطانیہ کے مفادات کی نگرانی کر رہا تھا پس سنہ ۱۱۶۶ھ سے سنہ ۱۲۲۱ھ تک پورے
۵۵ سال میں سے ۴۲ سال سلطنت آل سعود میں گزارے ۳ سال بحرین کے حکمرانوں کا زمانہ دیکھا اور
۹ سال سلطنت عثمانیہ ترکیہ کی حکمرانی اور سلطنت برطانیہ کی زیر سرپرستی گزارے اور سنہ ۱۲۲۱ھ میں
شیخ احمد احسائی اور سرہارفورڈ جونز اور سرجان میلکم انگلیس جو ایسٹ انڈیا کمپنی کا نمائندہ تھا،
اکٹھے ایران میں داخل ہوئے اور شیخ احمد احسائی سنہ ۱۲۲۱ھ سے لیکر سنہ ۱۲۳۸ھ تک ایران میں مقیم رہا
اور سنہ ۱۲۳۸ھ میں حادثۂ تکفیر کے بعد ایران سے نکل گیا پس ایران کے ۱۷ سال کی جاسوسانہ سرگرمیوں
کے زمانے میں اور فتح علیشاہ قاچار اور دوسرے حکمرانوں کے دروازوں پر گردش کرنیکے زمانے میں
اور فتح علی شاہ قاچار سے استعمار کے روابط بڑھانے کے عرصے میں جو دن گزارے اس کو سالم زندگی
پر حاوی کرنا ایک بہت بڑا فریب ہے اور ایک عظیم دھوکا ہے اور یہ سب کچھ شیخ احمد احسائی
کے اصل کردار کو چھپانے کے لئے ہے کہ ۴۰ سال سعودیہ عربیہ میں محمد بن عبد الوہاب کے ساتھ کیا کرتا
رہا ۹ سال بصرے میں رہ کر کس طرح اپنے عمل جاسوسی سے زمین کی فضا میں ملا دیں۔ جو شخص دستاویزی
ثبوت کیساتھ تفصیل کا طالب ہو وہ ہماری کتاب "ایک پُر اسرار جاسوسی کردار یعنی شیخ احمد احسائیؒ
مسلمانان پاکستان کی عدالت میں" کا مطالعہ کرے۔

شیخیوں کا شیخی نام کس نے رکھا۔ اور کیوں رکھا۔؟

اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ جس طرح مرزائیوں نے اپنا نام خود مرزائی نہیں رکھا ہے
بلکہ سُنّی علماء اور مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی اور اس کے خلاف اسلام افکار و
نظریات و عقائد کی بنا پر اسکو ایک جُدا مذہب کا بانی قرار دیا اور اسکے عقائد میں اس کی پیروی
کرنے والوں کو مرزائی نام دیا۔ اسی طرح شیخیوں نے بھی اپنا نام خود شیخی نہیں رکھا ہے بلکہ شیعہ
علمائے اعلام اور مجتہدین عظام ایران و عراق نے شیخ احمد احسائیؒ کے دعاوی اور اس کے
خلاف اسلام افکار و نظریات و عقائد کی بنا پر اس کو ایک جدا مذہب قرار دیا ہے اور اس کے عقائد
میں اسکی پیروی کرنے والوں کو شیخی کہا ہے۔ اس مختصر کتاب میں شیخ کے دعاوی اور نظریات و
عقائد کے بیان کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔
ہم نے شیخ احمد احسائیؒ کے دعاوی اور اسکی تکفیر کے پچھ دور ایک کتاب "ایک پُر اسرار

جاسوس کردار یعنی شیخ احمد احسائی مسلمانان پاکستان کی عدالت میں " میں دستاویزی ثبوت کے ساتھ پیش کر دیئے ہیں اور شیخ احمد احسائی کی اصل عبارتوں کے ساتھ شیخ احمد احسائی کے افکار و نظریات و عقاید کا بیان، اپنی کتاب "الفرق بین الشیعۃ الحقیۃ والشیخیۃ المضلۃ" میں تفصیل کے ساتھ کر دیا ہے۔ جو شخص شیخ احمد احسائی کے دعاوی اور اس کے افکار و عقائد پر تفصیل کے ساتھ مطلع ہونے کا طالب ہو وہ ہماری مذکورہ دونوں کتابوں کی طرف رجوع کرے۔

شیخ احمد احسائی ایک معیار یا ایک کسوٹی ہے

جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی ایک معیار یا ایک کسوٹی بن چکا ہے اور کسی بھی شخص کی طرف سے غلام احمد قادیانی کے عقائد و نظریات کی تائید و توثیق یا کسی بھی قسم کی تعریف عند المسلمین غلام احمد قادیانی کو مسلمان یا صحیح نظریات و عقاید کا آدمی ثابت نہیں کر سکتی بلکہ جو آدمی غلام احمد قادیانی کی تعریف کرتا ہے یا اُسے مسلمان عالم کہتا ہے یا اس کے نظریات و عقائد کی تائید و توثیق و تصدیق کرتا ہے وہ اسی کے مذہب کا سمجھا جائے گا۔ اسی طرح شیخ احمد احسائی کی اس کے عقائد و افکار و نظریات میں تائید و توثیق کرنا اور اس کو شیعہ عالم کہنا عند الشیعہ شیخ احمد احسائی کو شیعہ یا صحیح عقائد و نظریات کا آدمی ثابت نہیں کر سکتی بلکہ جو شخص اس کے مطالب پر مطلع ہونے کے باوجود اُس کو شیعہ عالم قرار دے گا یا اس کے عقائد و نظریات کی تائید و توثیق کریگا وہ خود شیخ احمد احسائی کے عقائد و افکار کا پیرو سمجھا جائے گا اور شیخی کہلائے گا

شیخ احمد احسائی کون تھا اور مذہباً کیا تھا؟

بعض حضرات نے شیخ احمد احسائی کو انڈونیشیا کا عیسائی پادری لکھا ہے اور بعض حضرات نے اس کو دلاڈی واسٹک کا عیسائی بتلایا ہے مگر ان لکھنے والوں نے اپنے مؤقف کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا ہے۔ لیکن جو بات حتمی و یقینی ہے اور جس سے کسی شیخی کو بھی مجال انکار نہیں ہے وہ یہ ہے کہ شیخ احمد احسائی ایران کا رہنے والا تھا،

اور نہ ہی عراق کا باشندہ تھا، اب وہ ایران و عراق میں خواہ کہیں سے بھی آیا ہو لیکن حتماً وہ ایرانی و عراقی نہیں تھا۔

اب رہ گئی شیخ احمد احسائی کے عیسائی پادری ہونے کی بات تو اگر اس بنا پر شیخ کو عیسائی پادری کہا ہے کہ شیخ کے علاوہ بھی اور بہت سے مشن اسلام کے لباس میں اور شیعوں کے بھیس میں استعمار کی طرف سے مشرق وسطیٰ کے ممالک میں داخل ہوتے رہے ہیں جیسے شیخ جیسے النگرانی یا جعنیفر علی خاں یا لارنس آف عربیا وغیرہ تو شیخ کے بارے میں اس قسم کا کوئی ثبوت انہوں نے پیش نہیں کیا ہے۔

لیکن اگر شیخ کے افکار و نظریات کو دیکھ کر اس بنا پر شبہ کیا گیا ہے کہ اس کے افکار و نظریات میں عیسائیت کی جھلک ہے۔ تو یہ بات بھی کچھ صحیح نظر نہیں آتی کیونکہ یہ بات اس صورت میں تو صحیح کہی جا سکتی تھی اگر شیخ احمد احسائی کے یہاں صرف عیسائی افکار و نظریات و عقائد کی ہی جھلک ہوتی ہے۔ لیکن جو شخص شیخ احمد احسائی کے تمام افکار و نظریات و عقائد پر مطلع ہے وہ صرف عیسائی افکار کو دیکھ کر شیخ احمد احسائی کو عیسائی قرار نہیں دے سکتا کیونکہ دنیا میں جتنے بھی شعوب کفر اور گروہ شرک اور مذہب باطل ہیں اُن سب کے افکار و نظریات و عقائد کو شیخ احمد احسائی نے یکجا جمع کر دیا ہے۔ البتہ اگر کوئی بات شیخ احمد احسائی کے یہاں نہیں ملتی تو وہ صرف دین اسلام کی بات ہے اور حیات النفس اپنا اعتبار قائم کرنے اور شیعوں کو دھوکا دینے کے لئے لکھی گئی ہے۔ اگر آپ اصل حقائق سے مطلع ہونا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب "ایک پُراسرار جاسوسی کردار یعنی شیخ احمد احسائی مسلمانانِ پاکستان کی عدالت میں" اور "الفرق بین الشیعۃ الحقیقیہ والشیخیۃ المضلۃ" کا مطالعہ کریں۔

شیخ احمد احسائی ایران میں کہاں سے آیا، کیوں آیا اور پھر کہاں گیا؟

تاریخ کا ہر طالب علم اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہے کہ ایک زمانہ وہ تھا جبکہ سارے عالم اسلام میں مسلمانوں کی صرف دو ہی عظیم سلطنتیں تھیں۔ ایک سلطنت عثمانیہ ترکیہ جہاں پہ خلافت کے نام پر سالم دنیائے عرب پر جہانبانی کی جا رہی تھی اور دوسری سلطنت ایران، جہاں پر شہنشاہیت کے نام سے شیعہ مسلمانوں کی حکومت قائم تھی۔ اور استعمار جہانی مشرق وسطیٰ کو پار کر کے ہندوستان کی سونے کی چڑیا کو اپنی گرفت میں لانے کی کوششوں میں مصروف تھا

ہندوستان کی بندرگاہی شہروں میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنی تجارتی کوٹھیاں تعمیر کرلی تھیں۔ اور ہندوستان کی سنہری چڑیا کو قابو میں کرنے کے لئے ان کو مسلمانوں کی ان دونوں عظیم سلطنتوں کی شکست و ریخت اور ایران میں اثر و نفوذ حاصل کرنے کی ضرورت تھی اور اس مقصد کے حصول کے لئے ان کو دو آدمیوں کی ضرورت تھی۔ ایک سلطنت عثمانیہ کی شکست و ریخت کے لیے اور دوسرا استعمار کا ایران میں اثر و نفوذ کرانے کے لئے۔ اور اتفاق کی بات ہے کہ یہ دونوں آدمی ایک ہی علاقے سے دستیاب ہو گئے۔

سلطنت عثمانیہ ترکیہ کی شکست و ریخت کسطرح ہوئی؟

یہ بات ہماری اس کتاب کے موضوع سے باہر ہے لیکن اسکا جو نتیجہ نکلا وہ استعمار کی کی خواہش کے مطابق تھا۔ اور وہ یہ تھا کہ مسلمانوں کی عظیم مملکت یعنی سلطنت عثمانیہ ترکیہ پارہ پارہ ہو گئی اور سیروں کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں معرض وجود میں آگئیں جن میں سے بعض تو اتنی چھوٹی ہیں کہ ہمارے فیصل آباد شہر کی آبادی اس سالم ملک کی آبادی سے زیادہ ہے۔

بہرحال ۱۲۲۰ھ تک مملکت نجد و حجاز و احساء کا ایک بہت بڑا حصہ سلطنت عثمانیہ ترکیہ سے نکل کر آزاد ہو چکا تھا اور اب عراق و ایران کی باری تھی۔ جہاں کی اکثریت شیعہ مسلمانوں پر مشتمل ہے اور آل رسول اور اہل بیت کے ساتھ ان کی محبت مثالی ہے۔ اور شیعہ علمائے اعلام و مجتہدین عظام کے اثر و نفوذ کے ذریعہ ان کا اتحاد قائم ہے اور یہی ان کی طاقت کا راز ہے۔ چنانچہ شیعوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے اور ان کی طاقت کو کمزور کرنے کے لیے شیعہ علمائے اعلام و مجتہدین عظام کے اثر و نفوذ کو توڑنا ضروری تھا۔ لیکن ایران و عراق میں کوئی شخص ان کو ایسا ہاتھ نہ آیا جو ان کی منشاء کے مطابق کام کر سکے اور شیعہ آبادی کے علاقے میں کسی غیر شیعہ سے بھی وہ کام نہیں لے سکتے تھے، لہذا انہوں نے نجد و حجاز و احساء کی شکست و ریخت کے بعد عرب کے ایک بدو کو جو چالیس سال تک محمد بن عبدالوہاب کے ساتھ رہ کر اپنی ذہانت سے خاموشی کے ساتھ سلطنت عثمانیہ ترکیہ کی شکست و ریخت میں کام کر چکا تھا، اس کام کے لئے منتخب کیا اس بدو کا نام شیخ احمد بن زین الدین احسائی تھا جو خاموشی کے ساتھ کام کرنے میں اپنی

ذہانت کا لوہا منوالیا تھا۔ لہذا عراق و ایران میں کام کرنے کے لئے اس کو مطیرف (احساء) سے لیجا کر پہلے خلیج فارس میں استعمار کے اڈے یعنی بحرین میں چار سال تک رکھا تاکہ بحرین میں رہ کر شیعہ لائبریریوں سے شیعہ کتب کا مطالعہ کرکے عراق و ایران میں خود کو شیعہ عالم ظاہر کرنے کے قابل ہو سکے۔ چنانچہ چار سال کے بعد جب وہ اس قابل ہو گیا کہ شیعوں کے سامنے خود کو شیعہ عالم ظاہر کر سکے تو بحرین سے اسکا ہیڈ کوارٹر بصرہ میں منتقل کر دیا گیا جہاں پر سرکار برطانیہ کا نمائندہ سر ہارفورڈ جونز پہلے سے مقیم تھا اور سرکار برطانیہ کے مفادات کی نگرانی کر رہا تھا۔

شیخ احمد احسائی نے بصرہ کو ہیڈ کوارٹر بنا کر ۱۲۱۲ھ سے لیکر ۱۲۲۱ھ تک جو سرگرمیاں دکھائیں اور اس کے جو نتائج ہوئے، اس کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کی اس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں ہے۔ اگر آپ تفصیل کے ساتھ تمام حقائق کا دستاویزی ثبوت کے ساتھ مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب " ایک پُراسرار جاسوسی کردار یعنی شیخ احمد احسائی مسلمانان پاکستان کی عدالت میں " کا مطالعہ کریں۔

۱۲۲۱ھ مطابق ۱۸۰۶ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے سرجان میلکم کو ایران بھیجا تاکہ وہ فتح علی شاہ قاجار بادشاہ ایران کو رام کر سکے اور ایران میں شیعہ علمائے اعلام و مجتہدین عظام کا اثر و نفوذ ایک معلوم حقیقت تھی لہذا حکومت برطانیہ کو ایران میں ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی جو عمامہ و عبا کے ساتھ شیعہ عالم کی صورت میں اُن کے کام آسکے اور اس کے اثر و نفوذ سے اپنا مطلب نکال سکیں لیکن ایران و عراق کے شیعہ علماء اعلام و مجتہدین عظام نے اپنا ایک کردار بنایا تھا کہ وہ کبھی بادشاہوں کے دروازوں اور حکام کے درباروں میں نہیں جاتے تھے بلکہ بادشاہ خود ان علماء کی چوکھٹ پر حاضری دینا اپنی خوش بختی سمجھتا تھا۔

پس وہ ایران و عراق کے شیعہ علماء اعلام و مجتہدین عظام میں سے کسی سے بھی یہ کام نہیں لے سکتے تھے، لہٰذا اس مقصد کی تکمیل کے لئے سر ہارفورڈ جونز بصرہ میں عراق کی سرگرمیوں کو ترک کر کے ۱۲۲۱ھ مطابق ۱۸۰۶ء میں نمائندہ برطانیہ کے طور پر ایران میں داخل ہوا اور ساتھ ہی شیخ احمد احسائی نے بھی ۱۲۲۱ھ مطابق ۱۸۰۶ء میں اپنا ہیڈ کوارٹر بصرہ سے یزد ایران میں منتقل کر لیا اور شیعہ علماء کے بھیس میں عبا و عمامہ کے ساتھ ایران میں داخل ہو گیا اور پھر بادشاہ کے دربار میں حاضری اور حکام اور گورنروں کی چوکھٹوں پر گھومتا دستاویزی ثبوت کے ساتھ ہماری کتاب " ایک پُراسرار جاسوسی کردار یعنی شیخ احمد احسائی مسلمانان پاکستان کی عدالت میں " پڑھیئے۔

اہل ایران شیعہ مسلمان تھے۔ محبان آل رسول تھے لہٰذا شیخ احمد احسائی نے شیعہ مسلمانوں کی
اس محبت آل رسول کا استحصال کیا اور رفتہ رفتہ بعض لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ یہیں یزد کے
مقام پر کاظم رشتی بھی آکر شیخ سے مل گیا اور ایک نہ شد دو شد کے مطابق کام تیز ہو گیا۔ بحرین کا
لائبریریوں میں غالی، مفوضہ، صوفیہ اور دیگر مذاہب باطل کے پڑھے ہوئے اقوال اسلام کے
سانچے میں ڈھال ڈھال کر بیان ہونے لگے جس سے ایک اختلاف پیدا ہو گیا۔ کچھ لوگ موافق ہو گئے
کچھ مخالف ہو گئے اور یہی استعمار کا مقصد تھا۔ حتیٰ کہ یزد میں قیام مشکل ہو گیا تو ۱۲۲۹ھ میں
انہیں ہاتھوں نے جو شیخ کو بصرہ سے یزد لائے تھے کرمان شاہ میں انتظام کرادیا اور شیخ کا ٹھیہ
یزد سے کرمان شاہ منتقل ہو گیا اور یہاں پر زیر سایۂ چتر حمایت شہزادہ محمد علی مرزا شیخ احمد احسا
نے کھل کر خرمستیاں شروع کردیں اور جتنی بھی بنیادی کتابیں شیخ نے لکھیں وہ یہیں رہ کر
۱۲۲۹ھ سے لیکر ۱۲۳۸ھ تک لکھیں، یہیں پر شیخ نے وہ کتابیں لکھیں جن میں شیخ کے تمام
دعاوی کا بیان ہے۔ یہیں پر شیخ نے وہ کتابیں لکھیں جن میں شیخ نے اپنے افکار و نظریات
عقائد تفصیل و تشریح کے ساتھ بیان کئے۔ ان سب باتوں کی تفصیل کی اس کتاب میں گنجائش
نہیں ہے۔ شیخ کے مفصل حالات معلوم کرنے کے لئے دستاویزی ثبوت کے ساتھ ہماری
کتاب "ایک پر اسرار جاسوسی کردار یعنی شیخ احمد احسائی مسلمانانِ پاکستان کی عدالت میں"
کا مطالعہ کریں۔ اور شیخ کے افکار و نظریات و عقائد معلوم کرنے کے لئے ہماری کتاب "الفرق بین
الشیعۃ المحقیۃ والشیخیۃ المضلۃ" کا مطالعہ کریں۔

بہرحال اس کا لازمی نتیجہ پھوٹ تھا۔ اور پھوٹ کا لازمی نتیجہ کمزوری تھا۔ اور کمزوری کا
لازمی نتیجہ استعمار کے اثر و نفوذ کی صورت میں نکلنا تھا۔

لہٰذا تاریخ ایران یہ بتلاتی ہے کہ ایران میں استعمار کا اثر و نفوذ جتنا فتح علی شاہ قاچار کے
دور میں ہوا اتنا کبھی نہیں ہوا تھا اور فتح علی شاہ کا دور حکومت اور شیخ احمد احسائی کا قیام ایران
ایک ہی ہے اور شیخ احمد احسائی کی فتح علی شاہ قاچار اور ایران کے مختلف صوبوں کے گورنر
کی ساز باز پر جبہ سائی تاریخ کا ایک حصہ ہیں جس کو شیخی حضرات بھی بنا سنوار کر اور بڑھا
کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ تفصیل کے لئے ہماری کتاب "ایک پر اسرار جاسوسی کردار" کی طرف رجوع
والی کرمان شاہ شہزادہ محمد علی مرزا کے انتقال کے بعد شیخ کی کرمان شاہ میں مہیا کردہ آسائشیں
ختم ہو گئیں تو زیارت مشہد کے بہانے کرمان شاہ سے رخت سفر باندھا، راستے میں قزوین

گزر ہوا۔ قزوین میں محمد تقی برغانی نے جو خود رؤسائے شیخیہ کے قول کے مطابق خود کو اعلم و افقہ سمجھتے تھے۔ شیخ کے افکار و نظریات خود شیخ کی زبانی سن کر شیخ پر کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ اس کفر کے فتوے کے بعد شیخ کا ایران میں قیام بدمزہ ہو گیا۔ قزوین سے براہ مشہد یزد و اصفہان ہوتے ہوئے ......
کچھ عرصہ انتظام کے لئے کرمان شاہ میں قیام کر کے راہی عراق ہوا۔ عراق میں جب کربلائے معلیٰ کے شیعہ علمائے اعلام و مجتہدین عظام اور طلاب کرام و شیعہ عوام شیخ کے افکار و نظریات پر مطلع ہوئے تو سب نے شیخ کو مجمع عام میں طلب کر کے اس کے افکار و نظریات دریافت کئے اور خود اس کی زبان سے بیان لینے کے بعد اجلۂ علماء و مجتہدین عظام نے بہ گواہی علماء عادلین شیخ پر کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ اس کفر کے فتوے کے بعد شیخ سے عراق میں ٹھہرنا بھی ممکن نہ رہا اور شام کے راستے سعودی عرب جانے کے لئے روانہ ہو گیا۔ لیکن اس فتوائے کفر کا انتقام کربلا والوں سے جس طرح لیا اس کا مفصل حال ہماری کتاب "ایک پُراسرار جاسوسی کردار" میں پڑھیئے۔ بہرحال شیخ سعودی عرب واپس جاتے ہوئے راستے میں ہدیہ کے مقام پر انتقال کر گیا۔

۱۸ شیخ احمد احسائی کے دعاوی کا بیان

شیخ احمد احسائی کے دعاوی کا بیان مختصر طور پر یہ ہے کہ:-

نمبر ۱۔ شیخ احمد احسائی اپنے اوپر وحی و الہام ہونے کا مدعی تھا۔
نمبر ۲۔ شیخ احمد احسائی وحی و الہام کے ذریعہ مامور من اللہ ہونے کا مدعی تھا۔
نمبر ۳۔ شیخ احمد احسائی برگزیدہ خدا ہونے کا مدعی تھا۔
نمبر ۴۔ شیخ احمد احسائی معصوم ہونے کا مدعی تھا۔
نمبر ۵۔ شیخ احمد احسائی خود عالم الغیب ہونے کا مدعی تھا۔
نمبر ۶۔ شیخ احمد احسائی تمام مخلوق سے افضل ہونے کا مدعی تھا۔
نمبر ۷۔ شیخ احمد احسائی رسول ہونے کا مدعی تھا۔
نمبر ۸۔ شیخ احمد احسائی مدعی تھا کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا، بلکہ وہی کہتا ہے جس کی اسکو وحی ہوتی ہے۔ اور جس کا اس کو خدا کی طرف سے اذن ہوتا تھا۔
نمبر ۹۔ شیخ احمد احسائی پیغمبر اکرم نبی خاتم صلی اللہ علیہ و آلہ کی طرح اُمّی ہونے کا مدعی تھا۔
نمبر ۱۰۔ شیخ احمد احسائی مدعی تھا کہ اس کا علم، علم لدنی ہے اور اس کے تمام علوم وحی و

الہام سے حاصل شدہ ہیں وغیرہ وغیرہ

تلک عشرۃ کاملہ

بغرض اختصار صرف مذکورہ دعاوی کے بیان پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ تفصیل اور مکمل مع ثبوت کے لیے ہماری کتاب "ایک پُر اسرار جاسوسی کردار یعنی شیخ احمد احسائی مسلمانان پاکستان کی عدالت میں" کا مطالعہ کریں۔ یہ کتاب ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے جس کا ہر مسلمان بالخصوص ہر شیعہ کے پاس ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے، کیونکہ شیخیہ احقاقیہ کویت مرزا حسن الاحقاقی الکویتی کے ایجنٹ پاکستان میں شیخ احمد احسائی کے افکار و عقائد کی شیعہ عقائد کی تبلیغ کر رہے ہیں اور شیعان پاکستان کو دھوکے اور فریب کے ساتھ گمراہ کر رہے ہیں

شیخ احمد احسائی نے کون سے افکار و نظریات و عقائد پیش کئے!

ہم اوراق سابقہ میں اُمت مسلمہ کی تقسیم و تفریق کا حال بیان کر چکے ہیں۔ لیکن امت مسلمہ میں سے کسی نے کسی بھی فرقہ کو خارج از اُمت مسلمہ اور خارج از دین اسلام قرار نہیں دیا، سوائے اس کے کہ جس نے دین اسلام کے بنیادی عقائد یعنی اصولوں سے انحراف کیا ہو۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی پیروی کرنے والوں کو بھی اسی وجہ سے خارج از دین اسلام اور خارج از امت محمدیہ قرار دیا گیا کیونکہ انہوں نے اصول اسلام میں سے ایک اصل یعنی نبوت سے انحراف کیا تھا اور اپنی تاویلات و توجیہات کے ذریعہ مسلمانوں کے مسلمہ عقیدہ کو مسخ کر دیا تھا۔ لہذا تمام کے مسلمانوں نے اس کو اور اس کی پیروی کرنے والوں کو خارج از دین اسلام اور خارج از امت محمدیہ قرار دیا ہے۔

لیکن شیخ احمد احسائی نے نہ صرف تمام اصول اسلام و ایمان یعنی پانچوں اصولوں، توحید، عدل، نبوت و امامت، معاد میں انحراف کیا ہے بلکہ اکثر ضروریات دین یعنی معراج و معجزات وغیرہ وغیرہ سے بھی اپنی تاویلات و توجیہات کے ذریعہ کھلم کھلا طور پر انحراف کیا ہے اور اگر کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ تاویلات و توجیہات میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جو کچھ سیکھا ہے شیخ احمد احسائی اور رؤسائے شیخیہ سے ہی سیکھا ہے اور ان دونوں کا پیر مغاں بھی ایک ہی ہے۔ پس اگر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار اس کے ایک دعوے اور صرف ایک اصل

و نظریہ دین میں انحراف کی بنا پر خارج از دین اور خارج از امت مسلمہ ہیں تو شیخ احمد احسائی اور اس کے پیرو یعنی شیخی حضرات بدرجہ اتم خارج از دین اور خارج از امت مسلمہ ہیں اور اگر شیخ احمد احسائی اور اس کی پیروی کرنے والوں کو خارج از دین اسلام اور خارج از امت محمد نہیں سمجھا جا سکتا تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی خارج از دین اسلام اور خارج از امت محمد قرار نہیں دیا جا سکتا ۔ ہم نے شیخ احمد احسائی کے عقائد و افکار و نظریات کا اپنی کتاب "الفرق بین الشیعۃ الحقیقیۃ والشیخیۃ المفسدۃ" میں پوری تفصیل کے ساتھ پوسٹ مارٹم کر دیا ہے اور یہ کتاب پاکستان میں اس موضوع پر لکھی جانے والی سب سے پہلی کتاب ہے جو دستاویزی ثبوت کے ساتھ حقائق کو سب کے سامنے روشن کرنے والی ہے

شیخ احمد احسائی کا سلسلہ جانشینی

شیخ احمد احسائی کے بعد شیخ احمد احسائی کا سب سے پہلا جانشین سید کاظم رشتی ہوا جس پر تمام شیخیوں کا اتفاق تھا لہذا جس طرح مرزائی حضرات مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد اس کے پہلے خلیفہ نور الدین تک متحد رہے اسی طرح شیخی حضرات بھی شیخ احمد احسائی کے پہلے خلیفہ کاظم رشتی تک متحد رہے لیکن جس طرح مرزائیوں میں مرزا غلام احمد کے پہلے خلیفہ کے بعد مسئلہ جانشینی میں اختلاف کی وجہ سے پھوٹ پڑ گئی اور مرزا بشیر احمد کے خلیفہ بن جانے پر مرزا صاحب کے اُن پیروکاروں نے جو شاید خود کو جانشینی کا امیدوار سمجھتے تھے علیحدہ جماعت بنالی اور مرزا صاحب کے دعوؤں کو ربوہ کے قادیانیوں کے سر منڈھ کر مرزا صاحب کو ایک مسلمان متبحر عالم اور مجدد کی حیثیت سے ظاہر کرتے ہوئے جماعت اشاعت اسلام کی بنیاد ڈال لی، اسی طرح شیخ احمد احسائی کے پہلے خلیفہ سید کاظم رشتی کے بعد مسئلہ جانشینی میں اختلاف کی وجہ سے پھوٹ پڑ گئی ۔ ایک طرف سید کاظم رشتی کے ایک شاگرد علی محمد باب شیرازی نے دعوائے مہدویت کر دیا لہذا علی محمد باب کے پیرو بابی کہلائے یہ ہر حال میں شیخیوں سے جدا ہو گئے لیکن علی محمد باب شیرازی اور اس کے تمام پیرو باب کے دعوائے مہدویت کرنے سے پہلے سب کے سب شیخی تھے ۔ علی محمد باب کا جانشین بہاء اللہ ہوا اور اس کے پیرو بہائی کہلائے لیکن یہ سب کے سب حضرات پہلے پیروان شیخ احمد احسائی ہی تھے جو اپنی شاخ سے جدا ہو کر بالکل ایک نیا مسلک ایجاد کر گئے باقی ماندہ شیخیوں میں سے خاندان قاچار کے چشم و چراغ یعنی کرمان کے گورنر ابراہیم کے

فرزند محمد کریم خان کرمانی نے سید کاظم رشتی کے جانشین ہونے کا دعویٰ کر دیا اور مذہب شیخیہ کی سربراہی کی دستار اپنے سر زیب تن کر کے خود کو شیخ احمد احسائی کے بعد سید کاظم رشتی کا پہلا جانشین قرار دیا اور اصول دین کی بجائے ارکان دین کو اپنانے کی بنا پر رکنیہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ شیخیہ رکنیہ کرمان کے رئیس محمد کریم خان کرمانی کے اعلان جانشینی کے بعد شیخ احمد احسائی کے دوسرے پیرو اور سید کاظم رشتی کے باقی شاگرد جو شاید خود کو شیخ احمد احسائی کی جانشینی کا امیدوار سمجھتے تھے محمد کریم خان کے اعلان جانشینی کرنے سے اپنی یہ حسرت اور آرزو پوری نہ کر سکے۔ لہذا انہوں نے مرزائیوں کی لاہوری جماعت کی طرح ایک علیحدہ سلسلہ قائم کر لیا جو لاہوری مرزائیوں کی طرح شیخ احمد احسائی کے دعوؤں کو شیخیہ رکنیہ کرمان کے رئیس محمد کریم خان کرمانی کے سر ڈال کر شیخ احمد احسائی کو ایک مسلمان شیعہ عالم متجدد کی حیثیت سے پیش کرنے لگے۔ یہ سلسلہ شیخیہ سلسلہ شیخیہ احقاقیہ کویت کے نام سے شیخ احمد احسائی کے عقائد و افکار و نظریات کی شیعہ عقائد بنا کر نشر و اشاعت کرنے میں مصروف ہے جس کے موجودہ رئیس مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی ہیں۔ ہم اب ہم شیخیہ رکنیہ کرمان اور شیخیہ احقاقیہ کویت کا سلسلہ جانشینی علیحدہ علیحدہ طور پر قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ شیعان پاکستان صحیح حقائق معلوم ہو جانے کے بعد گمراہی سے بچ سکیں اور شیخیوں کے دھوکے میں نہ آئیں۔

شیخیہ رکنیہ کرمان کا سلسلہ جانشینی۔

شیخ احمد احسائی کے پہلے خلیفہ کاظم رشتی کی وفات کے بعد کاظم رشتی کے ایک شاگرد محمد کریم خان کرمانی نے یہ دعویٰ کیا کہ کاظم رشتی نے اس کو اپنا جانشین بنایا ہے اور اپنے آپ کو کاظم رشتی کا جانشین ہونے کا دعویٰ کیا اور فی الحقیقت محمد کریم خان کرمانی اور اس کے جانشینوں نے مذہب شیخیہ کی تبلیغ اور شیخ احمد احسائی کے عقائد و افکار و تعلیمات کی نشر و اشاعت کرنے میں نمایاں کام کیا ہے رکن رابع کے عقیدہ کی نسبت سے یہ حضرات رکنیہ کہلاتے ہیں۔ یہ حضرات اپنے شیخی ہونے کو چھپاتے نہیں ہیں۔ بلکہ شیخی کہلانا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں یہ کہا ہے کہ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام شائع کردہ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں صرف اسی فرقہ کو حقیقی فرقہ شیخیہ قرار دیا ہے اور شیخ احمد احسائی کے جانشینوں کی فہرست میں کاظم رشتی کے بعد محمد کریم خان کرمانی اور اس کے جانشینوں کے نام اس طور پر لکھے ہیں۔ نمبر ۱۔ شیخ احمد احسائی نمبر ۲۔ سید کاظم رشتی نمبر ۳۔ محمد کریم خان کرمانی

نمبر۴ - محمد خان ۵ زین العابدین نمبر۶ ابوالقاسم خان ابراہیمی - مذکورہ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام شائع کردہ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے فرقہ شیخیہ کے رؤسا یعنی شیخ احمد احسائی کے مذکورہ جانشینوں کا نام اپنی طرف سے گھڑ کر نہیں لکھا ہے اور نہ ہی ہم نے اپنی کتاب ترجمہ تنبیہ الانام میں مذکورہ شجرہ جانشینی اپنی طرف سے تحریر کیا ہے - بلکہ ازروئے حقیقت واقعہ شیخ احمد احسائی کا یہ سلسلہ جانشینی خود شیخیہ رکنیہ کرمان کا بیان کردہ ہے جو ایک حقیقت ہے - اور شیخ احمد احسائی کا سلسلہ جانشینی کرمان ایران اسی طرح سے چل رہا ہے جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کا سلسلہ جانشینی ربوہ میں بدستور جاری ہے - ہم ثبوت کے لئے خود شیخیہ رکنیہ کرمان کے آخری سربراہ عبدالرضا ابراہیمی کے ایک خط کا عکس ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں - یہ خط معظم حسین صاحب کے ایک خط کے جواب میں لکھا گیا ہے - اس خط کا ترجمہ یہ ہے :-

۱۰ جمادی الثانی ۹۴ھ بسمہ تعالیٰ

جناب سید معظم حسین جعفری سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ کا خط ملا شکریہ - جو کتب آپ نے طلب کی ہیں ، ان میں سوائے ہدایت الصبیان کے اور کوئی چاپ شدہ نہیں ہے - شرح زیارت بھی زیر طبع ہے - آپ نے کتاب "احقاق الحق" بھی منگوائی ہے - یہ کتاب ہمارے سلسلہ کی کتابوں میں سے نہیں ہے - ہمارے مشائخ کا سلسلہ حسب ذیل ہے -

نمبر۱ :- مرحوم شیخ احمد احسائی نمبر۲ - مرحوم حاج سید کاظم رشتی نمبر۳ - مرحوم آقائے حاج محمد کریم خان کرمانی نمبر۴ مرحوم آقائے حاج محمد خان کرمانی نمبر۵ - مرحوم آقائے حاج زین العابدین خان کرمانی نمبر۶ - مرحوم آقائے ابوالقاسم خان ابراہیمی -

اور احقاق الحق کا مصنف (مرزا موسیٰ اسکوئی پدر مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی) مرحوم محمد کریم خان کرمانی کا مخالف تھا - اور اب اس کی اولاد ہماری مخالف ہے اور ہمارا آپس میں کوئی رابطہ نہیں ہے - ہدایت الصبیان ارسال ہے -

دستخط رئیس شیخیہ رکنیہ کرمان

عبدالرضا ابراہیمی

رئیس مذہب شیخیہ رکنیہ کرمان عبدالرضا ابراہیمی کے خط کا عکس صفحہ ۲۰۶ ملاحظہ کریں ،

شیخیہ رکنیہ کرمان شیخ احمد احسائی کی جانشینی و خلافت کو بذریعہ الہام لازم جانتے ہیں!

رئیس سلسلہ شیخیہ کرمان۔ محمد کریم خان کرمانی اپنی کتاب "ارشاد العوام جلد اول طبع چہارم چھاپہ خانہ سعادت کرمان کے صفحہ سطر ۱۳ تا ۱۵ پر یوں لکھتے ہیں کہ:-

"ہم شیخ احمد احسائی کے مذہب سے دوسرے تمام لوگوں اور غیروں (یعنی جانشینی کے دوسرے دعویداروں) کی نسبت زیادہ آگاہ ہیں اور ہم نے اس کے علم کو ورثہ میں پایا ہے۔ اور شیخ احمد احسائی کے علم کے اصل اور حقیقی اور سچے وارث ہم ہی ہیں (نہ کہ جانشینی کے دوسرے دعویدار) یعنی ہمارے غیر اس کے وارث نہیں ہیں خواہ کوئی اقرار کرے یا انکار کرے، پس وہ شیخ کی کتاب سے ہمارے ساتھ بحث نہیں کر سکتے اور اس طرح سید کاظم رشتی کے رسالہ اعتقادات فارسی سے بھی ہمارے ساتھ بحث نہیں کر سکتے کیونکہ سید کاظم رشتی کے علم کے وارث بھی ہم ہی ہیں، اور اس کے مذہب کو (اگر کوئی حاصل کرنا چاہے اور سیکھنا چاہے تو اس کو) ہم سے سیکھنا چاہیئے۔"

محمد کریم خان کرمانی رئیس مذہب شیخیہ رکنیہ کرمان کی اصل عبارت حسب ذیل ہے:-

"ما بمذہب او از غیر آگاہ تریم و بوارث علم او راز او دریافتہ ایم و وارث علم او مائیم نہ غیر ما ہر کہ خواہد اقرار کند و ہر کہ خواہد انکار نماید پس آنہا نمی توانند از کتاب شیخ بر ما بحث نمایند و ہمچنیں نمی توانند کہ از رسالہ اعتقادات فارسی سید مغفور رفیع اللہ شانہ بر ما بحث کنند زیرا کہ وارث علم او مائیم و باید مذہب او را از ما آموخت۔"

مذکورہ عبارت کے علاوہ الحاج محمد خان کرمانی رئیس مذہب شیخیہ کرمان کی وہ عبارت جو خود موسیٰ اسکوئی رئیس شیخیہ احقاقیہ کویت نے اپنی کتاب "احقاق الحق" کے صفحہ ۱۸۰ پر نقدم ایراد میں نقل کی ہے۔ شیخیہ رکنیہ کرمان کے دعوے کا زندہ ثبوت ہے جو انہوں نے مسئلہ ناطق کے جواب میں تحریر کردہ رسالہ سے اخذ کر کے نقل کیا ہے، رئیس مذہب شیخیہ رکنیہ کرمان محمد خان لکھتے ہیں کہ:-

"اس سے مراد یہ ہے کہ شیخ احمد احسائی مرحوم کے علم کا وارث صرف ایک ہو سکتا ہے۔ چونکہ شیخ مرحوم ایک نفر عالم تھے اور ان کا ایک ہی نائب و جانشین ہو سکتا ہے۔ اور امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ عالم کو اس دنیا سے نہیں اٹھاتا مگر جب تک کہ اس کا نائب و جانشین مقرر نہ کر دے اور اس عالم کو خود کو بھی یہ الہام ہو جاتا ہے کہ اب اس کے بعد اس کا جانشین و نائب کون ہے۔ پس شیخ احمد احسائی مرحوم کے بعد سید کاظم رشتی اسی سلسلے میں ان کے نائب و جانشین تھے اور سید کاظم رشتی کے بعد آقا (الحاج محمد کریم خان کرمانی) ان کے نائب و جانشین ہوئے اور وہ (الحاج محمد کریم خان) بھی خود یہ اظہار فرماتے رہا کرتے تھے کہ ان کا ایک نفر (یعنی ان کا فرزند الحاج محمد خان جواب نفر دینے والا) نائب و جانشین ہے"

ہم محمد خان رئیس مذہب شیخیہ رکنیہ کرمان کی اصل عبارت رئیس مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت موسیٰ اسکوئی کی کتاب "احقاق الحق" کے صفحہ ۱۸۱ سے ہدیۂ قارئین کرتے ہیں جو یہ ہے:۔

" مراد اینست کہ حامل علم شیخ مرحوم اعلی اللہ مقامہ یکیست چرا کہ شیخ مرحوم یک نفر عالم بودند و یک نفر نائب دارد و امام می فرماید کہ خداوند عالم را نمی برد مگر اینکہ نائبی برائے او میگزارد و خود او ملہم می شود کہ نائبش کیست۔ پس بعد از شیخ۔ سید مرحوم اعلی اللہ مقامہ بودند و خود ایشان ہم اظہار می فرمودند کہ یک نفر نائب دارند"

شیخیہ رکنیہ کرمان کے سلسلۂ جانشینی کے ثبوت کے لیئے صرف یہ دو حوالے کافی ہیں۔ ورنہ بے شمار شواہد موجود ہیں کہ شیخیہ رکنیہ کرمان میں شیخ احمد احسائی کی خلافت کا سلسلہ جاری ہے۔ لیکن چونکہ شیخیہ رکنیہ کرمان احقاقیوں کی طرح مکرتے نہیں ہیں بلکہ علی الاعلان شیخ احمد احسائی کو مامور من اللہ مانتے ہیں اور اس کے برگزیدۂ خدا ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اور کاظم رشتی کو شیخ کا برملا طور پر خلیفہ کہتے ہیں اور اسطرح یکے بعد دیگرے خلافت کے قائل ہیں اور یہ سلسلۂ خلافت بدستور ان کے یہاں جاری ہے لہذا مزید شواہد پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ علاوہ ازیں وہ خود کو فخر سے شیخی کہتے ہیں۔ مع ذالک

... وہ یہ کہتے ہیں کہ شیخی ہونا مخلص شیعہ امیرالمومنین علیہ السلام ہونے کی علامت ہے ۔

شیخیہ احقاقیہ کویت کا سلسلۂ جانشینی

جیسا کہ اوراق سابقہ میں بیان کیا جاچکا ہے کہ شیخیہ رکنیہ کرمان فخر کے ساتھ خود کو شیخی کہتے ہیں اور شیخ کے دعاوی خارجیہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کا سلسلۂ جانشینیٔ خلافت قائم رکھے ہوئے ہیں ۔ لیکن شیخیہ احقاقیہ کویت شیخ احمد احسائی کے دعوائے خارجیہ یعنی "مامور من اللہ ہونے" یا وحی و کشف الہام وغیرہ سے منکر ہوتے ہیں اور اس کے دعوائے کشف والہام کو چھپاتے ہیں اور شیعوں کے سامنے شیخی کہلانا پسند نہیں کرتے لیکن شیخیہ رکنیہ کرمان کے مقابلے میں خود کو ہی شیخ کا سچا پیرو اور حقیقی شیخی سمجھتے ہیں ۔ شیخ احمد احسائی کو مذہب شیخیہ کا بانی کہنے سے چڑتے ہیں اور کاظم رشتی کو شیخ احمد احسائی کا خلیفہ کہنے کا بُرا مناتے ہیں اور اس طرح شیخ کے سلسلۂ خلافت و جانشینی کا انکار کرتے ہیں ۔ لیکن عملاً وہ جو کچھ کہتے ہیں اور کرمانیوں کے مقابلے میں جو دعوے کرتے ہیں ، اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک کاظم رشتی کے بعد محمد کریم خان کرمانی کاظم رشتی کا خلیفہ نہیں ہے بلکہ مرزا حسن گوہر کاظم رشتی کا جانشین ہے اور اسی لئے اس فرقے کو گوہریہ کہا جاتا تھا لیکن موسیٰ اسکوئی کی کتاب "احقاق الحق" کی تصنیف کے بعد سے اس سلسلہ کے رہنما احقاقی کہلانے لگے ۔ ہم مرزا حسن گوہر کی کتاب "شرح حیاۃ الارواح" کے صفحۂ اول سے الحاج مرزا عبدالرسول احقاقی الکویتی کا تحریر کردہ مرزا حسن گوہر کی سوانح حیات کا ایک حصہ ہدیۂ قارئین کرتے ہیں مرزا عبدالرسول احقاقی لکھتے ہیں کہ :-

" اسی طرح شیخ الاوحد کے تلمیذ ارشد سند اکبر والاعاظم السید کاظم رشتی نے حسن گوہر کو اجازہ دیا اور ان کو اپنی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ پڑھانے اور اپنے دیگر امور میں ان کو اپنا وصی بنایا اور اپنے قرض کی ادائیگی کی انہیں وصیت کی اور یہ حسن گوہر ہی تھے جنہوں سید کاظم رشتی کی تجہیز و تکفین کی ، ان پر نماز جنازہ پڑھی اور ان کا قرضہ ادا کیا اور ان کے بعد سات سال تک زندہ رہے پس سید کاظم رشتی کے بعد تقلید و علم و ریاست میں کربلا کی ریاست ان کی طرف منتہی ہوئی ۔ شرح حیاۃ الارواح میں صفحۂ اول کی عبارت کا اصل عکس حسب ذیل ہے جو عبدالرسول احقاقی کا لکھا ہوا ہے ۔

علیہ . واجازہ کذالک تلمیذہ الارشد سند الاکابر والاعاظم السید کاظم الرشتی قدہ و اوصی الیہ بامورہ من تجہیزہ والصلوۃ علیہ وقضاء دیونہ و ہوالذی جہز السید و صلی علیہ وقضی دینہ وعاش بعدہ سبع سنوات فانتہت الیہ ریاسۃ کربلا فی التقلید العلم والریاسہ وکان مقدما علی قاطبۃ فحولہا وفضلائہا فی الحکم والنفوذ والفضل

قارئین محترم! مرزا عبدالرسول احقاقی کے مذکورہ بیان کو بار بار پڑھیئے کہ کاظم رشتی نے حسن گوہر کو اپنی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ پڑھانے اور دیگر امور میں اپنا **وصی** بنایا اور اپنے قرض کی ادائیگی کی، انہیں وصیت کی حسن گوہر نے ہی ان کی تجہیز و تکفین کی اور اُن پر نماز جنازہ پڑھی اور ان کا قرضہ ادا کیا۔ اور سید کاظم رشتی کے بعد تقلید و علم و ریاست میں کربلا کی ریاست ان کی طرف منتہی ہوئی۔ ہم اس مقام پہ یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ سید کاظم رشتی بے اولاد نہیں تھا، بلکہ صاحب اولاد تھا اور اولاد بھی ان پڑھ اور جاہل نہیں تھی بلکہ حسب تحریر فہرست کتب مشائخ عظام ص ۱۲۳۔ کاظم رشتی کے دو فرزند عالم بزرگوار تھے ایک کا نام آقا سید حسن جس کی اولاد "شاہین دژ افشار" میں موجود ہے اور دوسرے کا نام عالم اوحد سید احمد تھا جس کی اولاد کربلائے معلیٰ میں موجود ہے۔ دو بیٹوں کی موجودگی میں جبکہ دونوں عالم بزرگوار تھے جن میں سے ایک عالم اوحد تھا اور جس پر از روئے شریعت کاظم رشتی کی نہ صرف تجہیز و تکفین واجب تھی بلکہ کاظم رشتی کے قرض کی ادائیگی کا فریضہ سوائے بیٹوں کے کسی اور پہ عائد نہیں ہو سکتا تھا جبکہ مرزا حسن گوہر کاظم رشتی کا کچھ بھی نہیں لگتا تھا۔ پس حسن گوہر کو **وصی** بنانے کا مطلب کیا ہوا شیعوں کو یہ بات اچھی طرح سے معلوم ہے کہ سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نے امیرالمومنین کو اپنی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ پڑھانے کے علاوہ اپنے قرض کی ادائیگی اور سرکار رسالت کے دوسرے امور کی انجام دہی کے لئے اپنا وصی بنایا تھا شیعہ اس کا جو مطلب لیتے ہیں وہ شیعوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔

لہٰذا عبدالرسول احقاقی کیا کہنا چاہتے ہیں شیعہ اسکو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں، ہمیں زیادہ وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ للعاقل تکفیہ الاشارۃ۔

اور مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی الکویتی احقاق الحق کے صفحہ (ی) پر اپنے بزرگوار والد

موسیٰ اسکوئی کی سوانحیات لکھتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار کے تین بیٹے ہیں۔ اور تینوں ہی عالم و فاضل ہیں۔ سب سے بڑا بیٹا میں ہوں جو اپنے باپ کی یہ سوانحیات لکھ رہا ہوں، یعنی مرزا علی اسکوئی الاحقاقی جو موسیٰ اسکوئی کا وصی ہے اور اسکا جانشین ہے اور جس نے موسیٰ اسکوئی کے امر سے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ کتاب احقاق الحق صفحہ (ی) کی اصل عبارت کا عکس حسب ذیل ہے۔

وأولاد ذكور ثلاثة علماء فضلاء اولهم اكبرهم محرر الترجمة ميرزا على وصي أبيه وخلفه والمصلي عليه بأمره ·

شیخیہ احقاقیہ کویت کی ان باتوں سے اور مذکورہ دونوں عبارتوں سے یہ بات صاف طور پر ظاہر ہوگئی کہ شیخیہ رکنیہ کرمان یا دوسرے سیرت نگار جب محمد کریم خان کرمانی کو کاظم رشتی کا خلیفہ یا جانشین کہتے ہیں اور کاظم رشتی کو شیخ احمد احسائی کا خلیفہ و جانشین کہتے ہیں جب تو احقاقی حضرات ناراض ہو کر کہتے ہیں کہ کیسی جانشینی اور کس کی جانشینی لیکن الفاظ کے ہیر پھیر کے ساتھ خود یہ ظاہر کرتے ہیں کہ فی الحقیقت کاظم رشتی کا جانشین حقیقی مرزا حسن گوہر تھا ورنہ بیٹوں کی موجودگی میں مرزا حسن گوہر کو وصی بنانے کا مطلب اور کیا ہو سکتا ہے، اسی طرح مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کا بیان موسیٰ اسکوئی کے وصی ہونے کے بارے میں بیان ہو چکا لہذا شیخیہ احقاقیہ کویت خواہ کاظم رشتی کے شیخ احمد احسائی کا خلیفہ کہنے پر چڑتے رہیں یا سلسلہ جانشینی کا شیعوں کے سامنے برا مناتے رہیں مگر یہ بات ان کی عبارتوں سے ہویدا و بہر ثابت ہے کہ ان کے یہاں بھی ایک کے بعد دوسرے کو تقلید و علم و سیاست اور دوسرے امور کی وصایت کے نام سے شیخیہ احقاقیہ کی ریاست منتقل ہوتی رہی ہے اور یکے بعد دیگرے اس سلسلہ کی سربراہی کرنے کے لئے ایک دوسرے کا **وصی** و جانشین بنتا رہا ہے۔ لہذا ہم نے جو شیخیہ رکنیہ کرمان کا سلسلہ خلافت و جانشینی لکھا ہے تو وہ خود ان کے کہنے کے مطابق اور شیخیہ احقاقیہ کویت کا جو سلسلہ جانشینی یا وصایت لکھا ہے وہ بھی خود شیخیہ احقاقیہ کویت کے بیانات کی روشنی میں لیکن شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ داروں مزدوروں کی مکاری و عیاری و فریب دہی و دسیسہ کاری کی حد ہے کہ "نوائے شیعہ" کے مدیر محترم نے شاید ہماری کتاب ترجمہ "مقتبلہ الانام" سے دیکھکر یا انسائیکلوپیڈیا آف اسلام سے دیکھکر یا خود شیخیہ کرمان کی کتابوں سے دیکھ کر اپنے اخبار "نوائے شیعہ" میں شیخ احمد احسائی کے

جانشینوں کا شجرہ خلافت و جانشینی شائع کر دیا تو شیخیہ احقاقیہ کویت کے زر خرید تنخواہ دار مزدوروں اور تابعین نے شیعان پاکستان کو یہ دھوکا دینے کے لئے کہ کہیں اس سلسلہ خلافت و جانشینی کو دیکھ کر وہ مذہب شیخیہ اصل حقیقت کو نہ سمجھ جائیں اپنی ضلالت و ذلالت و افترا پردازی و دروغ بافی کا یوں مظاہرہ کیا کہ چھوٹے چھوٹے پمفلٹ اور بڑے بڑے اشتہار شائع کئے جن میں سے ایک پمفلٹ میں جان کینیڈی کو باپ بنایا اور دوسرے پمفلٹ میں ابن تیمیہ کو اور پھر پاکستان کے محترم و معظم شیعہ علماء اعلام کو ان کا جانشین کے طور پر لکھا اور جان ایف کینیڈی اور ابن تیمیہ کے موجودہ خلفاء اور جانشینوں کے ناموں میں نہ صرف سرکار علامہ شیخ محمد حسین صاحب ڈھکو کا نام لکھا ہے بلکہ سرکار علامہ السید گلاب شاہ صاحب و سرکار علامہ السید صفدر حسین صاحب پرنسپل جامعۃ المنتظر و سربراہ وفاق علماء شیعہ پاکستان اور وائس چیئرمین تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کا نام اور سرکار علامہ السید ریاض حسین صاحب و سرکار علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مغفور و مرحوم صدر تحریک نفاذ فقہ جعفریہ اور سرکار علامہ ملک اعجاز حسین صاحب کے نام بھی مذکورہ بانیوں کے جانشینوں اور خلفا کے طور پر شائع کئے۔

چونکہ مذہب شیخیہ کے مذکورہ فرقے اور شیخ احمد احسائی کا سلسلہ جانشینی ایک مسلمہ حقیقت ہے جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مذہب شیخیہ ایک الگ اور مستقل مذہب ہے لیکن شیخیہ احقاقیہ کویت اپنے ایجنٹوں اور زر خرید مزدوروں کے ذریعہ چونکہ عرصہ دراز سے شیعان پاکستان کے اکثر سادہ لوح اور بے خبر عوام کو دھوکہ دیکر ان کے عقاید کو خراب اور ان کے اذہان کو مسموم کرتے آ رہے ہیں۔ لہذا انہوں نے ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت تہذیب و شرافت کو بالکل ہی بالائے طاق رکھکر غنڈہ گردی کے طور پر بالکل ہی ننگا ناچ شروع کر دیا ہے اور جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے میں تمام دنیا بھر کے جھوٹوں کو بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے تاکہ پاکستان کے کسی شیعہ کو یہ بات سمجھ میں نہ آجائے کہ انہیں جو لوگ شیعہ بنکر اپنے عقائد و افکار ذہن نشین کراتے رہے ہیں، وہ کون ہیں؟

شیخیہ احقاقیہ کویت جھوٹوں کے سردار ہیں اور بے دھڑک جھوٹ بولتے ہیں۔ مگر جھوٹا دوسروں کو کہتے ہیں۔

افترا پردازی میں خود بے مثل و بے نظیر ہیں مگر افترا پرداز دوسروں کو کہتے ہیں۔ اتہام طرازی خود کرتے ہیں مگر اتہام لگانے والے دوسروں کو کہتے ہیں۔ تنابز بالالقاب میں ریکارڈ پیدا کر رکھے ہیں مگر تنابز بالالقاب کا الزام دوسروں کو دیتے ہیں۔ شیخ احمد احسائی کے باطل اقوال

کی لیپا پوتی خود کرتے ہیں لیکن الزام دوسروں کو دیتے ہیں کہ ان کی سمجھ میں نہیں آیا۔ معترض خود ہیں مگر معترض دوسروں کو کہتے ہیں۔ ملتِ جعفریہ میں پھوٹ ڈالنے کا سبب خود بنے ہیں مگر پھوٹ کا الزام دوسروں پر لگاتے ہیں۔ تحریف خود کرتے ہیں مگر تحریف کا الزام دوسروں پر لگاتے ہم آگے چل کر شیخیہ احقاقیہ کویت کی تحریف کی چند مثالیں شیخیہ رکنیہ کرمان کے تحریر کردہ رسالے "نقاب نقاب" سے ہدیۂ قارئین کریں گے جس سے شیخیہ احقاقیہ کویت کا کردار کھل کر سامنے آجائے گا۔

شیخیہ احقاقیہ کویت شیخی کہلانے سے چڑتے ہیں اور کاظم رشتی کو خلیفہ شیخ احمد احسائی کہنے کا برا مناتے ہیں۔

اگرچہ کاظم رشتی نے اپنی کتاب "دلیل المتحیرین" میں شیخی کہلانے پر فخر کا اظہار کیا ہے، جیسا کہ اوراق سابقہ میں بیان کیا جا چکا ہے اور سب مورخین و سیرت نگار اور انسائیکلوپیڈیا لکھنے والے کاظم رشتی کو شیخ احمد احسائی کا خلیفہ ہی لکھتے ہیں، لیکن جب خلافت شیخیہ محمد کریم خان کرمانی کی شاخ میں قائم ہو گئی تو دوسرے محروم اقتدار شیخیوں نے جو کہ خود کو کاظم رشتی کی خلافت کا حقدار سمجھتے تھے، اسی طرح اپنی علیحدہ شاخ قائم کر لی جس طرح مرزائیوں میں نور الدین کے بعد مرزا بشیر الدین محمود کے خلیفہ بن جانے پر اشاعت اسلام کے نام سے دوسرے محروم اقتدار مرزائیوں نے دوسری شاخ قائم کر لی اور لاہوری جماعت کہلائی۔ اور جس طرح لاہوری مرزائیوں نے خلافت کا غصہ ختم کرنے کے لئے یہ کہہ دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کوئی دعویٰ نہیں کیا تھا، اس طرح شیخیہ احقاقیہ کویت کی شاخ نے بھی شیخ احمد احسائی کے دعووں پر پردہ ڈالنا شروع کر دیا اور اس کے مامور من اللہ ہونے کے دعوے کو بھی چھپانے لگے۔ اس کی وحی و کشف و الہام سے بھی انکار کرنے لگے۔ اور شیخی کہلانے سے بھی علی الخصوص شیعوں کے سامنے برا منانے لگے۔ اور شیخ احمد احسائی کو صرف ایک بہت بڑا شیعہ عالم کہنے لگے اور اس کی تعلیمات و نظریات و افکار و عقائد کو اسی طرح سے شیعہ مسلمان کہلاتے ہوئے پھیلانے لگے جس طرح جماعت اشاعت اسلام والے لاہوری مرزائی، مرزا غلام احمد قادیانی کے افکار کو پھیلا رہے ہیں اور یقیناً وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں کو چھپانے اور ان سے مکرنے اور ان کو ربوہ کے قادیانی مرزائیوں کے سر مڑھنے کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں، اسی طرح شیخیہ احقاقیہ کویت شیخ احمد احسائی کے دعووں کو چھپانے اور ان سے مکرنے اور ان کو شیخیہ رکنیہ کرمان کے سر مڑھنے کے ساتھ ساتھ شیخ احمد احسائی

کی تعلیمات و افکار و نظریات و عقائد کے سچے اور اصلی پیرو خود کو ہی گردانتے ہیں اور شیخیہ رکنیہ کے مقابلے میں اصلی شیخی خود کو ہی کہتے ہیں مگر جب شیعوں کو دھوکہ دینے کیلئے شیعوں میں گھلتے ملتے ہیں اور شیعوں کے باخبر حضرات ان کے شیخی نظریات کی بنا پر ان کو شیخی کہتے ہیں تو وہ شیخی کہلانے پر سے چڑتے ہیں اور شیعوں کے سامنے یہ کہتے ہیں کہ ہم شیخی نہیں ہیں بلکہ شیخی تو ہمارے دشمنوں اور مخالفوں نے ہمارا نام رکھ دیا ہے لیکن ہمیں یہ نام پسند نہیں ہے ہم تو شیعہ ہیں، لیکن جب شیخیہ رکنیہ سے مقابلہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں تم کون ہوتے ہو شیخی کہلانے والے اصلی شیخی تو ہم ہیں مذکورہ حقائق کے ثبوت میں چند شواہد ذیل میں ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں

مرزا علی الاحقاقی، حجۃ الاسلام آیت اللہ آغا بزرگ طہرانی پر کاظم رشتی کے خلیفہ ...... کہنے پر تنقید کرتے ہیں ۔

مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی جو فرزند اکبر ہیں صاحب احقاق الحق موسیٰ اسکوئی کے برادر بزرگ ہیں مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کے اپنی کتاب "مقالۃ الناصحۃ الزاجرہ" کے صفحہ ۲۹۲-۲۹۱ پر دوسرے متعدد سیرت نگاروں پر جرح کرنے کے بعد حجۃ الاسلام آیت اللہ فی الانام آقائے آغا بزرگ طہرانی پر یوں جرح کرتے ہیں کہ:۔

" مذکورہ سب کے سب لکھنے والے تو جیسے سو تھے لیکن ان سب کی نسبت فاضل علامۃ الاکبر آغا بزرگ طہرانی پر تعجب پر تعجب ہے کہ انہوں نے کتاب اعلام الشیعہ جلد ۵ صفحہ ۵۸ اور کتاب الذریعہ جلد ۳ صفحہ ۸۹ میں تو شیخ کی بہت مدح کی تھی لیکن کتاب الذریعہ ج ۵ صفحہ ۹۱ میں یہ لکھ دیا کہ ۔

" سید کاظم رشتی فرقہ غالیہ شیخیہ کی ریاست میں ۔۔ جو نیابت خاصہ کے بھی قائل ہیں ۔۔ شیخ احمد احسائی کا خلیفہ تھا ۔"

اور صفحہ ۲۷۰ پر یہ بھی لکھ دیا کہ :۔

" شیخ احمد احسائی آخری دینی انقلابات کا بانی ہے "

اور یہ کہا کہ شیخ کی جوامع الکلم کے علاوہ ...... بھی بہت سی تالیفات ہیں اور جوامع الکلم ۹۲ رسالوں پر مشتمل ہے جو دو جلدوں میں ہے جن میں سے اکثر ان اعتراضات کے جوابات ہیں جو شیخ کے صوفیانہ نظریات اور احادیث کی تاویلات پر کئے گئے تھے "

مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی اسکا یہ جواب دیتے ہیں کہ :-

"میں پوچھتا ہوں کہ سید کاظم رشتی، شیخ احمد احسائی کا خلیفہ ہے" اس کا مطلب کیا ہے، اگر شیخ کی شاگردی کی بنا پر کہا ہے تو شیخ احمد احسائی کے شاگرد تو اور بھی بہت سے تھے، جیسے مرزا حسن گوہر وغیرہ۔ پس اسے طہرانی تو نے کاظم رشتی کو شیخ کا خلیفہ کیوں کہا؟ اور دوسروں کو کیوں نہ کہا؟ کیا تو نے کاظم رشتی کے حق میں کوئی نص دیکھی ہے؟ جو ہم نے نہیں دیکھی یا سید کاظم رشتی نے خود یہ دعویٰ کیا ہے؟ کہ وہ شیخ احمد احسائی کا خلیفہ ہے اور ہم نے اس دعویٰ کو نہیں سُنا پھر اسے طہرانی تو نے یہ کہا ہے کہ شیخی غلات ہیں اور نیابت خاصہ کے قائل ہیں۔ ہم نے مانا کہ شیخی غلو کے ساتھ متہم ہیں لیکن تو نے یہ کہاں سے لکھا ہے کہ شیخی نیابت خاصہ کے قائل ہیں؟ اور تیرا یہ کہنا کہ شیخ احمد احسائی آخری دینی۔ انقلابات کا بانی ہے معلوم نہیں شیخ احمد احسائی نے کونسی دینی انقلاب کی بنیاد ڈالی ہے؟ کیا تو نے اس کی کتابوں میں کسی حکم شرعی میں تغیر دیکھا ہے؟ یا کسی سنت محمدیہ میں کوئی تبدیلی پائی ہے۔ یا دعوائے علم کے علاوہ کسی اور خارجی دعوے کا مدعی ہے؟ کہ اس کو کسی انقلاب دینی کا بانی کہا جا سکے؟ لیکن اس کے زمانہ میں اور اس کے بعد کچھ اہل غرض اور حاسد اور اس کی اصلاحات سے جاہل پیدا ہو گئے تھے اور انہوں نے شیخ کے خلاف لکھا، جو کچھ لکھا۔ اور ان ہی کے لکھنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں انقلاب اور تشویش پیدا ہوئی تو ہمیں اس کا کیا گناہ ہے کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں، اس کی طرف منسوب کیا جائے۔ رسالہ الصیحۃ الزاجرہ صہ ۲۹۱ سطر ۱۲ تا ۱۹، صہ ۲۹۲ سالم صفحہ صہ ۲۹۳ سطر ۱ تا ۱۳ کی اصل عبارت کا عکس حسب ذیل ہے :-

واعجب كل العجب من هؤلاء كلهم الفاضل المحدث الاغا بزرك الطهراني وهو الذي مر مدحه بنظرانه في حق الاوحد اعلى الله مقامه المنقول من كتاب اعلام الشيعة ج ۲ ص ۵۸ ومن الذريعة ج ٤ ص ۸۹ بمدح فائق وتمجيد لايق حيث قال في ج ٥ من الذريعة ص ۲۹۱ ما نصه جواب سؤال احمد السمناني عن التأويل والظاهر للسيد كاظم الرشتي خليفة الشيخ احمد الاحسائي في رئاسة فرقة الشيخية الغلاة القائلين بالنيابة الخاصة .

وقال ايضاً في ص ۱۷۲ جواب الشيخ احمد التطبيق عن

النية في العبادات للشيخ احمد الاحسائي مؤسس الانقلابات الدينية الاخيرة) الى ان قال له تأليفات كثيرة غير جوامع الكلم المشتمل على اثنين وتسعين رسالة في مجلدين واكثرها جوابات عن اعتراضات كانت ترد على آرائه العرفانية وتأويلاته للأخبار) . الخ .

) اقول : ما معنى ان السيد كاظم خليفة الشيخ . ، الخ ان كان من جهة انه تلميذ الشيخ فله تلامذة كثيرون) مجازون من استادهم وكل منهم مرجع في بلده كالعلامة الميرزا حسن كوهر ى كربلاء بعد السيد الرشتي وحجة الاسـلام الآخوند الملا محمد الممقاني في تبريز والعلامة الميرزا عبد الرحيم في قرباغ والعلامة الأخوند أغا علي في اورد باد وفي سمنان مثله وفي طهران كذلك وغير وغيرهم فلم جعلت السيد كاظم خليفة للشيخ دون غيره دل رأيت من الشيخ الاوحد نصاً فى ذلك ولم نره نحن ولا ساير الناس او ان السيد بنفسه قد ادعى انه خليفة ولم نسمعه نحن ذلك ؟)

ثم بعد ذلك ذكرت الشيخية الغلاة القائلين بالنيابة الخاصة لخ

اقول ايها الفاضل الطهرانى هب ان الشيخية معروفون ومتهمون بالغلو وهو ليس كذلك لكن من اين حكمت انهم قائلون بالنيابة الخاصة ومن اين اتيت بهذه النسبة التي اختصصت انت بذكرها من دون العالم من اي مدرك حكمت ومن اي اصل اقتبستها ومن اى فم طاهر تلقيتها او من اي هوى من هوى المغرضين اكتسبتها .

ثم قولك في جواب القطيفي الشيخ احمد الاحسائي مؤسس الانقلابات الدينية الاخيرة . . الخ ليت شعري اي انقلاب ديني اسسه الشيخ الاحسائي فإن تأليفاته كلها موجودة عندك وعند غيرك تفحص انت وغيرك هل ترى فيها تغييراً في حكم شرعي او تبديلا في شي من السنة المحمدية او مدعياً دعوى خارجة من دعوى العلم والدين حتى يكون مؤسساً للانقلاب الديني او سالكاً غير طريق شرعي . وان كان حصل في زمانه او بعد زمانه ذووا جهل بأصطلاحه او ذووا غرض اوحسد آخرين حتى كتبوا عليه ما كتبوا وهم الذين حصل منهم الانقلاب والتشويش في خواطر العوام فما ذنبه هو (اعلى الله مقامه) حتى ينسب اليه مايقولون .

ہم نے شیخیہ احقاقیہ کویت کے رئیس کی اصل عبارت کا عکس ہدیۂ قارئین کیا اس کتاب میں جواب الجواب کی گنجائش نہیں ہے۔ جس کا دل چاہے وہ ہماری کتاب "پُراسرار جاسوسی کردار" کا مطالعہ کرے تو اس پر واضح و روشن ہو جائے گا کہ شیخ احمد یقیناً و حتماً دعوائے علم کے علاوہ دعوائے خارجی کا مدعی ہے۔ لہٰذا وہ آخری زمانے دینی انقلاب کا بانی ہے اور بنیاد گزار مذہب شیخیہ ہے اور شیخیہ احقاقیہ کویت ا مکاری و عیاری کے ساتھ دوسروں پر غلط طور پر اہل غرض ہونے، حاسد ہونے اور شیخ اصطلاحات سے جاہل ہونے کا الزام لگاتے ہیں پس اگر وہ ہماری مذکورہ کتاب کا مطالعہ گے، تو یقین کرلیں گے کہ حجۃ الاسلام آیت اللہ آقائے آغا بزرگ طہرانی نے جو کچھ کہا ہے بالکل سو فیصد صحیح و درست کہا ہے اور شیخیہ احقاقیہ کویت لوگوں کو دھوکہ دے رہے

شیخیہ احقاقیہ کویت صرف شیعوں کے مقابل میں شیخی کہلانا پسند نہیں کرتے

مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی پھر آگے چل کر اپنے اسی مقالہ الناصحۃ الزاجرہ میں ص۲۹۷ پر آغا بزرگ طہرانی پر یوں تنقید کرتے ہیں کہ:۔

"انہوں نے (دوسرے شیعوں کے لئے) اسی طرح سے تعبیر کیوں نہ کیا؟ جسطرح سابق میں اختلاف و افتراق کے وقت سید کاظم رشتی کے زمانے میں کاظم رشتی نے خود دلیل المتحیرین میں شیخیہ کے مقابل میں بالاسری سے تعبیر کیا تھا۔ یا پھر ایسی تعبیر اختیار کرلی تھی جس سے خدا اور اس کا رسول اور اس کے اولیا راضی ہوتے۔ یعنی شیخیہ اور غیر شیخیہ لکھتے (یعنی شیخیہ کے مقابل میں خود کو شیعہ کیوں لکھا)"۔ عکس مقالۃ الناصحۃ الزاجرہ ص۲۹۷ حسب ذیل ہے۔

(هلا عبروا بمثل ماعبروا سابقا في اول الاختلاف والافتراق عصر العلامة السيد كاظم الرشتي كما سجل فى دليل المتحيرين الشيخية والبالاسرية اويعبر بعبارة ترضي الله ورسوله واوليائه عليهم السلام الشيخية وغير الشيخية ليت شعري هل يحصلون من

پھر یہی مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی اپنی کتاب فی الاستقاد علی اعتراضات العاملی ص۱۱۱ پر فاضل بحانہ حجۃ الاسلام آیت اللہ آغائے محسن الامین العاملی پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"محسن الامین العاملی کی بے انصافی ہے یہ کہ انہوں نے شیخیہ کو امامیہ سے جدا قرار قرار دے دیا۔ یہ کہ امامیہ یوں کہتے ہیں اور شیخیہ یوں کہتے ہیں۔ کیا شیخی بھی امامیہ فرقوں میں سے ہی ایک فرقہ نہیں ہیں"۔ عکس کتاب فی الاستقاد علی اعتراضات العاملی ص۱۱۱ سطر ۹ تا ۱۱ حسب ذیل ہے:۔

(انظر الى قلة انصافه في كراسه هذا كيف جعل الشيخية قسيما للامامية قائلا قالت الامامية وقالت الشيخية وهل الشيخية الا انهم من فرق الامامية .)

پھر اسی کتاب فی الانتقاد علی اعتراضات العاملی کے صـ ۱۲۳ پر یوں لکھتے ہیں کہ:۔

"محسن الامین العاملی نے اپنی کتاب اعیان الشیعہ کے صفحہ ۳۹۴ پر جب کاظم رشتی کی تحریر کردہ شیخ کی سوانح حیات کا ذکر کیا تو یوں لکھا کہ:۔

کاظم رشتی کے رسالے (دلیل المتحیرین) میں شیعہ اصولیہ اور شیخیہ کے اختلاف کا ذکر موجود ہے"

مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی نے محسن الامین العاملی کا مذکورہ فقرہ لکھنے کے بعد یوں تنقید کی ہے کہ:۔

"یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ محسن الامین العاملی نے اس تعبیر کو جو سید کاظم رشتی نے شیخیوں کے مقابلہ میں دوسرے شیعوں کے لیے وضع کی تھی بدل دیا ہے اور شیعوں کو محسن الامین العاملی نے اصولیہ لکھا ہے اور شیخیوں کو شیعہ اصولیہ سے جدا بنا دیا ہے حالانکہ شیخی، شیعہ اصولیہ ہی کی ایک قسم ہے۔ پس ان کو شیعہ اصولیہ سے جداگانہ کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔ ان الشیخیۃ قسماً منھم فکیف یجعلھم قسیماً لھم۔

یعنی شیخی اصولیہ ہی کی ایک قسم ہیں ان کو شیعوں سے جدا کیسے کیا جا سکتا ہے۔"

پس در حقیقت یہ ہے کہ شیعہ امامیہ دو قسموں میں منقسم ہوئے، ایک شیعہ اخباریہ اور دوسرے شیعہ اصولیہ اور شیعہ اصولیہ پھر دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ شیخیہ اور غیر شیخیہ اور وہ سب شیعہ جو غیر شیخیہ تھے کاظم رشتی نے مقام تعبیر میں ان کا نام بالاسری رکھا تھا اب شیخیوں [illegible] بالاسریہ کہا جانے لگا۔ شیخیہ اور اصولیہ نہیں، رئیس شیخیہ احقاقیہ کویت مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی کی کتاب فی الانتقاد علی اعتراضات العاملی کی اصل عبارت صفحہ ۱۲۳ سطر ۱۳ تا ۱۴ عکس حسب ذیل ہے:۔

ثم ان في نقله ترجمة السيد كاظم الرشتي الحائري الشيخ في صفحة (٣٩٤).

((قال في رسالة له ذكر اختلاف الاصوليه والشيخية انتهى.
لا يخفى انه سلمه الله تعالى غير تعبير السيد عن القائلين الشيخية
وسماهم أصولية وجعل الاصولية قسيما للشيخية .)
والحال ان الشيخية قسما منهم فكيف يجعلهم قسيما لهم ففي
الحقيقة ان الامامية تنقسم الى اخبارية واصولية وهم أى الاصولية
انقسموا الى شيخية وغير شيخية .
وهؤلاء اي غير الشيخية في مقام التعبير والتعريف عنهم على
ما في دليل المتحيرين السيد الرشتي يعبر عنهم : ببالا سريه يقال
شيخية وبالا سريه لا شيخيه والصولية .))

شیخیہ احقاقیہ کویت کے مذکورہ استدلال سے بالفاظ واضح یہ حقیقت تو حتماً ثابت ہوگئی کہ شیخیہ احقاقیہ کویت کے نزدیک شیعہ اصولیہ میں تقسیم و تفریق تو حتماً و یقیناً ہوگئی ہے۔ اور یہ بات مانے بغیر چارہ نہیں کہ یہ تفریق عقائد کے اختلاف کی وجہ سے ہوئی، انہیں یہ بھی تسلیم ہے کہ اس تفریق میں ایک فرقہ کا نام شیخی ہے۔ جو پیروان شیخ احمد احسائی ہیں اور اس تقسیم میں گروہ شیخیہ میں ہونے کے خود اقراری ہیں۔ لیکن انہیں یہ بات تسلیم نہیں ہے کہ جب ان کو شیخی کہا جائے تو دوسروں کو شیعہ کہا جائے بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ جب ان کو شیخی کہا جائے تو دوسرے شیعوں کو بھی مقابل میں شیعہ نہ کہا جائے بلکہ کچھ اور کہا جائے یا تو شیخی کے مقابلے میں دوسروں کو غیر شیخی کہا جائے ــــــــ یا جیسا کہ کاظم رشتی نے دوسرے شیعوں کا نام اپنے مقابل میں بالاسری رکھا تھا شیخی کے مقابلہ میں دوسرے شیعوں کو بالاسری کہا جائے لیکن بالاسری ایسا نام نہیں تھا جس کے پاؤں ہوتے لہٰذا یہ نام شہرت نہ پا سکا۔ اور کچھ زیادہ دیر نہ چل سکا۔ مگر شیخیوں کو ہر صورت میں یہ منظور نہیں تھا کہ اگر ان کو شیخی کہا جائے تو دوسروں کو شیعہ کہا جائے، لہٰذا دوسرے شیعوں کا مقابل میں نام وقت کے ساتھ ساتھ بدلتا رہا اور موجودہ دور کے شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں نے دوسرے شیعوں کو اپنے مقابل میں نام پر نام رکھنے میں ریکارڈ پیدا کر کو حد تک پہنچا دیا۔

چونکہ شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں نے پاکستان میں شیعان حق جعفریہ اثنا عشریہ کا نام بدنام رکھنے میں حد کردی ہے۔ لہٰذا ہم آگے چل کر اس موضوع پر مزید روشنی ڈالیں گے۔

مرزا حسن گوہر قراجہ داغی لب شیخیہ ہے !

قارئین محترم! ایک عجیب لطیفہ ملاحظہ ہو، اور وہ یہ ہے کہ، چونکہ مرزا حسن گوہر قراجہ داغی شیخ احمد احسائی کے حلقہ درس میں شرکت سے پہلے حوزہ علمیہ نجف اشرف میں علمائے شیعہ کے حلقہ درس میں بھی شریک رہا اور اس کی تحریر کردہ کوئی کتاب آقای بزرگ طہرانی کی نظر سے نہیں گزری تھی لہذا انہوں نے اپنی خوش فہمی اور حسن ظن کی بنا پر مرزا حسن گوہر قراجہ داغی کے بارے میں اپنی کتاب اعلام الشیعہ کی دوسری جلد کے صفحہ نمبر ۳۴ پر یہ لکھ دیا کہ: "مرزا حسن قراجہ داغی الشہیر بہ گوہر شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی

کے شاگردوں میں سے تھا لیکن محض شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی
کے شاگرد ہونے کی بنا پر مرزا حسن گوہر کو شیخی کہنا، درست نہیں۔"

مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی نے آغا بزرگ طہرانی کی اعلام الشیعہ کی دوسری جلد کے صفحہ نمبر ۳۴ کی مذکورہ عبارت کو المقالۃ الصحیحۃ الزاجرہ کے صفحہ نمبر ۲۹ سطر نمبر ۱۴ تا ۱۸ پر بایں طور پر نقل کیا ہے جس کا عکس حسب ذیل ہے۔

وایضاً قال الفاضل الطهراني في ترجمة الشيخ المولى حسن
القراجه داغي الشهير بگوهر في كتابه طبقات اعلام الشيعة ج۱
ص ۳٤ كان اى القراجه داغي من تلاميذ الشيخ احمد بن زين
الدين وتلميذه السيد كاظم الرشتي الحائري المتوفي سنة ۱۲۵۹
ولكن لا يمكن القول بأنه من الشيخية لمجرد تلمذه على المذكورين

آغا بزرگ طہرانی نے اپنے اس بیان میں دو باتیں تحریر کی تھیں۔
اولاً یہ کہ مرزا حسن گوہر قراجہ داغی شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی کے شاگردوں میں سے تھا۔ دوسرے یہ کہ محض شاگردی کی وجہ سے حسن گوہر کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ

وہ شیخی تھا۔

ان دونوں باتوں کو مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی اپنے مقالہ الفصحۃ الزاجرۃ کے صفحہ ۲۹۵، ۲۹۶ پر یوں رد کرتے ہیں کہ :-

"اولاً مولی حسن قراجہ داغی یقیناً سید کاظم رشتی کا شاگرد نہیں تھا، لیکن وہ سید کاظم رشتی کی بہت تعظیم و تکریم و تبجیل ضرور کیا کرتا تھا اور اس کو اپنے نفس سے مقدم سمجھتا تھا اور از روئے احترام و ادب و انصاف کاظم رشتی کو یا سیدی و یا استاذی کہکر مخاطب کیا کرتا تھا۔ لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ جب نجف اشرف سے علمائے عصر سے اجازہ لیکر کربلا لوٹا تو اس کی کاظم رشتی سے ملاقات ہوگئی اور ان کو کاظم رشتی سے مطالب مذکرہ کے سننے کا اتفاق ہوا تو اس نے کہا کہ یا سیدنا یہ مطالب آپ نے کہاں سے سیکھے ہیں تو اس سید کاظم رشتی نے جواب دیا کہ ہم نے یہ مطالب اپنے استاد شیخ احمد احسائی سے سیکھے ہیں۔ اس پر مرزا حسن گوہر نے سید کاظم رشتی سے کہا کہ مجھے ان کے پاس لے چلو لہذا سید کاظم رشتی، مرزا حسن گوہر کیلئے شیخ احمد احسائی کے پاس اس کے حلقہ درس میں پہنچانے کا صرف واسطہ بنے ہیں پس حسن گوہر، سید کاظم رشتی کا شاگرد نہیں تھا۔ ہمیں یہ تفصیل ہمارے والد (موسیٰ اسکوئی) کے توسط سے پہنچی ہے اور موسیٰ اسکوئی کو ہمارے دادا (باقر اسکوئی) کے توسط سے پہنچی ہے جو مرزا حسن گوہر قراجہ داغی کے شاگرد تھے اور جو، مرزا حسن گوہر قراجہ داغی کے سب سے اقدم تھے جیسا کہ ہمارے جد (باقر اسکوئی) کے لئے مرزا حسن گوہر کے اجازے سے ظاہر ہے، جو نص ہے اس بات پر کہ ہمارے جد (باقر اسکوئی) مرزا حسن گوہر کے شاگردوں میں سب سے اعلم و اتقی تھے"

دوسری بات جو آغا بزرگ طہرانی نے کہی ہے کہ محض شیخ احمد احسائی کا شاگرد ہونے کی بنا پر یہ نہیں کیا جا سکتا کہ، بانہ من الشیخیۃ کہ وہ (مرزا حسن گوہر) شیخی تھا تو آغا بزرگ طہرانی کو یہ اشتباہ ہوا ہے کیونکہ مرزا حسن گوہر تو لب الشیخیہ تھا یعنی شیخیت کا مغز تھا۔ شیخیت کا عطر تھا، شیخیت کا نچوڑ تھا اور شیخیت کا جوہر تھا۔ پس یہ کیسے کہا جا سکتا ہے

کروہ شیخی نہیں تھا۔ حالانکہ اس نے اپنے استاد (شیخ احمد احسائی) کے مرنے کے بعد یہ مرثیہ لکھا تھا کہ :-

یا سمآء فی لحود الارض والترب توسد۔ الخ

کیا اس قسم کا مرثیہ لکھنے والے کے حق میں کسی طرح بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ

لا یمکن القول بانہ من الشیخیہ۔ یعنی یہ ممکن نہیں کہ یہ کہا جائے کہ وہ شیخی تھا۔ رئیس مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی کی کتاب مقالۃ الصیحۃ الزاجرہ کے صفحہ ۲۹۵ سطر ۴ تا ۱۹ و صفحہ ۲۹۶ سطر ۱ تا ۱۰ کا عکس حسب ذیل ہے :-

اولا ان المرحوم حسن القراجه داغي لم يكن من تلامذة السيد كاظم الرشتي يقيناً لكن كان يعظمه ويبجله ويقدمه على نفسه اذا اجتمعا ويخاطبه سيدي استادي احتراماً وتادباً و انصافاً منه لكن لما رجع من النجف الاشرف الى كربلاء بعد ما صار مجازاً من علماء عصره ومسلما عندهم فى التقى والعلمية . اجتمع مع السيد كاظم اعلى الله مقامه صدفة وجرى اليه منه مطالب مبتكرة . قال : من اين لك هذه المطالب ياسيدنا ؟ قال : من استاذي الشيخ احمد بن زين الدين قال خذني اليه فصار السيد واسطة في وصوله الى خدمة الشيخ وتلمذه عنده ولم يكن تلميذاً للسيد (قده) وصلنا هذا التفصيل من والدي اعلى الله مقامه بواسطة جدنا المتلمذ على يد القراجه داغي المتقرب عنده والمقدم على سائر تلاميذه باجازته لجدنا والنص عليه بانه اعلم واتقى تلاميذه امره بجواب المسائل البحرانية عنه هذا اولا .

وثانياً قولك لايمكن القول بانه من الشيخية بمجرد تلمذه الخ اشتباه صرف بل هو من لب الشيخية واين تجدنها كيف

فلایمکن ذلک وقد قال فی رثاء استاذه و اعله «

یا سماء فی لحود الارض والترب توسد
ما سمعنا قبل ذا ان السماء فی الارض تلحد
او یواری الترب جسما کان روحاً قد تجسد
ان ذاک الجوهر الفرد الذی لازال مفرد

« الی ان قال فی تاریخه » :

فسئلت الفکر عن تاریخه یوماً فانشد
فزت بالفردوس فوزاً یابن زین الدین احمد

— ۱۲۴۱ ھ —

افلمثل صاحب هذا المقال یقال فی حقه انه لایمکن القول،
وانه من الشیخیة ،

رئیس شیخیہ احقاقیہ کویت مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی کی مذکورہ عبارت سے دو باتیں واضح طور پر ثابت ہیں پہلی بات یہ کہ کاظم رشتی کے بعد حسن گوہر لب شیخیہ یعنی شیخیت کا عطر شیخیت کا جوہر یا شیخیت کا نچوڑ تھا اور مذہب شیخیہ کی ریاست میں حسن گوہر کے بعد باقر اسکوئی حسن گوہر کے اجازہ کی نص کی رُو سے اس کے شاگردوں میں اعلم و اتقی و اقرب و اقدم تھا اور باقر اسکوئی کے بعد باقر اسکوئی کے اجازہ کی نص کی رُو سے موسیٰ اسکوئی سب سے اعلم و اتقی و اقرب و اقدم تھا اور موسیٰ اسکوئی کے بعد موسیٰ اسکوئی کے اجازے کی نص کی رو سے مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی سب سے اعلم و اتقی، و اقرب و اقدم تھا اور اسی طرح مرزا علی الاسکوئی کے بعد مرزا حسن اسکوئی الاحقاقی موجودہ سربراہ شیخیہ، شیخیوں کی ریاست میں سب سے اعلم و اقرب و اقدم ہے۔

فرقہ شیخیہ میں جب شیخیہ احقاقیہ کویت کے نکتۂ نظر کو تحقیق کی روشنی میں دیکھا جائے گا تو ہر کسی پر اچھی طرح سے روشن ہو جائیگا کہ شیخ احمد احسائی کے بعد گو وہ خلیفہ و جانشین وغیرہ کے الفاظ سے اظہار ناراضگی کرتے ہیں لیکن مذہب شیخیہ کی ریاست میں شیخ احمد احسائی کے بعد سب سے اعلم و اقدم و اقرب اسی ترتیب سے قرار دیتے ہیں کہ شیخ احمد احسائی کے بعد سب سے اعلم و اقدم و اقرب کاظم رشتی تھا۔ کاظم رشتی کے بعد سب سے زیادہ اعلم و اقدم

اقرب مرزا حسن گوہر قراجہ داغی تھا اور مرزا حسن گوہر کے بعد اس کے شاگردوں میں سب سے اعلم و اقدم و اقرب باقر اسکوئی تھا اور علی ہذا القیاس پھر موسیٰ اسکوئی پھر علی اسکوئی الاحقاقی اور پھر حسن اسکوئی احقاقی موجودہ سربراہ و رئیس مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت ہے ۔

اسی چیز کو مذہب شیخیہ کی دوسری شاخ کے رئیس مرزا عبدالرضا ابراہیمی کرمانی نے مشائخ کے نام سے لکھا ہے کہ ہمارا سلسلہ مشائخ اس طور پر ہے کہ سب سے اول شیخ احمد احسائی ہے دوسرے سید کاظم رشتی تیسرے محمد کریم خان کرمانی چوتھے محمد خان کرمانی، پانچویں زین العابدین کرمانی، چھٹے مرزا ابوالقاسم خان کرمانی، ساتویں مرزا عبدالرضا ابراہیمی ثبوت کیلئے اسی کتاب میں مرزا عبدالرضا ابراہیمی کرمانی کا مکتوب ملاحظہ ہو۔ پس شیخیوں کی دونوں شاخوں کے رؤسا کا سلسلہ خود ان کے اقوال کے مطابق اس طور پر ہے ۔

شیخ احمد احسائی ← سید کاظم رشتی

رؤساء شیخیہ رکنیہ	رؤساء شیخیہ احقاقیہ
محمد کریم خان کرمانی	مرزا حسن گوہر قراجہ داغی
محمد خان کرمانی	مرزا باقر اسکوئی
زین العابدین خان کرمانی	مرزا موسیٰ اسکوئی مصنف احقاق الحق
ابوالقاسم خان کرمانی	مرزا علی اسکوئی احقاقی
عبدالرضا ابراہیمی کرمانی	مرزا حسن اسکوئی احقاقی

دوسری بات جو مرزا علی الاسکوئی کے مذکورہ بیان سے ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ حجۃ الاسلام آیت اللہ آغا بزرگ طہرانی نے مرزا حسن گوہر قراجہ داغی کو نجف اشرف کے علماء عصر کے حلقہ درس میں شریک ہونے کی وجہ سے یہ کہا تھا کہ محض شیخ احمد احسائی کی شاگردی کی وجہ سے اسکو شیخی نہیں کہہ سکتے ۔ لیکن مرزا علی الاسکوئی آغا بزرگ طہرانی کے اس حسن ظن کو رد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ وہ تو لُب شیخیہ تھا۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اگر کوئی شیعہ عالم کسی حسن ظن کی بنا پر ان کے سلسلہ کے فرد اعلیٰ یعنی مرزا حسن گوہر کے شیخی ہونے کی نفی یا انکار کرے تو شیخیہ احقاقیہ کہتے ہیں کہ نہیں وہ تو لُب شیخیہ تھا اور جب ان کو کوئی شیخی کہے تو کہتے ہیں کہ ہمیں شیخی کیوں کہا ۔ اس سے ثابت ہوا کہ انہیں اپنے شیخی ہونے سے انکار نہیں ہے لیکن وہ شیعوں کو دھوکا دینے کیلئے شیعوں کے سامنے شیخی کہلانا ناپسند نہیں کرتے ۔

ایک پیش گوئی

سابقہ عنوان کے تحت یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ شیخیوں کی دونوں شاخیں شیخ احمد احسائی کے بعد کاظم رشتی تک متحد ہیں، لیکن کاظم رشتی کے بعد شیخیہ رکنیہ کا سلسلۂ جانشینی تو شائع یا رکن رابع کے نام سے قائم ہوا۔ اور شیخیہ احقاقیہ کویت کا سلسلۂ جانشینی مذہب شیخیہ کی ریاست میں اعلم و اقرب و اقدم کی حیثیت سے سابق سربراہ مذہب شیخیہ کے اجازہ کی نص کی رو سے قائم ہوا جس کا ثبوت مرزا حسن گوہر کی کتاب "شرح حیات الارواح" کے مقدمہ میں اور مرزا موسیٰ اسکوئی کی کتاب "احقاق الحق" کے مقدمے میں اور مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی کے مقالۃ الناصحۃ الزاجرۃ کی مذکورہ عبارت سے ظاہر ہے۔

لیکن اب ہم جو پیش گوئی کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی موجودہ رئیس مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت کے بعد مذکورہ اصول کی رو سے آئندہ رئیس مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت مرزا عبدالرسول احقاقی ہوں گے جو موجودہ سربراہ و رئیس مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت کے فرزند ہیں یعنی وہ مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی کے اجازے کی نص کی رو سے ان کے بعد مذہب شیخیہ کی ریاست میں سب سے اعلم و اقرب و اقدم ہوں گے اور مذہب شیخیہ کی ترویج کے لئے بطور سربراہ مذہب شیخیہ فرائض سرانجام دیں گے اور ہر چند کہ وہ ابھی تک محض مرزا عبدالرسول احقاقی ہیں لیکن مرزا حسن احقاقی کے مرنے کے بعد مرزا عبدالرسول احقاقی کو ان کے باپ کے اجازے

کی نص کی رُو سے علامہ اور حجۃ الاسلام اور آیت اللہ العظمیٰ اور الامام اور المرجع دینی وغیرہ کے القابات وخطابات سے نوازا جائے گا اور اسبات کا مشاہدہ اگر ہم نہ کر سکے تو ہمارے بعد آنے والی نسلیں کریں گی۔

لیکن شیعانِ جہان سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ شیخیوں کے مذکورہ رؤسا کو شیعوں میں کبھی بھی مرجعیت حاصل نہیں ہوئی ہے۔ ثبوت کے لئے فاضل العلام۔ مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی کی کتاب حیات حکیم ملاحظہ ہو جس میں محمد بن یعقوب کلینی سے لیکر آقائے محسن حکیم سے پہلے کے تمام مراجع عظام کے اسمائے گرامی درج ہیں اور اس کتاب میں آخری مرجع دنیا شیعان جہاں کا نام آقائے حسین بروجردی کا ہے۔ اور شیخیوں کے مذکورہ رؤسا میں سے شیخ احمد احسائی سے لیکر مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی تک کسی کا نام نہیں آیا ہے۔

حالانکہ شیخیوں کے نزدیک شیخ احمد احسائی، شیخ الاوحد تھا یعنی وہ اپنے زمانے کا یگانہ روزگار عالم تھا اس سے ثابت ہوا کہ شیعانِ جہاں میں سے کسی نے بھی رؤسائے شیخیہ میں سے کسی بھی رئیس مذہب شیخیہ کو کبھی بھی بطور مرجع کے قبول نہیں کیا ہے۔

ہم تمام مراجع عظام شیعہ کی تعظیم کرتے ہیں۔

مولوی احمد علی سکنہ رتہ متہ ضلع جھنگ جو مولوی اسمٰعیل دیوبندی کے داماد ہیں، اپنے ایک مکتوب کے ذریعہ مجھ سے وقت لے کر غریب خانہ پر تشریف لائے۔ انہیں یاد ہوگا کہ اس حقیر نے ان کے سامنے جب خود شیخیوں کی کتابوں سے مذہب شیخیہ کا ابطال کیا تو انہوں نے کہا تھا کہ مرحوم مولوی محمد اسمٰعیل دیوبندی اپنے مرنے سے پہلے ہم پر یہ اظہار کر چکے تھے کہ میں عنقریب شیخیت سے برأت کا اعلان کرنے والا ہوں، لیکن تعجب کا مقام ہے کہ ان کو چونکہ رئیس مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت کے قائم کردہ مدرسہ جامعۃ الصادق کراچی میں نوکری مل گئی ہے لہٰذا وہ گمراہی جو مولوی محمد اسمٰعیل دیوبندی اپنی حیات میں پھیلاتے رہے تھے اور مرنے سے پہلے قدرت نے ان کو توبہ کا موقع نہ دیا تھا، اب شیخیوں کے ایک مدرسے میں نوکری کرنے کے بعد خود مولوی احمد علی نے بھی اسی گمراہی کے پھیلانے کا ٹھیکہ لے لیا ہے اور وہ رئیس مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت کو شیعانِ پاکستان کے سامنے دھوکے سے شیعوں کے

مرجع دینی کی حیثیت سے متعارف کرا رہے ہیں جیسا کہ اخبار "در نجف" مورخہ ۸ رجب ۱۹۸۳ء میں "مکروہ سازش" کے عنوان کے تحت ان کے شائع کردہ مضمون سے ثابت ہے اور اس طرح وہ شیعانِ پاکستان کو یہ تاثر دے رہے ہیں کہ مراجع عظام میں جو فروعی مسائل میں اختلاف ہوتا ہے ان کی وجہ سے کسی مرجع کے مقلد کو یہ سزاوار نہیں ہے کہ دوسرے مرجع کے بارے میں کچھ کہے۔ مولوی احمد علی کا یہ مضمون بذاتِ خود ایک مکروہ سازش ہے چونکہ شیعانِ حقہ جعفریہ کے علماء نے شیخ احمد احسائی کے روبرو فروعی اختلاف کی وجہ سے اس پر کفر کا فتویٰ صادر نہیں کیا تھا بلکہ مذہب شیعہ اور دینِ اسلام کے بنیادی اصولوں سے صریح انحراف کی وجہ سے شیخ احمد احسائی اور پیروانِ شیخ پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا اور پیروانِ شیخ کو اسی طرح شیخی کا لقب دیا تھا جس طرح ہند و پاکستان میں مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو مرزائی کا لقب دیا گیا۔ ثبوت کے لئے ہماری کتاب "ایک پُراسرار جاسوسی کردار" ملاحظہ ہو۔ بنا بریں مولوی احمد علی کا مذکورہ مضمون خود ایک مکروہ سازش ہے۔ اور شیعانِ پاکستان کو کھلا فریب دینے ..... کے مترادف ہے۔

مولوی احمد علی نے اپنے مذکورہ مضمون میں ہمیں دھمکیاں بھی دی ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم کبھی ان کے شہرے کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوئے اور چنیوٹ کے وہ مومنین جنہوں نے شیخی مبلغ کاظم علی رسا کے مقدمہ میں مولوی محمد اسمٰعیل دیوبندی کو تاریخیں بھگتتے ہوئے دیکھا ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ مولوی اسمٰعیل دیوبندی کو ہمارے سامنے کبھی نظریں اٹھانے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور وہ ہاتھ جوڑے ہوئے ایسے کھڑا ہوا ہوتا تھا جیسے کہ مجرم کھڑا ہو۔ مولوی محمد اسمٰعیل دیوبندی کا تاریخیں بھگتنے کیلئے چنیوٹ آنے کا ثبوت گلدستہ مودت میں شائع شدہ مولوی محمد اسمٰعیل دیوبندی کے خطوط میں ملاحظہ ہو، جن کو ہم نے بھی اپنی کتاب "ایک پُراسرار جاسوسی کردار" میں شائع کر دیا ہے۔

رہی مراجع عظام کی تعظیم کی بات تو یقیناً ہم شیعوں کے تمام مراجع عظام کی تعظیم کرتے ہیں اور اُن کے درمیان کسی فروعی اختلاف کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھتے۔ اسی لئے ہم نے موجودہ دور کے اُنیس ۱۹ مراجع عظام شیعہ کے شیخیت کے بارے میں فتاویٰ حاصل کر کے اپنی کتاب "ایک پُراسرار جاسوسی کردار" میں شائع کر دیئے ہیں۔ ہمارے ان مراجع عظام نے شیخیت کے بارے میں جو فتوے دیئے ہیں وہ ہماری مذکورہ کتاب میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں اور چونکہ مرزا

حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی مذہب شیخیہ کی ریاست پہ موجودہ سربراہ فرقہ شیخیہ ہے۔ لہٰذا مذکورہ ۱۵ مراجع عظام شیعہ کے فتاویٰ کی رو سے وہ ضال ہے اور مضل ہے اور دین اسلام اور مذہب شیعہ کے عقائد سے منحرف ہے۔ لہٰذا اسکو شیعوں کے مرجع دینی کے طور پر متعارف کرانا خود اپنے مقام پر شیعان پاکستان کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے اور ان کی مرجعیت اسی طرح صرف مذہب شیخیہ کے پیروکاروں کے لئے ہے۔ جس طرح موجودہ دور کے قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد کی مرجعیت صرف مرزائیوں کے لئے ہے اور جس طرح مرزا طاہر کی مرجعیت کسی سُنی کے لئے قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کی مرجعیت کسی بھی شیعہ کے لئے قابل قبول نہیں ہو سکتی کیونکہ شیعہ مجتہدین عظام و مراجع تقلید شیعان جہاں کے ۱۹ فتاویٰ جو ہماری کتاب "ایک پُراسرار جاسوسی کردار" میں شامل ہیں۔ ایک متفقہ فیصلہ ہیں اس بات کا کہ مذہب شیخیہ ایک باطل مذہب ہے اور رؤسائے شیخیہ ضال ہیں اور مضل ہیں اور مذہب شیعہ اور دین اسلام سے منحرف ہونے کے علاوہ استعمار کے ایجنٹ بھی ہیں اور مولوی احمد علی شکر زادہ حال مدرس مدرسہ شیخیہ موسوم بہ جامعۃ الصادق، کراچی نے جو یہ کہا ہے کہ ہم نے اس کے پیشوا کے لئے بغیر دلیل کے دھوکہ دینے کا لفظ کیوں استعمال کیا تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم نے اپنے مضمون میں دلائل و شواہد کے ساتھ رئیس مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت یعنی مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی کے لئے صرف لفظ دھوکہ ہی استعمال نہیں کیا تھا، بلکہ ان کو ساری دنیا کے مکاروں، عیاروں اور فریب کاروں سے بڑھکر مکار، عیار اور فریب کار بھی کہا تھا اور ہم اپنے اس ادعا پر اب بھی قائم ہیں۔ اور مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کے خیانت مجرمانہ اور مکاری و عیاری و فریب کاری و دھوکہ دہی کے جلوے دستاویزی ثبوت کے ساتھ ہماری کتابوں میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں، لیکن مدیر رضا کار نے نہ صرف یہ کہ ہمارا نام بدل کر سید محمد حسین زیدی برستی کی بجائے سید محمد علی زیدی برستی لکھدیا بلکہ ہمارے مدلل مضمون کو مختصر کر کے صرف مراسلہ کی شکل میں شائع کر دیا جس کی وجہ سے مولوی احمد علی کی طرح اور دوسرے قارئین بھی مرزا حسن احقاقی کی دھوکہ بازی، مکاری، عیاری اور فریب کاری سے آگاہ نہ ہو سکے۔

اگر مولوی احمد علی داماد مولوی محمد اسمٰعیل دیوبندی اور دوسرے پیروان شیخ احمد احسائی حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کا سربراہ مذہب شیخیہ ہونا اور ضال و مضل ہونا اور مذہب شیعہ

دین اسلام سے منحرف ہونا اور مکار و عیار و فریب کار و دھوکا باز ہونا معلوم کرنا چاہتے ہیں تو "شیخیت کی رد میں ہماری تالیفات" کا مطالعہ کریں۔ اب پاکستان کا ہر باشعور شیعہ اور ہر انصاف پسند مسلمان ہماری ان تالیفات کو پڑھکر بڑی آسانی کے ساتھ یہ فیصلہ کر سکے گا کہ واقعتہً مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی، مذہب شیخیہ احقاقیہ کا موجودہ سربراہ ہے اور مذہب شیخیہ ایک باطل مذہب ہے اور رؤسائے شیخیہ اور پیروان شیخ احمد احسائی سب کے سب نہ صرف ضال مضل اور مذہب شیعہ اور دین اسلام سے منحرف ہیں بلکہ اپنے مسلک مرام کی نشر و اشاعت کے سلسلے میں انتہائی مکار و عیار و فریب کار اور دھوکے باز واقع ہوئے ہیں جو پاکستان کے بیخبر کم علم اور سادہ لوح شیعہ عوام کو پوشیدہ طریقے سے اپنی مکاری و عیاری و فریب کاری کے ذریعہ دھوکہ دیتے رہے ہیں۔ اور ان کا شیعوں کی مرجعیت کے ساتھ کبھی بھی کوئی بھی تعلق نہیں رہا ہے۔

البتہ وہ شیخیوں کے اسی طرح سے موجودہ رئیس و سربراہ ہیں جس طرح مرزا طاہر احمد مرزائیوں کے موجودہ رئیس و سربراہ ہیں۔ اور جسطرح مرزا طاہر احمد کا باوجود سُنّی مسلمان ہونے کا دعوٰے کرنے کے سُنّیوں کی مرجعیت کے ساتھ کوئی تعلق و واسطہ نہیں ہے، اسی طرح مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی کا شیعوں کی مرجعیت کے ساتھ کوئی تعلق و واسطہ نہیں ہے۔

علاوہ ازیں مولوی احمد علی نے یہ لکھکر کہ مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کی کوئی بات ایسی دکھائیں جو عقائدِ امامیہ جعفریہ اثنا عشریہ کے خلاف ہو شیعان پاکستان کو مزید دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

ہم مولوی احمد علی سے پوچھتے ہیں کہ کیا مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی نے اپنے باپ اور دادا کے مذہب سے برأت اختیار کرلی ہے اور اپنے باپ کی کتاب "احقاق الحق" کے مضامین باطلہ پر تبرّا بھیج دیا ہے اور شیخ احمد احسائی کے افکار و نظریات و عقائد پر لعنت بھیج دی ہے؟ اگر ایسا ہے! تو پھر مولوی احمد علی کی بات درست ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے۔ تو پھر مولوی احمد علی کی بات خود ایک فریب ہے اور سراسر دھوکہ ہے۔

ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں یہ بات کہ، مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی نے ہرگز ہرگز اپنے باپ کا مذہب نہیں چھوڑا ہے۔ اس کا اپنے باپ کی کتاب "احقاق الحق" پر ایمان ہے اور اسی وجہ سے احقاقی کہلاتا ہے اور وہ شیخ احمد احسائی کے افکار و عقائد کا ہی معتقد ہے۔

جیسا کہ خود اس نے اپنی کتاب "الدین بین السائل والمجیب" مطبع ۱۹۷۴ء / ۱۳۹۰ھ کے صفحہ ۱۱۲ پر اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ فلسفہ میں شیخ احمد احسائی اور ملا صدرا کے درمیان کیا اختلاف ہے، لکھا ہے کہ:-

"علامہ ملا صدرا کی کتابوں (العرشیہ اور المشاعر) سے جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ قواعد فلسفیہ کی رو سے وحدت وجود کا قائل ہو گیا ہے اور یہ بات مذہب اہلبیت کے مخالف ہے اور اللہ سبحانہٗ کی ذات اس سے اجل ہے کہ وہ مخلوقات کی علت ہو اور موجودات کا مادہ ہو اس کے علاوہ اور بہت سے دوسرے اسباب ہیں جن سے دونوں کے فلسفہ کا فرق معلوم ہوتا ہے کیونکہ شیخ کی حکمت (فلسفہ) عیناً اہلبیت کی حکمت (فلسفہ) ہے جیسا کہ خود شیخ احمد احسائی نے اپنی کتاب فوائد میں تحریر کیا ہے کہ (لا یتطرق الی کلماتی الخطاء من حیث انی تابع)۔

یعنی میرے کلام میں خطا راہ نہیں پا سکتی کیونکہ میں تابع ہوں، لیکن باقی تمام قوم کی حکمت (فلسفہ) جس میں ملا صدرا بھی شامل ہے فقط عقلی دلائل پر مبنی ہے اور عقلیں محدود ہیں اور اصول کی فروعات کو سمجھنے سے بھی قاصر ہیں اور اسی طرح اس کی معاد کے بارے میں رائے ہے کہ صرف صورت نے عود کرنا ہے مادہ نے نہیں اور جس شخص کو تمام افکار (نظریات و عقائد) پر تفصیلی اطلاع کی ضرورت ہو وہ میرے والد علامہ (موسیٰ اسکوئی) کی کتاب "احقاق الحق" کی طرف رجوع کرے۔"

عکس کتاب الدین بین السائل والمجیب صفحہ ۱۱۲ سطر نمبر ۱ تا ۱۲ حسب ذیل ہے۔

جواب:

لذي يظهر من كلمات العلامة الملا صدرا في كتابيه (العرشية والمشا
ه كان يقول بوحدة الوجود نظرا الى قواعدهم الفلسفية وهذا
لمذهب أهل البيت عليهم السلام ، والله سبحانه أجل من أن يكو
علة للمخلوقات ومادة للموجودات سبحان ربي العظيم وبحمده وهنا
لاسباب أخر يرجع الى الفرق بين الحكمتين فان حكمة الشيخ عينا ح

ليت ومأخوذ منهم كما يقول قدس سره في كتاب الفوائد مع
سماته (لا يتطرق الى كلماتي الخطأ من حيث أني تابع) وأما حكمة
م ومنهم الملا صدرا رحمة الله عليه ، مبنية على العقول فقط ، والعقول
دودة وفي فهم فروع الاصول قاصرة . ومن جملة ارائه في المعاد عود
ورة لا المادة ومن أراد التفصيل فيراجع كتاب احقاق الحق لوالدي
مة أعلى الله له المقام .

مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی نے اپنے مذکورہ بیان میں شیخ کی حکمت (فلسفہ) کو حکمت (فلسفہ) اہل بیت قرار دیا ہے لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ شیخ کی حکمت (فلسفہ) آل بیت کی حکمت (فلسفہ) نہیں ہے بلکہ خالص کفار یونان کی حکمت (فلسفہ) ہے اور اس نے شیعوں کو دھوکہ دینے کے لئے اپنی اس حکمت (فلسفہ) کا نام اہل بیت کی حکمت (فلسفہ) رکھدیا ہے جو اہل بیت پر تک اتہام ہے۔ تفصیل کے لئے ہماری کتاب "الفرق بین الشیعۃ المحقۃ والشیخیۃ المضلہ" مطالعہ کریں۔

مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی نے اپنے مذکورہ بیان میں شیخ کی کتاب فوائد کا ایک حوالہ بھی دیا ہے کہ شیخ نے یہ لکھا ہے کہ:-

" لایتطرق الی کلماتی الخطاء من حیث انی تابع " یعنی میرے کلام میں خطا راہ نہیں پا سکتی کیونکہ میں تابع ہوں۔

مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی نے شیعوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہاں پر بھی عبارت کو پورا نقل نہیں کیا اور من حیث انی تابع پر ختم کر دیا۔ لیکن شیخیہ رکنیہ کرمان نے شیخیہ احقاقیہ کویت کی خیانت مجرمانہ کا پردہ چاک کرتے ہوئے شیخ کی شرح فوائد سے پوری عبارت نقل کردی ہے اور اس طرح انہوں نے شیخیہ احقاقیہ کویت کی اخفا اور تحریف کی عادت کو الم نشرح کیا ہے جسکا عکس ہم نے اسی کتاب میں شہاب ثاقب فی رجم نواصب میں پیش کر دیا ہے۔

کیونکہ اس ادھورے فقرے کے لکھنے سے رئیس شیخیہ احقاقیہ کویت مرزا حسن اسکوئی احقاقی کا مقصد یہ ہے کہ کسی پر یہ راز نہ کھل جائے کہ وہ کس کا تابع ہے، اور کس طرح تابع ہے! وحی کا تابع ہے؟ الہام کا تابع ہے؟ علم لدنی کا تابع ہے؟ یا ائمہ اطہار کا تابع ہے؟ درآنحالیکہ

محض ائمہ اطہار کا تابع ہونے کی حیثیت سے کسی بھی شیعہ عالم نے آجتک یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میرے کلام میں خطاء راہ نہیں پا سکتی۔ اور نہ ہی کوئی شیعہ اپنے کسی عالم کو معصوم عن الخطاء سمجھتا ہے۔ کیا آجتک کوئی شیعہ عالم، ائمہ اطہار علیہم السلام کا تابع نہیں گزرا؟ اور صرف شیخ احمد احسائی ہی ائمہ اطہار علیہم السلام کا تابع ہے؟ پھر دوسرے شیعہ علماء سے پیروی ائمہ اطہار علیہم السلام کے باوجود غلطی وخطا کیوں؟ اور شیخ احمد احسائی سے غلطی وخطا کیوں نہیں؟

یہ بات سوائے اس کے نہیں ہے کہ اس سے شیخ کی مراد وہی علم لدنی اور وہی وحی والہام ہے جس کا بیان تفصیل کے ساتھ ہم نے اپنی کتاب "ایک پُراسرار جاسوسی کردار" میں کردیا ہے۔ مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی نے اپنے مذکورہ بیان میں شیخ احمد احسائی کے فلسفیانہ افکار وعقائد میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنے والد میرزا علی اسکوئی کی کتاب "احقاق الحق" کا بھی حوالہ دیا ہے، جسکا واضح مطلب ہے کہ وہ اپنے افکار ونظریات وعقائد میں شیخ احمد احسائی کا تابع ہے اور اس کے والد موسیٰ اسکوئی کی کتاب احقاق الحق شیخ احمد احسائی کے افکار ونظریات وعقائد کی تفسیر وتشریح وتفصیل ہے۔

اب قارئین کرام دیکھیں اور مولوی احمد علی غور کریں کہ اُس پیغام میں جو پاکستان میں مرزا حسن احقاقی کی طرف سے شائع کیا گیا ہے جس دھوکہ وفریب اور مکاری سے کام لیا گیا ہے۔ کیا دھوکا وفریب اور مکاری وعیاری اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ہے۔

اور مولوی احمد علی اور تمام فریب خوردگان شیخیت پر یہ بات بھی واضح ہو جانی چاہئے کہ شیخی کسی دو سینگوں اور چار کھروں والے جانور کا نام نہیں ہے کہ جس کی کوئی مخصوص شناخت ہو بلکہ جو شخص افکار ونظریات وعقائد میں شیخ احمد احسائی کے افکار ونظریات وعقائد کا پیرو ہو اور شیخ کے عقائد کی پیروی کے لئے افکار وعقائد کی تفسیر وتشریح وتفصیل میں شیخیہ رکنیہ یا شیخیہ احقاقیہ کو بت میں سے کسی کے بھی ساتھ وابستگی رکھتا ہے اور ان کی کتابوں میں بیان کردہ افکار کو اپناتا ہے اس کو شیخی کہتے ہیں۔ جبکہ مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی تو خود سربراہ مذہب شیخیہ احقاقیہ ہیں اور آج جو شخص اُن کے ساتھ وابستگی اختیار کرلیتا ہے وہ اسی طرح شیخی بن جاتا ہے جس طرح سے آج مرزا طاہر احمد کے ساتھ وابستگی اختیار کرنے والا ہو جاتا ہے۔ پس مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی تو لُبِّ شیخیہ ہیں، شیخیت کا عطر اور شیخیت کا نچوڑ ہیں۔

لہذا ان کا مذکورہ پیغام ایک کھلا فریب اور صریح دھوکا ہے پس مولوی احمد علی آف رتہ متہ حال ملازم مدرسہ شیخیہ احقاقیہ موسوم بہ جامعہ الصادق کراچی کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم تمام مراجع عظام شیعانِ جہان کا احترام کرتے ہیں اور صدق دل کے ساتھ ان کی تعظیم کرتے ہیں لیکن مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کو شیعوں کا مرجع دینی تسلیم نہیں کرتے بلکہ ان کو مذہب شیخیہ کا اسی طرح سے رئیس و سربراہ سمجھتے ہیں جس طرح مرزا طاہر احمد کو مرزائیوں کا موجودہ رئیس و سربراہ سمجھتے ہیں اور جسطرح مرزا طاہر احمد کو اہل سنت کا عالم نہیں گردانتے اسی طرح مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی کو بھی شیعہ مسلمانوں کا عالم قرار نہیں دے سکتے کیونکہ جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے سنی مسلمانوں سے انحراف کیا ہے، اسی طرح شیخ احمد احسائی نے شیعہ مسلمانوں کے عقائد سے انحراف کیا ہے۔ لہذا مرزائی حضرات سنی مسلمانوں کے نزدیک منحرف ہیں اور شیخی حضرات نے شیعہ مسلمانوں کے عقائد سے انحراف کیا ہے پس مذہب شیخیہ، مرزائیت کی طرح باطل مذہب ہے اور مذہب باطل کے پیشوا کو مراجع دینی شیعانِ جہاں میں سے شمار نہیں کیا جا سکتا۔

شیخیہ احقاقیہ کویت شیخیت کے ابطال کو اپنا ابطال سمجھتے ہیں۔

مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی اپنے مقالہ الناصحۃ الزاجرہ کے صفحہ ۲۹ پر فاضل الاستاذ السید عبدالرزاق الحسینی کی کتاب "البابیون والبہائیون فی حاضرھم وماضیھم" کے اس قول کے جواب میں کہ:۔

"شیخی افکار فرقہ باطنیہ کے افکار سے پیدا شدہ ہیں اور فرقہ باطنیہ کے افکار تعلیم اسلامی سے پیدا نہیں ہوئے"

جواباً کہتے ہیں کہ:۔

"فرقہ باطنیہ تو دوسری صدی میں پیدا ہوا تھا اور فرقہ شیخیہ تیرھویں صدی ہجری میں ظاہر ہوا، دونوں فرقوں کے درمیان دس صدی یعنی ایک ہزار سال کا فاصلہ ہے تو آخری فرقہ پہلے فرقے کی پیداوار کیسے ہو گیا"۔

اس کے بعد لکھتے ہیں کہ:۔

"اے فاضل حسنی شیخی تو ظاہری اعمال میں دوسروں کی نسبت بہتر عمل کرنے

وليعوا تابعين للشيخ الاوحد بوجه . ولا في شيء من الأحكام

ومن هذا الانتحال حصل الاشتباه لكثير من الفضلاء والعوام ،

فاذا رأوا شيئاً في كتبهم مما ينافي المذهب أو يخالف الطريقة قالوا

هذا من شيخهم . أي من الشيخ الاوحد . وحملوه على الشيخ

وتابعيه ونسبوه اليهم وأكثر تعدي القوم وتجاسرهم عليه إنما هو

من قبل كتب الحاج كريم خان واتباعه . وإلا فرسائل الشيخ

ورسائل جميع تلامذته وتابعيه في جميع الاقطار خالية وعارية عن

كل ما ينافي الدين ويخالف الامامية .)

(وبالجملة فالمقصود ان الحاج كريم خان واتباعه فرقة من الفرق

الامامية وهم أمة وفرقة بأنفسهم لايعدون من اتباع الشيخ الاوحد

الاحسائي ولا يقال لهم شيخية . لانهم غير موافقين معه لافي

العقائد كما مر عليك بعضها ولا في الطريقة ولا في الحكمة الالهية

ومن اطلع على (ارشاد العوام) و (الفطرة السليمة) للحاج

مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کا مذکورہ بیان شیعیان ... کی آنکھیں کھولنے

لئے کافی ہے اور مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی کے مذکورہ بیان میں حسب ذیل امور خاص طور پر قابل

غور ہیں :-

۱ :- کرمانیوں نے اپنے دنیاوی مفادات اور دوسرے مقاصد کے لئے شیخ احمد احسائی

کی متابعت کا دعوی کیا ہے ۔

(یہی بات محمد کریم خان کرمانی نے اپنی کتاب "ارشاد العوام" میں احقاقیوں کے بارے میں

۲ :- وہ کسی صورت میں بھی شیخ احمد احسائی کے تابعین اور پیرو نہیں ہیں

(یہی بات کرمانی حضرات احقاقیوں کو کہتے ہیں یعنی دونوں خود شیخ کا سچا پیرو بتلاتے ہیں

ایک دوسرے کو شیخ کا سچا پیرو نہ ہونے کا الزام دیتا ہے)

۳ :- جب کسی نے کرمانیوں کی کتابوں میں کوئی ایسی بات دیکھی جو مذہب کے منافی

اسلام کے خلاف تھی تو انہوں نے یہ کہا کہ یہ شیخ احمد احسائی نے کہا ہے اور اسکو شیخ احمد احسائی
ور اس کے تابعین پر محمول کیا۔

مرزا علی الاسکوئی نے اپنے اس بیان میں جو کچھ کہا ہے اس پر اچھی طرح غور کریں کیا مرزا
علی الاسکوئی الاحقاقی نے صاف کھلم کھلا اور واضح طور پر تبلیغ کیا ہے کہ کرمانیوں کی کتابوں مذہب
کے منافی اور اسلام کے خلاف عقائد کا بیان ہے اب رہ گیا مرزا علی الاحقاقی کا یہ کہنا کہ ان منافی
مذہب اور خلاف اسلام باتوں کو کرمانیوں کی کتابوں میں دیکھ کر کسی نے یہ کہا ہو کہ یہ شیخ احمد
حسائی اور اس کے تابعین نے کہا ہے بالکل غلط اور جھوٹ کا پلندہ ہے۔ جس وقت شیخ
حمد احسائی پر کفر کے فتوے لگ رہے تھے اس وقت محمد کریم خان کرمانی اور اس کے تابعین
کہاں تھے؛ ہر چند کہ محمد کریم خان کرمانی نے شیخ احمد احسائی کا زمانہ بھی دیکھا ہے اور سید
کاظم رشتی کا زمانہ بھی دیکھا ہے لیکن محمد کریم خان کرمانی نے جو کچھ لکھا وہ کاظم رشتی کے
مرنے کے بعد یعنی ۱۲۵۹ھ کے بعد لکھا ہے لیکن شیخ احمد احسائی اور کاظم رشتی پر کفر کے
فتوے تو خود ان کی زندگی میں خود ان سے بیان لے کر خود ان کی زبانی ان کے اعتقادات و
افکار سن کر مجمع عام میں شیعہ علماء اعلام و مجتہدین عظام کربلا نے دو عادل مجتہدین کی گواہی
کے ساتھ کفر کے فتوے صادر کئے تھے۔ جس کو تفصیل کے ساتھ مطالعہ کی خواہش ہو تو
ہماری کتاب " ایک پر اسرار جاسوسی کردار" کا مطالعہ کرے۔ لیکن احقاقیوں کا باپ بھی
اس وقت پیدا نہ ہوا تھا جیسا کہ خود علی الاسکوئی الاحقاقی نے احقاق الحق " میں اپنے باپ
کی تاریخ پیدائش ۱۲۷۹ھ تحریر کی ہے۔ لہذا محمد کریم خان کرمانی نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ شیخ احمد
احسائی کی تعلیمات و افکار و عقائد کے عین مطابق ہے اور شیخیہ احقاقیہ کویت بھی مکارانہ
اور عیارانہ افکار کے ساتھ ان ہی عقائد کو بالفاظ دیگر بنا سنوار کر لکھتے ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ
ہو ہماری کتاب " ایک پر اسرار جاسوسی کردار"

۵ :۔ مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی نے اپنے بیان کے آخری حصہ میں بات کو بالکل ہی صاف کر دیا
ہے یہ لکھ کر کہ :۔

" حاج کریم خان کرمانی اپنی ذات میں ایک علیحدہ امت اور فرقہ ہیں اور وہ شیخ احمد احسائی کے
تابعین میں شمار نہیں ہو سکتے اور نہ ہی ان کو شیخیہ کہا جا سکتا ہے کیونکہ وہ نہ عقائد میں شیخ
کے موافق ہیں نہ مذہب میں اور نہ ہی حکمت الٰہیہ میں " مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی نے کتنا واضح طور

پر کہا ہے کہ جو عقائد میں اور مذہب میں شیخ کے عقائد و افکار کے موافق ہے اس کو شیخیہ کہتے
اب مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی یہ کہتے ہیں کہ کرمانی عقائد و مذہب میں شیخ کے موافق نہیں ہیں
کرمانی شیخی نہیں ہیں بلکہ ہم شیخی ہیں کیونکہ حقیقی تابعین شیخ ہم (یعنی احقاق
حضرات) ہیں، لہذا شیخیہ انہیں نہیں بلکہ صرف ہمیں کہا جا سکتا ہے ۔ اب مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی
الکویتی کا وہ پیغام پڑھیں جو پاکستان میں اشتہار کی صورت میں شائع ہوا ہے اور آئندہ صفحہ
میں مع عکس پیش کیا جا رہا ہے اور اس سے اندازہ لگائیں کہ کیا مکاری، عیاری، فریب کاری اور
دھوکہ دہی کی اس سے بڑھکر مثال کسی مذہب میں مل سکتی ہے؟ شیخیہ احقاقیہ کویت کے
ایجنٹ ان مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کو مرجع دینی اعظم، زعیم المصلح اور آیت اللہ العظمیٰ
کے طور پر روشناس کرا رہے ہیں لیکن شیعان پاکستان کے سامنے مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی
کا جو کردار ابھر کر سامنے آیا ہے اس کے پیش نظر اگر مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی کو ابلیس العظیم کہا
جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے شیعان پاکستان کو شیعوں کے لباس میں آکر جس طرح دھوکہ
دینا شروع کیا ہوا ہے اس کی وجہ سے وہ صرف اسی لقب کے حقدار ہیں۔

شیخیہ احقاقیہ کویت، شیخی ہونے کا اقرار بھی کرتے ہیں اور انکار بھی۔

فخر بھی کرتے ہیں، بُرا بھی مناتے ہیں۔

مذکورہ بیانات سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ شیخیہ احقاقیہ کویت کرمانی شیخیوں کے مقابلہ میں
خود کو سچا اور اصلی شیخی سمجھتے ہیں اور کرمانی شیخیوں کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ وہ شیخ کے سچے
پیرو نہیں ہیں بلکہ شیخ کے سچے پیرو وہ یعنی شیخیہ احقاقیہ کویت ہی ہیں، لیکن جب شیعہ علماء اعلام
میں سے کوئی شیخیت کے بارے میں کچھ کہتا ہے تو پھر شیخی کہلانے کا بُرا مناتے ہیں۔ چنانچہ
علی الاسکوئی الاحقاقی الکویتی اپنی کتاب "الاستعاد علی رجعة العاملی" کے صفحہ ۹۸ سطر ۳ تا ۹
محسن الامین العاملی کی کتاب "اعیان الشیعہ" کے صفحہ ۲۹۱ کی یہ عبارت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے
اپنی کتاب کے صفحہ ۲۹۱ پر یہ لکھا ہے کہ:۔

"ہم شیخ احمد احسائی کے حالات پر غور کرنے سے پہلے مذہب کشفیہ جو شیخیہ کے نام
سے بھی مشہور ہے، اشارۃً کچھ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کیونکہ شیخ احمد احسائی
اس مذہب کے ارکان میں سے ایک ہے بلکہ وہی اس مذہب کا بانی ہے

اور اس کے تابعین اُس کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے شیخی کہلاتے ہیں یعنی شیخ احمد احسائی کے تابعین اور اسی طرح یہ حضرات کشفیہ بھی کہلاتے ہیں چونکہ شیخ احمد احسائی کشف و الہام کا مدعی تھا اور شیخی حضرات شیخ کے بارے میں کشف و الہام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور یہ ایک جدید مذہب ہے جو اس زمانے میں نیا پیدا ہوا ہے۔"

الاستفادہ علی ترجمۃ العاملی کے صفحہ ۳۹۰ کی سطر ۴ تا ۹ کی اصل عبارت کا عکس حسب ذیل ہے۔

وحيث انجر بنا زمام الكلام الى هذا المقام فلا بأس ان نشير الى بعض الانتقاد على بعض مقالة صاحب أعيان الشيعة في ترجمة الشيخ احمد ابن زين الدين الاحسائي أعلى الله مقامه .

قال في صفحة (٣٩٠) لابد لنا قبل الخوض في أحواله اي في احوال الشيخ أحمد قدس سره من الاشارة الى طريقة الكشفية المعروفين ايضا بالشيخية لأنه من أركان هذه الطريقة بل هو مؤسسها واليه ينسب متبعوها فيسمون بالشيخية أي اتباع الشيخ احمد المذكور كما انه يسمون بالكشفية نسبة الى الكشف والالهام الذي يدعيه هو ويدعيه له أتباعه وهي طريقة ظهرت في تلك الاعصار

فاضل بحاثہ حجۃ الاسلام محسن الامین العاملی کی کتاب کے صفحہ ۳۹۱ کی مذکورہ عبارت نقل کرنے کے بعد مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی الکویتی مذکورہ باتوں کا جواب دیتے ہوئے "الاستفادہ علی ترجمۃ العاملی کے صفحہ ۱۰ تا آخر اور صفحہ ۱۱ سطر ا تا ۶ پر یوں لکھتے ہیں کہ:۔

"شیخ احمد احسائی کے تابعین کو شیخی اس وجہ سے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ شیخ کی طرف منسوب فاسد عقائد کا دفاع کرتے ہیں اور شیخ کے بیان کردہ مطالب متکلمہ اور توحید خاص سے اُنس رکھتے ہیں اور ان کا جرم صرف یہ ہے کہ مغتیین و مشبہین و متشابہین کے اقوال سے اپنے شیخ کا تنزیہ و تقدیس کرتے ہیں اور .... شیخ کے مجمل کلام کی تفصیل کے ساتھ تفسیر کرتے ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ شیخ علماء حقہ میں سے ایک ہیں۔ شیخ احمد احسائی کے

تابعین کا یہی جرم ہے، ورنہ وہ امامی ہیں - اصولی ہیں - ایران وعراق کے علماء سے پڑھا ہے اور ان کے عوام مجتہدین احیا کے مقلد ہیں اور شیخی کا لقب تابعین شیخ کو اُن لوگوں نے دیا ہے جنہوں نے جہالت سے یا شہرت سے شیخ احمد احسائی کی طرف بعض عقائد فاسدہ کو منسوب کیا ہے اور انہوں نے تابعین شیخ کا نام اس وجہ سے شیخی رکھا ہے کیونکہ انہوں نے شیخ کی حمایت کی اور اس کا دفاع کیا اور یہ لقب انہوں نے خود اپنے آپ اختیار نہیں کیا ہے۔

اب رہ گیا ان کو کشفیہ کہنا تو یہ تنابزبالالقاب ہے۔ جیسا کہ شیعوں کو رافضی کہنا۔ کیونکہ شیخ نے اپنی کسی کتاب میں کسی کشف یا وحی کا دعویٰ نہیں کیا ہے۔ یہ لقب تنابزبالالقاب کے طور پر شیخ کے ان مخالفین نے دیا ہے جنہوں نے شیخ کے خلاف ان باتوں کا دعویٰ کیا ہے جو شیخ نے نہیں کہا اور یہ لوگ مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنا چاہتے ہیں۔ مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کی کتاب الاستدراک علی ترجمۃ العاملی کے صفحہ ۱۰۵ سطر ۱۰ تا آخر اور صفحہ ۱۰۶ سطر ۱ تا ۶ کا عکس حسب ذیل ہے

فحینئذ هل یناسب ان یذکر فی ترجمة الشیخ انه من ارکان طریقة الشیخیة بل مؤسسها کما جری من الفاضل العاملی .

وعنوان الشیخیة انما انطبق علی اتباع الشیخ لدفاعهم عنه والذب له عن العقائد الفاسدة وانهم بمطالبه المبتکرة وتوحیده الخاص ولیس لهم جرم الا تنزیههم وتقدیسهم لشیخهم عن مقالة المفترین او المشتبهین او المتساهلین فی أقوالهم وأجراء یراعهم وتفسیرهم لکلمات شیخهم المجملة بیاناته المفصلة واتباعهم ان الشیخ احد العلماء الحقة هــذا جرم اتباع الشیخ والا فهم امامیون اصولیون تلمذهم علی ید علماء زمانهم من اهل العراق وایران وغیرهما وعوامهم مقلدون لعلماء مجتهدین أحیاء .

وهذا العنوان انما جاءهم من مقابلیهم الذین أدعوا او نسبوا الی الشیخ بعض العقائد الفاسدة أما جهلا او تجاهلا او شهرة وتحومهم ما شیخیة حیث حاموا عن شیخهم ودفعوا عن ساحته ولیس هذا العنوان من قبل أنفسهم وأما عنوان الکشفیة فهو تنابز صرف

كعنوان الرافضة لأن الشيخ ما ادعى الكشف والوحي في شيء من كتبه كما عرفت وانما لقبهم بذلك ونابزهم به مقابلوهم واضدادهم من الذين ادعوا على الشيخ ما لم يقل والذين يحبون ان يفرقوا كلمة الاسلام ۔

قارئین محترم غور کریں اور احقاقیوں کی یادہ گوئی کو ملاحظہ کریں کہ کس طرح شیخی ہونے کا اقرار بھی کرتے ہیں اور انکار بھی۔ شیخی ہونے پر فخر بھی کرتے ہیں لیکن جب شیعہ علماء انہیں شیخی کہتے ہیں تو برا مناتے ہیں۔

مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی نے اپنے اس بیان میں اپنے شیخی کہلانے کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ، شیخ احمد احسائی کے تابعین کو شیخی اس وجہ سے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ شیخ کی طرف منسوب فاسد عقائد کا دفاع کرتے ہیں اور شیخ کے بیان کردہ مطالب مبتکرہ اور توحید خاص سے انس رکھتے ہیں۔ اپنے مذکورہ بیان میں مرزا علی الاسکوئی نے ان عقائد کو فاسد تسلیم کر لیا ہے جو شیخ کی طرف منسوب ہیں۔ اب شیخیہ احقاقیہ کویت دفاع کس طرح کرتے ہیں۔

نمبر ۱:۔ یا تو ان عقائد کو کرمانی شیخیوں کے سر پر مڑھ دیتے ہیں، جیسے لاہوری مرزائی قادیانی مرزائیوں کے سر مرزا کے باطل دعووں کو مڑھ دیتے ہیں۔

نمبر ۲:۔ یا شیخ کے ان باطل عقائد کو بنا سنوار کر مشرف باسلام کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور انہی عقائد کو یہ کہتے ہیں کہ شیعہ عقائد یہی ہیں۔

اس کتاب میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ اس میں شیخیہ احقاقیہ کویت کی دروغ گوئی اور کذب بیانی کا تفصیل کے ساتھ بیان کیا جا سکے۔ اگر آپ ہماری کتاب "ایک پر اسرار جاسوسی کردار" کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ فی الحقیقت شیخ احمد احسائی یقیناً دعوائے خارجیہ کا بھی مدعی تھا۔ وہ کشف والہام و وحی کا بھی مدعی تھا اور اپنے لئے اس مقام کا مدعی تھا جس کو شیخیہ احقاقیہ کویت چھپا رہے ہیں، ان کا دفاع باطل ہے۔ جھوٹ کا پلندہ ہے اور مکاری وعیاری و فریب کاری کا عظیم شاہکار ہے۔ ہم نے شیخ کے ان دعووں کا بیان تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب "ایک پر اسرار جاسوسی کردار یعنی شیخ احمد احسائی مسلمانان پاکستان کی عدالت میں" میں بیان کر دیا ہے جس کا دل چاہے اس کتاب کا مطالعہ کرے۔ اور اسی کشف والہام اور

ہے۔ دعوائے خارجیہ کے ذریعہ شیخ نے تمام عقائدِ اسلامی کو پلٹ کر رکھدیا ہے اور اس کے ثبوت میں جس کا دل چاہے وہ ہماری کتاب "الفرق بین الشیعۃ المحقیہ والشیخیۃ المضلۃ" کا مطالعہ کرے۔

شیخیہ احقاقیہ کویت شیعوں کے سامنے تو اپنے شیخی ہونے کا اظہار نہیں کرتے اور شیعوں میں گھلے ملے رہ کر خود کو شیعہ ظاہر کر کے شیخی افکار کو سادہ لوح شیعہ عوام کے ذہنوں میں بٹھائے چلے جاتے ہیں۔ لیکن جب شیخیہ کرمان سے مقابلہ ہو تو کہتے ہیں کہ وہ شیخی نہیں ہیں بلکہ اصلی شیخی ہم ہیں مگر جب شیعہ سامنے ہوں تو یہ کہتے ہیں کہ اصل شیعہ ہم ہیں۔ ہم شیخی نہیں ہیں بلکہ جو ہمیں شیخی کہتے ہیں وہ بالاسری ہے، اثنری ہے، مقصر ہے، وہابی ہے، خالصی ہے وغیرہ اور جب شیخیوں کی برائی کی جائے تو برا خود مناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شیخی تو دوسروں کی نسبت ظاہری عمل میں دوسروں سے بڑھ کر ہیں۔

شیخیہ احقاقیہ کویت اور ان کے تابعین کی موجودگی میں شیعان پاکستان کو گمراہ کرنے کیلئے کسی شیطان کی ضرورت نہیں ہے

شیخی ایک مستقل مذہب ہے اور بالکل ایک باطل مذہب ہے جس کا بانی شیخ احمد احسائی ہے جس کے دعوے پورے ثبوت کے ساتھ ہم نے اپنی کتاب "ایک پُراسرار جاسوسی کردار" میں بیان کردیئے ہیں۔

اور شیخ احمد احسائی نے مذہب شیعہ اور دین اسلام کو جس طرح پلٹا ہے اس کا مفصل بیان ہم نے اپنی کتاب "الفرق بین الشیعۃ المحقیۃ والشیخیۃ المضلۃ" میں تحریر کردیا ہے۔

شیخیوں میں سے دوسرے فرقے جو شیخیوں سے جدا ہو کر بابی، بہائی وغیرہ کے نام سے پھٹ گئے ہیں۔ ہمیں ان سے کوئی خطرہ نہیں ہے وہ خود شیخیوں کے ہمشکل نہ رہے لیکن شیخی حضرات چونکہ تودہ شیعہ کو شیعوں کے لباس میں اپنے عقائد کو شیعہ عقائد کہکر پھیلاتے ہیں لہذا شیعانِ پاکستان کے لئے اصل خطرہ یہی ہیں۔ اور شیخیوں کے صرف دو ہی فرقے ایسے ہیں جو پاکستان میں سرگرم عمل ہیں اور مدت دراز سے شیعیت کو بے خبر، سادہ لوح اور کم علم شیعہ عوام میں شیعیت کہہ کر پھیلا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک شیخیہ رکنیہ کرمان ہے اور دوسرا شیخیہ احقاقیہ کویت۔

لیکن شیخیوں نے آجتک کسی کو یہ پتہ نہ چلنے دیا کہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ حضرات شیعوں کے پاس

خود کو شیعہ ہی کہتے رہے اور کسی نے یہ نہ بتلایا کہ یہ حضرات مرزائیوں کی طرح ایک نئے مذہب کے آدمی ہیں اور جس طرح مرزائی حضرات دیکھنے میں اہلسنت مسلمانوں کے مشابہ نظر آتے ہیں اسی طرح شیخی حضرات دیکھنے میں اہل شیعہ مسلمانوں سے ملتے جلتے ہیں۔

شیطان اگر کبھی اپنی اصل صورت میں آئے تو وہ ہرگز ہرگز کسی کو بہکا نہیں سکتا۔ مگر جس وقت اس آدمی کے بھیس میں آئے جس کو بہکانا مطلوب ہو تو پھر بڑی آسانی سے کامیاب ہو سکتا ہے۔ شیعان پاکستان فرشتے نہیں ہیں۔ ابلیس ایک مدت دراز تک فرشتوں کی محفل میں فرشتوں کے لباس میں رہا۔ لہٰذا فرشتے اس کو فرشتہ ہی سمجھتے رہے۔ پس اگر شیعوں کے لباس میں آئے ہوئے شیخیوں کو شیعان پاکستان شیعہ سمجھتے رہے ہوں تو وہ معذور ہیں، فرشتے معصوم تھے، ابلیس آسانی کے ساتھ فرشتوں کو گمراہ نہیں کر سکتا تھا۔ لہٰذا ابلیس فرشتوں کے بھیس میں رہتے ہوئے فرشتوں کو بہکانے کا موقعہ نہ پا سکا۔ بس ایک ہی دفعہ صحیح راستے سے ہٹانے لگا تھا کہ راز کھل گیا اور یہ معلوم ہو گیا کہ یہ فرشتہ نہیں ہے بلکہ جن ہے۔ مگر شیعان پاکستان معصوم نہیں ہیں شیعان پاکستان فرشتے بھی نہیں ہیں لہٰذا اگر شیخی حضرات شیعوں کے لباس میں آ کر اپنے فاسد عقائد کو شیعہ عقائد کے نام سے ایک مدت دراز تک ذہن نشین کراتے رہے ہوں تو بہت سے کم علم، بے خبر اور سادہ لوح شیعہ عوام کا یہ سمجھ لینا ہرگز بعید نہیں ہے کہ وہ ان کے فاسد عقائد کو ہی شیعہ عقائد سمجھنے لگ جائیں ـــ اور شیخیوں کے دام تزویر میں پھنس جائیں۔ شیخیہ احقاقیہ کویت نے آج تک کسی پر یہ ظاہر نہیں ہونے دیا کہ وہ کون ہیں، چنانچہ شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں نے شیعہ لباس میں شیعوں میں رہتے ہوئے، بے خبر، کم علم اور سادہ لوح، شیعہ عوام کے ذہنوں کو مسموم کر دیا اور اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ان شیخیہ احقاقیہ کویت کے تابعین کی موجودگی میں شیعان پاکستان کے بے خبر اور کم علم عوام کو بہکانے کے لئے اور ان کو گمراہ کرنے کے لئے کسی شیطان کی ضرورت نہیں ہے مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے شیعان پاکستان کو شیخیوں کے شر سے بچانے کا انتظام کر دیا ہے اور نجف اشرف اور قم سے علوم آل محمد حاصل کر کے آنے والوں کے ذریعہ شیعان پاکستان کو اس فتنہ سے جو ایران و عراق میں پیدا ہوا تھا۔ باخبر کرنا شروع کر دیا ہے لیکن چونکہ شیخیہ احقاقیہ کویت کے تنخواہ دار مزدور اور تابعین شیخ ایک عرصہ سے شخصیت کا پرچار کر رہے تھے اور شیخی عقائد کو شیعہ عقائد کہہ کر مجالس میں بیان کر رہے تھے انہوں نے جب دیکھا کہ اب ان کا پول کھل جائے گا تو انہوں نے نجف و قم سے فارغ التحصیل ہو کر آنے والے ان فاضل علماء

یہ دعوائے خارجیہ کے ذریعہ شیخ نے تمام عقائدِ اسلامی کو پلٹ کر رکھ دیا ہے اور اس کے ثبوت میں جس کا دل چاہے وہ ہماری کتاب "الفرق بین الشیعۃ المحقۃ والشیخیۃ المضلۃ" کا مطالعہ کرے۔

شیخیہ احقاقیہ کویت شیعوں کے سامنے تو اپنے شیخی ہونے کا اظہار نہیں کرتے اور شیعوں میں گھلے ملے رہ کر خود کو شیعہ ظاہر کر کے شیخی افکار کو سادہ لوح شیعہ عوام کے ذہنوں میں بٹھائے چلے جاتے ہیں۔ لیکن جب شیخیہ کرمان سے مقابلہ ہو تو کہتے ہیں کہ وہ شیخی نہیں ہیں بلکہ اصلی شیخی ہم ہیں مگر جب شیعہ سامنے ہوں تو یہ کہتے ہیں کہ اصل شیعہ ہم ہیں۔ ہم شیخی نہیں ہیں بلکہ جو ہمیں شیخی کہتے ہیں وہ بالاسری ہے، قشری ہے، مقصر ہے، وہابی ہے، خالصی ہے وغیرہ اور جب شیخیوں کی برائی کی جائے تو برا خود مناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شیخی تو دوسروں کی نسبت ظاہری عمل میں دوسروں سے بڑھ کر ہیں۔

شیخیہ احقاقیہ کویت اور ان کے تابعین کی موجودگی میں شیعان پاکستان کو گمراہ کرنے کیلئے کسی شیطان کی ضرورت نہیں ہے

شیخی ایک مستقل مذہب ہے اور بالکل ایک باطل مذہب ہے جس کا بانی شیخ احمد احسائی ہے جس کے ثبوت پورے ثبوت کے ساتھ ہم نے اپنی کتاب "ایک پُراسرار جاسوسی کردار" میں بیان کر دیئے ہیں۔

اور شیخ احمد احسائی نے مذہب شیعہ اور دینِ اسلام کو جس طرح پلٹا ہے اس کا مفصل بیان ہم نے اپنی کتاب "الفرق بین الشیعۃ المحقۃ والشیخیۃ المضلۃ" میں تحریر کر دیا ہے۔

شیخیوں میں سے دوسرے فرقے جو شیخیوں سے جدا ہو کر بابی وبہائی وغیرہ کے نام سے پھٹ گئے ہیں۔ شیعوں کو ان سے کوئی خطرہ نہیں ہے وہ خود شیخیوں کے ہم شکل نہ رہے لیکن شیخی حضرات چونکہ خود کو شیعہ کہہ کر شیعوں کے لباس میں اپنے عقائد کو شیعہ عقائد کہہ کر پھیلاتے ہیں لہٰذا شیعانِ پاکستان کے لئے اصل خطرہ یہی ہیں۔ اور شیخیوں کے صرف دو ہی فرقے ایسے ہیں جو پاکستان میں سرگرم عمل ہیں اور یہ دونوں فرقے شیخیت کو بے خبر، سادہ لوح اور کم علم شیعہ عوام میں شیعیت کہہ کر پھیلا رہے ہیں۔ ایک ان میں سے شیخیہ رکنیہ کرمان ہے اور دوسرا شیخیہ احقاقیہ کویت۔ لیکن شیخیوں نے آج تک کسی کو یہ پتہ نہ چلنے دیا کہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ حضرات شیعوں کے پاس

خود کو شیعہ ہی کہتے رہے اور کسی نے یہ نہ بتلایا کہ یہ حضرات مرزائیوں کی طرح ایک نئے مذہب کے آدمی ہیں اور جس طرح مرزائی حضرات دیکھنے میں اہلسنت مسلمانوں کے مشابہ نظر آتے ہیں اسی طرح شیخی حضرات دیکھنے میں اہل شیعہ مسلمانوں سے ملتے جلتے ہیں۔

شیطان اگر کبھی اپنی اصل صورت میں آئے تو وہ ہرگز ہرگز کسی کو بہکا نہیں سکتا۔ مگر جس وقت اس آدمی کے بھیس میں آئے جس کو بہکانا مطلوب ہو تو پھر بڑی آسانی سے کامیاب ہو سکتا ہے۔ شیعانِ پاکستان فرشتے نہیں ہیں۔ ابلیس ایک مدت دراز تک فرشتوں کی محفل میں فرشتوں کے لباس میں رہا۔ لہٰذا فرشتے اس کو فرشتہ ہی سمجھتے رہے۔ پس اگر شیعوں کے لباس میں آئے ہوئے شیخیوں کو شیعانِ پاکستان شیعہ سمجھتے رہے ہوں تو وہ معذور ہیں۔ فرشتے معصوم تھے۔ ابلیس آسانی کے ساتھ فرشتوں کو گمراہ نہیں کر سکتا تھا۔ لہٰذا ابلیس فرشتوں کے بھیس میں رہتے ہوئے فرشتوں کو بہکانے کا موقعہ نہ پا سکا۔ بس ایک ہی دفعہ صحیح راستے سے ہٹانے لگا تھا کہ راز کھل گیا اور یہ معلوم ہو گیا کہ یہ فرشتہ نہیں ہے بلکہ جن ہے۔ مگر شیعانِ پاکستان معصوم نہیں ہیں شیعانِ پاکستان فرشتے بھی نہیں ہیں لہٰذا اگر شیخی حضرات شیعوں کے لباس میں آکر اپنے فاسد عقائد کو شیعہ عقائد کے نام سے ایک مدت دراز تک ذہن نشین کراتے رہے ہوں تو بہت سے کم علم بے خبر اور سادہ لوح شیعہ عوام کا یہ سمجھ لینا ہرگز بعید نہیں ہے کہ وہ ان کے فاسد عقائد کو ہی شیعہ عقائد سمجھنے لگ جائیں — اور شیخیوں کے دام تزویر میں پھنس جائیں۔ شیخیہ احقاقیہ کویت نے آج تک کسی پر یہ ظاہر نہیں ہونے دیا کہ وہ کون ہیں۔ چنانچہ شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں نے شیعہ لباس میں شیعوں میں رہتے ہوئے، بے خبر کم علم اور سادہ لوح۔ شیعہ عوام کے ذہنوں کو مسموم کر دیا اور اب نوبت یہانتک پہنچ گئی ہے کہ ان شیخیہ احقاقیہ کویت کے تابعین کی موجودگی میں شیعانِ پاکستان کے بے خبر اور کم علم عوام کو بہکانے کے لیے اور ان کو گمراہ کرنے کے لئے کسی شیطان کی ضرورت نہیں ہے مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے شیعانِ پاکستان کو شیخیوں کے شر سے بچانے کا انتظام کر دیا ہے اور نجف اشرف اور قم سے علوم آل محمد حاصل کر کے آنے والوں کے ذریعہ شیعانِ پاکستان کو اس فتنہ سے جو ایران و عراق میں پیدا ہوا تھا۔ باخبر کرنا شروع کر دیا ہے لیکن چونکہ شیخیہ احقاقیہ کویت کے تنخواہ دار مزدور اور تابعین شیخ ایک عرصہ سے شیخیت کا پرچار کر رہے تھے اور شیخی عقائد کو شیعہ عقائد کہکر مجالس میں بیان کر رہے تھے انہوں نے جب دیکھا کہ اب ان کا پول کھل جائے گا تو انہوں نے نجف و قم سے فارغ التحصیل ہو کر آنے والے ان فاضل علماء

شیعہ کو قشری، مقصرین، وہابی، خالصی وغیرہ کہہ کر بدنام کرنا شروع کر دیا اور ان تمام لوگوں کو اپنا ہمنوا بنا لیا جن کے ذہنوں کو مدتِ دراز تک مسموم کرتے آ رہے تھے تاکہ ان کے اس غوغا میں ان فاضل شیعہ علماء کی کوئی بات نہ سُن سکے اور ان الفاظ کا اس کثرت سے پروپیگنڈہ کیا کہ بعض بے خبر لوگوں نے یہ گمان کر لیا جیسے کہ واقعاً شیعوں میں قشری یا مقصرین یا وہابی یا خالصی وغیرہ عقائد کا بھی کوئی وجود ہے، یا شیعوں میں اس قسم کی کوئی بات ہے بھی یا نہیں فی الحقیقت شیخیہ احقاقیہ کویت، جھوٹ بولنے میں، افتراپردازی میں، جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے میں اور دروغ بافی میں اور اپنے فاسد عقائد کی تبلیغ کے لئے تحریف کرنے میں یگانہ روزگار ہیں۔ ہم شیخیہ احقاقیہ کویت کی تحریف کی چند مثالیں اگلے عنوان کے تحت ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

شیخیہ احقاقیہ کویت کی تحریف کے شواہد

شیخیہ رکنیہ کرمانیہ کی کتاب ہے:- جیسا کہ ہم اوراقِ سابقہ میں محکم شواہد سے ثابت کر چکے ہیں کہ شیخیہ رکنیہ کرمان اپنے شیخی ہونے پر فخر کرتے ہیں اور خود کو شیخ احمد احسائی کا جانشین اور انکے علم کا وارث اور اس کے مذہب کا سچا پیرو گردانتے ہیں۔ مگر شیخیہ احقاقیہ کویت، شیخیہ رکنیہ کرمان کے مقابلہ میں تو یہ کہتے ہیں کہ کرمانی شیخی نہیں ہیں بلکہ اصلی اور پکے اور سچے شیخی ہم ہیں، مگر شیعوں کے سامنے شیعوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ ہم شیخی نہیں ہیں۔ ہم تو شیعہ ہیں اثنا عشری ہیں، امامیہ ہیں اور اصولی ہیں لیکن شیخیہ احقاقیہ کویت کی دروغ بیانی۔ افتراپردازی اور تحریف کا عمل اس حد پر ہے کہ شیخیہ رکنیہ کرمان بھی اس سے تڑپ اٹھے ہیں۔ شیخیہ رکنیہ کرمان کا رسالہ "شہاب ثاقب" در رجم نواصب ہمارے سامنے ہے۔ یہ رسالہ جمعیت شیخیہ آذربائیجان نے شائع کیا ہے۔ ہم اس کے ٹائٹل پیج کے اول و آخر صفحہ کا عکس اور صفحہ ۲ صفحہ ۱ اور صفحہ ۴۰ کا عکس ہدیہ قارئین کرتے ہیں ان ۱۲ صفحات میں آپ دیکھیں گے کہ ٹائٹل کے پہلے صفحہ پر جو رجم نواصب لکھا ہے یہ ناصبی، یہ شیخیہ احقاقیہ کویت کو لکھا ہے اور ٹائٹل کے آخری صفحہ پر درج کتابوں کی فہرست ہے۔ یہ سب کی سب شیخیہ احقاقیہ کویت کی رد میں لکھی ہیں کسی کا نام ابطال مقالۃ المنافقین ہے۔ اس کتاب میں شیخیہ احقاقیہ کویت کو منافقین سے یاد کیا ہے کسی کا نام ابطال اباطیل منظر الاقائق ہے کسی کا نام بوار النواصب در مفتریات احقاق الحق ہے یعنی

احقاق الحق میں جو افترا پردازیاں کی گئی ہیں اس کی رد میں یہ کتاب افترا پردازی کرنے والے
ناصبیوں یعنی شیخیہ احقاقیہ کویت کی تباہی ہے اسی طرح محرقۃ الصواعق در تکذیب مفتریات
احقاق الحق وغیرہ ہیں یعنی احقاق الحق میں بیان کئے گئے افترات کی تکذیب میں جلانے والی
بجلی۔ ان دس کتابوں میں شیخیہ رکنیہ کرمان نے شیخیہ احقاقیہ کویت کی افترا پردازی، دروغ با
کذب بیانی۔ جھوٹے پروپگنڈے اور تحریف کی عادت کی اچھی طرح قلعی کھولی ہے۔ اس
کتاب یعنی "شہاب ثاقب در رجم نواصب" کے صـ۲ پر شیخیہ احقاقیہ کویت کی تلابازیوں کا بیان
ہے کہ کس طرح کبھی شیخی کہلانے سے نفرت کرتے ہیں اور کبھی پکے شیخی بنتے ہیں۔ اس کتاب کے
صـ۳ سطر ۸ پر یہ لکھا ہے کہ آخوند ہائے آشکو (شیخیہ احقاقیہ کویت) نے ایک رسالہ "مجتبیہ"
کے نام سے شائع کیا ہے اور دروغ بیانی سے اس کو مرزا محمد حسین کی طرف منسوب کیا ہے (اور
یہی کام شیخیہ احقاقیہ کویت کے تابعین پاکستان میں کر رہے ہیں کہ جھوٹے جھوٹے رسالے جو خرافات
سے پر ہیں، شائع تو خود کر رہے ہیں لیکن دروغ بیانی سے ان کو بچوں کے نام سے چھپوا کر تقسیم کر
رہے ہیں) بہر حال اسی کتاب کے صـ۳ سطر ۱۱ پر یہ لکھا ہے کہ سوالات قفقازیہ کے متن کے
نقل کرنے میں شیخیہ احقاقیہ نے خیانت کی ہے اور صـ۳ کے سطر ۱۲ پر یہ بتایا ہے کہ مذکورہ کتاب
کے دو کلمہ "ھستند و خلاصہ" کے درمیان سے پوری عبارت جو ان کے خلاف جاتی تھی،
اڑا دی ہے۔ صـ۴ میں سطر ۳ تا ۱۴ جو موٹے حروف میں لکھے گئے ہیں۔ یہ متن رسالہ قفقازیہ سے
حذف کر دیئے ہیں اور یہ اس لئے حذف کئے ہیں کیونکہ اس کی موجودگی میں انکا استدلال غلط
ہو جاتا تھا۔

صـ۵ سطر ۲ تا ۱۰ پر یہ بیان کیا ہے کہ رسالہ مجتبیہ "میں صـ۸۵ پر شیخ احمد احسائی کی کتاب
"شرح کی" جو عبارت نقل کی ہے اس میں خیانت کی ہے اور اپنے بے اساس ادعا کے ثبوت
اور اپنے فاسد مسلک و مذہب کی ترویج کے لئے شیخ احمد کی عبارت کا انتہائی حساس حصہ حذف
کر دیا ہے اور پھر اسی رسالہ کے صـ۵ سطر ۱۱ تا ۲۰ اور صـ۶ سطر ۱ پر وہ عبارت جو شرح فوائد
کی شیخیہ احقاقیہ نے حذف کی ہے موٹے الفاظ میں نقل کی ہے جس سے شیخ احمد احسائی کا یہ دعویٰ
ثابت ہے کہ انکے کلام میں کوئی خطا راہ نہیں پا سکتی یعنی وہ معصوم عن الخطا ہے۔

صـ۶ سطر ۲ تا ۴ میں یہ لکھا ہے کہ رسالہ قفقازیہ میں جو مطالب زیر و زبر کئے ہیں، ان سے
قطع نظر باقی سب بہتان ہے اور افترا ہے اور تہمت ہے صـ۷ سطر ۳ تا ۱۰ پر یہ لکھا ہے،

کہ مرحوم سلیمان خان افشار نے اپنی تمام جائیداد مذہب شیخیہ کے نام وقف کر دی تھی اور ان کا متولی اپنی اولاد کو قرار دیا تھا بشرطیکہ وہ مذہب شیخیہ پر قائم ہوں اور کسی غیر شیخی کا اس وقف میں کوئی دخل نہیں رکھا تھا خواہ اس کی اولاد ہی کیوں نہ ہو اور یہ وقف نامہ باقاعدہ دستاویز کے ساتھ ادارہ اوقاف تبریز و تہران میں محفوظ ہے اور اسی صـ۷ سطر ۱۷ تا ۲۰ اور صـ۸ سطر ۱ تا ۵ پر موٹے حروف میں وقف نامہ کی عبارت تحریر ہے جس میں لکھا ہے کہ اس وقف سے علمائے راشدین سلسلہ شیخیہ کی کتابیں شائع ہوا کریں گی ۔ صـ۹ سطر ۲ تا ۴ میں یہ لکھا ہے کہ سلیمان خان افشار نے وقفنامہ میں یہ شرط رکھی تھی کہ اس وقف سے جو کتاب چھپے اس کا مصنف یکی از علمائے راشدین شیخیہ ہونا چاہیئے اور موضوع کتاب بھی شرح کلمات شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی ہونا چاہیئے اور اسی صـ۹ کے سطر ۵ تا ۸ پر یہ لکھا ہے کہ ہمیں ان اخوندوں یعنی شیخیہ احقاقیہ سے بھلائی کی کوئی توقع نہیں ہے ۔ انہوں نے رسالہ تجنبیہ میں خود یہ اقرار کیا ہے ۔ کہ وہ شیخی نہیں ہیں اور عوام افترا کے طور پر ان کو شیخی کہتے ہیں ۔ پھر اسی صـ۹ کے سطر ۹ تا ۱۸ میں وہ حوالجات نقل کئے ہیں جہاں جہاں شیخیہ احقاقیہ کویت نے شیخی ہونے سے انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ لوگ افترا کے طور پر ان کو شیخی کہتے ہیں ۔ اسی صـ۹ کے سطر ۱۹ تا ۲۰ اور صـ۱ کے سطر ۱ تا ۱۲ میں ادارہ اوقاف کے متولی سے مخاطب ہوتے ہوئے یہ درخواست کی گئی ہے کہ اب وہ خواہ ان اخوندوں یعنی رؤسائے شیخیہ احقاقیہ کویت کو سچا سمجھیں یا جھوٹا سمجھیں دونوں صورتوں میں وہ وقفنامہ کی شرائط کے مطابق موقوفات شیخیہ میں کسی قسم کا دخل دینے کا کوئی حق نہیں رکھتے اور ان کی کتابوں کا وقف شیخیہ سے چھپنا خلاف شرع ہے ۔ کیونکہ واقف نے یہ شرط کی ہے کہ کتاب کا لکھنے والا علمائے راشدین شیخیہ سے ہونا چاہیئے نہ کہ وہ اخوند جن کو لوگ افترا کے طور پر شیخی کہتے ہیں اور اس لقب سے ہمیشہ نفرت کا اظہار کرتے ہیں ۔ لیکن اگر کہیں لوگ ان کے گرد جمع ہو جائیں اور ان کو شیخی عالم کہنے لگیں تو فوراً شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی کے تمام علوم ان کے سینے میں پہنچ جاتے ہیں اور وہ ان بزرگوار کے کلمات کے مفسر اور شارح بن جاتے ہیں اور صـ۲ کے سطر ۷ تا ۱۳ پر یہ لکھا ہے کہ چونکہ سلیمان خان افشار اسی جماعت سے تعلق رکھتا تھا کہ جو اپنے شیخی ہونے اور شیخی کہلانے پر فخر کرتی ہے لہذا اسی وجہ سے اس نے اپنی تمام جائیداد اسی جمعیت شیخیہ کے نام وقف کر دی تھی کہ جس کا وہ خود بھی جزو تھا منجملہ انکے وہ دو کتابیں تھے جن کو اس نے ہمارے علمائے راشدین شیخیہ کی کتابوں

کے طبع کرانے کے لئے وقف کئے تھے پھر اسی ص۳۰ کی سطر ۱۴ تا ۲۲ پر یہ لکھا ہے کہ اس جمعیت شیخیہ کے مقابلہ میں **ایک نیا فرقہ** (یعنی شیخیہ احقاقیہ کا) اٹھ کھڑا ہوا ہے کہ اس وقت تبریز کے علاوہ ایران کے کسی اور شہر میں اسکا اور کوئی وجود نہیں ہے۔ یہ فرقہ قلیل بھی اپنے تابعین و متبوعین رکھتا ہے لیکن یہ اپنے تابعین کو تو شیخی سمجھتے ہیں اور متبوعین کو اصولی شیعہ کہتے ہیں، ہمارے شیخی کہلانے پر حسد کرنا ان کا شعار خصوصی ہے اور ان کا ہدف ہم پر اور ہمارے مشائخ پر تہمتیں لگانا، افترا پردازی کرنا اور بہتان جڑنا ہے۔ اس کے باوجود تابعین ان متبوعین کو افتراً شیخی کہتے ہیں لیکن متبوعین اپنی تمام تالیفات میں اس لقب بدون اصل کی اپنے حق میں نفی کرتے ہیں۔

قارئین محترم! شیخیہ احقاقیہ کویت کی مکاری کی کوئی حد ہے وہ اس وقت پر شیخی ہونے کی حیثیت سے تابعض ہیں اور شیعان پاکستان کو یہ کہتے کہ ہم شیخی نہیں ہیں۔ ہمیں یہ نا پسند نہیں ہے۔ قارئین کے ملاحظہ کے لئے شیخیہ رکنیہ کرمان کی کتاب شہاب ثاقب در رجم نواصب کے ٹائیٹل پیج اول و آخر اور ص۲ سالم تا صفحہ ۳۰ سالم کا عکس اگلے صفحات میں پیش خدمت ہے۔

این نشریه وقف مسلمانان
است خواهشمندیم آنرا
در دسترس دوستان و
آشنایان مسلمان خود
قرار داده متولی خوبی
باشید.

شهاب ثاقب

در

رجم نواصب

نشریه شماره ۱۰
از نشریات جمعیت شیخیه آذربایجان

چاپخانه مظاهری
خیابان اکباتان
تلفن ۸۹۵۶ - ۳

برای روشن شدن افکار عمومی یادآور میشویم که مدت مدیدی است بعضی از منافقین ودشمنان دوست‌نمابهتان وافترا گفتن بعلمای عظیم‌الشأن شیعه و تهمت‌زدن بدوستان آل محمد علیهم‌السلام را شغل شاغل بلکه شعار وهدف‌خود ساخته‌اند .

متقابلا جمعیت شیخیه آذربایجان تاکنون با انتشار نشریه‌های متنوع بنفی انتحال‌مبطلین وابطال اباطیل‌منحرفین بشرح زیر مبادرت ورزیده است :

۱ـ ضربة‌السکین در ابطال مقالة‌المنافقین منتشر در حبل‌المتین

۲ـ شاهد صادق درابطال اباطیل منظرة‌الدقایق

۳ـ بوارالنواصب دررد مفتریات احقاق‌الحق

٤ـ ازالة‌الغی دررد ترهات سفرنامه

۵ـ محرقة‌الصواعق در تکذیب مفتریات احقاق‌الحق و منظرة‌الدقایق

٦ـ الاصلاح در تکذیب بهتانها وافتراهای منهج‌الرشد

۷ـ اعاجیب‌الاکاذب در رداکاذیب نواصب

۸ـ اسکات‌النواعق دررد مفتریات مقدمه‌حجتیه

۹ـ سلاسل‌الحدید دررد اباطیل منافق عنید

۱۰ـ شهاب ثاقب دررجم نواصب

ان عادت‌العقرب‌عدنالها   وکانت‌النعل لها حاضره
قدعلمت عقرب واستیقنت   ان لالها دنیا ولاآخره

☆۲☆

تا فرقه‌نیم‌بندرا که در تبریز عزیزما تشکیل-
یافته نشناسید و مطلع نشوید که چگونـه تابعین
آنان افتراءً متبوعین خود را «شیخـی» مینامند
ولی متبوعین طبق گفتهٔ خودشان پیوسته ازاین نام
ولقبی که نسبت بایشان بدون اصل است اظهار
انزجار ونفرت نموده بهیچوجه حاضر نمیشوندزیر
بار این تهمت بروند !!!

وهمچنین متبوعین افتراءً بتابعین خودنام‌بدون
اصل « متشرع » مینهند ولی تابعین خـودرا از
«شیخیه» پنداشته ازاین نام‌گذاری و ماجراجوئی
منزجر ومتنفرند !!!

تاحالةً از اینجا رانده وازآنجا ماندهٔ آنانرا
خوب تصور نفرمـائید از مذهب وطریقـهٔ خـود
لذت نمیبرید .

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد و آله الطيبين الطاهرين ولعنة الله على اعدائهم وغاصبي حقوقهم و ناصبي شيعتهم ومنكري فضائلهم من الجن والانس من الاولين والآخرين الى يوم الدين

و بعداخيراً رسالهٔ بنام حجتيه ازمحل درآمد موقوفات مرحوم سليمانخان افشار بتوليت آقاى اصغر سليمانيان و باتصدى بعضى از آخوندهاى اسكو بچاپ رسيده كه بدروغ نسبت آنرا بمرحوم ميرزا محمدحسين حجة‌الاسلام داده‌اند.

درصورتيكه تأليف آنمرحوم منحصر باجوبهٔ مسائلى است بنام سئوالات قفقازيه كه درنقل متن آن نيز خيانت شده و دستبردهاى مخلى بعمل آمده‌است.

من جمله درصفحه ٤١ ازميان دو كلمهٔ (هستندو خلاصه) بيشتر از دوصفحه كه مربوط بفضائل شيعه بود انداخته‌اندچون رهبرشان منكر اغلب بديهيات عالم من جمله شيعه بوده چنانكه دراحقاق الحق صفحه ١٦٦ گويد:

چون شيعه چنانكه واردشده ازائمه كسى استكه عمل كند باوامر ايشان واجتناب كنداز آنچه نهى شده از آن ومنفك شود ازذنوب ومعاصى وخطايا وممكن نيست كه دردار رعيت چنين شخصى باشد.

پس ثابت شد كه شيعه انبياورسلند(۱) بااين انكار صريح

---

(۱) معلوم نيست بنا بتحقيق ! مؤلف احقاق الحق ! مصداق اينهمه احاديثيكه در فضائل شيعه يا خطاب بشيعه از رسول‌خدا وائمهٔ هدى (ص‌ع) شرفصدور يافته كيانند ؟

اگر انبياء ورسلند كه بعداً ميآيند بديهى است قائل

۴۵

چاره‌ای نداشتند جزاینکه این‌حدیث را که حضرت صادق علیه‌السلام فرموده :

خداوند شیعیان مارا رحمت کند که درراه ما بزحمت میافتندو مابجهة ایشان‌دچارزحمت‌نمیشویم شیعیان ماازماهستند وازفاضل‌طینت‌ما خلق شده‌اند وازنور ولایت ما سرشته شده‌اند ، ایشان خشنودند که ما ائمه آنها باشیم و ما هم مسروریم که ایشان شیعهٔ ما باشند . مصائب ما بایشان میرسد و آنهارا متأثر ساخته وبگریه میاندازد ، بامحزون‌شدن ما غمگین میشوند وبا مسرور شدن ما مشعوف‌میگردند مانیز با تألم ایشان متألم میشویم و باحوال ایشان آگاهیم .

آنها باماهستند وازمامفارقت نمیکنندماهم‌از ایشان‌مفارقت‌نمیکنیم‌تاآخر حدیث باشرح‌وبیانیکه‌مرحوم حجةالاسلام مرقوم فرموده از متن رساله تنقازیه ابداً اختیار اند چراکه این‌حدیث صراحتاً دلالت بروجود شیعه ازطبقه رعیت دارد که حضرت برغم انف منکرین بآنها رحمت میفرستد و مورد تفقد ومرحمت قرار میدهد وهمچنین درصفحه۳۹مطلب مرحوم حجةالاسلام را نفهمیده وآنرا ردکرده گویانشنیده

باین قول منکرخاتمیت پیغمبرمااست وهرکس منکرخاتمیت پیغمبر ماباشد کافراست واگرمقصود پیغمبران گذشته‌اندو حضرت‌سیدالشهداء علیه آلاف التحیة والثناء که‌فرموده :

ای شیعیان من هروقت آب گوارا میخورید یادی از

❁❁❁

که گفته‌اند :

ای مگس عرصه سیمرغ نه جولانگه توست .ودرصفحه
۸۵ ازشرح فوائدمرحوم‌شیخ‌احمداحسائی عبارتی نقل کرده و
چون‌اول‌فرمایش‌آن‌بزرگوار‌دلالت‌صریح‌داشت‌بربطلان‌نسبتی
که افتراءً در اواخر صفحه ۲۳ مقدمه حجتیه‌بشیخ اوحدداده
بود محض اثبات ادعاهای بی اساس و ترویج مسلك و مرام
فاسد خویش و اغوای طرفداران آن بزرگوار ، خیانت در
روایت کرده کلمات حساس عبارت را حذف کرده است‌ما
ترجمهٔ‌عین فرمایش آنحضرت راازهمان کتاب روایت‌میکنیم
تا سیه‌روی شود هر که‌دراوغش باشد .

دراواسط صفحه چهارم میفرماید :

آنان(علما)تحقیقات‌علوم‌خودشان‌را ازیکدیگر
اخذ مینمایند و‌من‌نمیروم از راهیکه آنان رفته‌اند
بلکه اخذ کرده‌ام تحقیقات‌هر آنچه‌را که دانسته‌ام‌از
ائمهٔ هدی علیهم‌السلام پس بکلمات من خطا
راه نمییابد زیرا که‌من هر آنچه در کتابهای‌خودم
نوشته‌ام از آل محمد (ص) است وایشان معصوم از
خطا و غفلت‌و‌زللند‌و‌هر که ازایشان‌اخذ کرده‌مخطی
نیست چراکه تابع معصوم است‌و‌تابع ازجهة‌تابعیت
خطا نمیکند و اینست تاویل آیهٔ‌مبارکه سیروا فیها

تشنگی متهم بکنید یعنی ای پیغمبرانیکه چندین هزار سال‌است
که‌مرده‌اید هروقت آب گوارا خوردید ویاغریبی را ملاقات
کردید یادی‌ازمابکنید .!!

مسلما؛خواسته‌است‌بااین سفسطه

• ٦٥

(لیالی وایاماً آمنین .)
بهر حال اگر از متن سئوالات قفقازیه که باین نحو زیرورو شده بگذریم بقیه بهتان وافترا وتهمت است بساحت مقدس شیخ اوحد وسید اجل اعلی الله مقامهما .
لذا ما دوستان ومنسوبین آن بزرگواران وظیفه شرعی و وجدانی واجتماعی خود میدانیم :
۱ - بمتولی محترم واداره محترمه اوقاف تذکر داده وخاطرشان بکنیم که علاوه براینکه مرتکب امر خلاف شرعی شده‌اند ، احساسات کلیه دوستداران و منتسبین شیخ اوحد شیخ احمد احسائی وسید اجل حاج سید کاظم رشتی را جریحه دار ساخته‌اند .
البته اگر این عمل خلاف که لجاجت با واقف و اشاعه اکاذیب وافتراء وبهتان گوئی بمؤمنین خالص وشیعیان خلص امیرالمؤمنین ولجن مال کردن بزرگان دین است بنحو شایسته جبران نشود مسئولیت وجدانی واخروی آن متوجه متولی موقوفات وکسانی است که راضی باین خلافکاری شده‌اند .
۲ - انزجار خودرا ازاین عمل خلاف شرع و مخالف وجدان ومنافی انسانیت بعالمیان اعلان بکنیم با وجود این باعده که چشم دارند ولی نمی بینند وگوش دارند اما نمیشنوند و دلهائی دارند سخت‌تر از سنگ وفهم نمیکنند کاری نداریم

خداوپیغمبر وامام وشیعه را انکار کند زیرا که امام علیه السلام میفرماید :
شیعه ما ازما مثل نور آفتاب است از آفتاب بازمیفرماید شیعه راشیعه گفتند چراکه ایشان ازشعاع نور ما خلق شده‌اند

روی سخن ما با اهل فهم و شعور و آنهائیست که از لفظ معنی را میفهمند، پس عرض میکنیم لاحول و لاقوة الا بالله.
مرحوم سلیمانخان افشار که مرد متقی و مؤمنی بوده که دین را امر جدی میدانسته همهٔ املاک وسیعهٔ خود در اوقف امور خیریه کرده و بموجب وصیتنامه ایکه رونوشت آن در پرونده‌های ادارات اوقاف تبریز و تهران ضبط است آنمرحوم تمام هستی خود را با عناوین مختلفه وقف شیخیه کرده و در مواردیکه اولاد خود را متولی امرقرار داده شرط کرده است که باید شیخی باشند و هرغیر شیخی را ولو اینکه از اولادش باشد از مداخله بامر موقوفات محروم ساخته است.
از جملهٔ خدمات برجسته‌ای که بعالم اسلام و فرهنگ و تنویر افکار عمومی و فراهم آوردن موجبات اتحاد و یگانگی میان مسلمین و تولید محبت و ایجاد صمیمیت بین مؤمنین کرده اینست که درآمد دو قریه از املاک مزبور را بطبع کتب مشایخ عظام شیخیه تخصیص داده است.
اینك عین عبارت محل حاجت از وقفنامهٔ مورد بحث:
«قریتین کوسه پری وسیل دوازده دانك وقف مخارج انطباع و چاپ زدن کتب حقه من تصانیف عالمین عاملین انجبین کاشفی اسرار ائمة الطاهرین المبرورین المرحومین جناب شیخ احمد احسائی و

حال انصاف دهو نظر کن که ائمهٔ تو که در هر عصری هستند نورانی میباشند یا ظلمانی؟ اگر نورانیند بشعاع و نور دارند یا نه؟ آیا میشود آفتاب تاریك و بی نور باشند؟ و حال آنکه نفس پیغمبری هستند که خداوند اورا سراج منیر و آفتاب

اشرف السادات الحاج سید کاظم رشتی اعلی الله مقامه و رفع الله درجته و وقف انطباع کتب احادیث ائمه اطهار علیهم السلام و سایر رسائل و مصنفات علمای راشدین از سلسله شیخیه علیه که در شرح کلمات شیخ و سید تصنیف شده باشد میباشد »

بموجب مداول صریح وقفنامه ضمن سه نوع کتاب مشمول این وقف است وبس :

۱ ـ تصانیف شیخ اوحد شیخ احمد احسائی

۲ ـ تصانیف سید اجل حاج سید کاظم رشتی

۳ ـ تصانیف علمای راشدین شیخیه بشرطیکه کتاب حدیث باشد و یا شرح کلمات شیخ اوحد و سید اجل باشد.

بدیهی است منظور مرحوم سلیمانخان از وقف مذکور این بود که ذکر اسامی آن دو بزرگوار و علمای راشدین از تلامذه ایشان و این نسبت «شیخیه» زیادتر بشود و مردم متذکر بشوند و قدر خدمت ایشان بردنیا معلوم شود و بکلی از اشتباه بیرون بیایند تا بکلی رفع اختلاف بشود و مردم بدانند و بفهمند که علمای راشدین شیخیه حاملین علوم آل محمد ند و کاشفین اسرار ائمه طاهرینند و معضلات و مشکلات قرآن و سنت پیغمبر شرح نمیشود مگر باعلم ایشان که حکمت آل محمد است آیا از انصاف است که از یك همچو محلی رسالهٔ نامبرده (حجتیه)

عالیجناب توصیف فرموده آیا با انکار شیعه دیگر فضلی برای ایشان میماند ؟! بلکه فضیلت ایشان شیعه است ، چرا که فضیلت را فضیلت گفتند بجهة آنکه کمالات فاضل از ذات است و در احادیث متواتره رسیده است که شیعه ایشان از فاضل طینت

چاپ شود با آن کیفیتی که شنیدی و حـال آنکه مرحوم سلیمانخان در وقفنامه شرط کرده‌است‌مصنف کتاب باید‌یکی ازعلمای راشدین شیخیه باشد وموضوع‌کتاب‌هم شرح کلمات شیخ مرحوم وسید مرحوم باشد .

ما توقع‌رشد از این آخوند ها نداریم با وجود این خودشان در صفحه ۸۵ حجتیه صراحتاًاقرار کرده‌اند که‌شیخی هم نیستند بلکه مردم عوام آنها را افتراءً شیخی میندارند و گفته‌اند :

« علمائیکه افتراءً بنام شیخیه نامیده‌میشوند در کلیه تألیفات‌وگفتارهایشان نام شیخی را که یك لقب بدون‌اصل است ازخویش نفی نموده‌اند و هیچیك این نام را جهة خود قبول نکرده‌اند ودرصفحه۸۸ گفته : اگر تمام کتب‌علمائیرا که افتراءً بنام شیخیه نامیده شده‌اند ورق‌بورق‌وسطر بسطر وکلمه بکلمه بگردند‌ومطالعه‌نمایند نامی از شیخیه ومسلك بازی پیدا نخواهند کرد وآن‌آخوندها در تمام تألیفاتشان خویش وتابعین خویش را اثناعشری‌مذهب‌ومتشرع‌نامیده‌اند و از این اختلافات و نام گذاریها اظهار انزجار و نفرت نموده‌اند »

آقای متولی محترم واداره محترمه اوقاف یابایداین این آخوندهارا راستگو بدانند ویا دروغگودرهردوصورت

ایشان خلق‌شده‌است چنانکه نور آفتاب فضل آفتاب وفاضل وجود آفتاب است پس‌شیعه‌ایشان شعاع‌وفضل وفاضل طینت ایشان‌است اگر امام بیفضیلت وبیفضل میشود بگو !!

باتشیع راست درنمی‌آید . پس‌وجود شیعه وجودشعاع

اینها شیخی نیستند وبموجب صریح مدلول وقفنامه حق دخالت درامور موقوفات شیخیه را ندارند وچاپ کردن کتاب ایشان ازدرآمد موقوفات مورد بحث برخلاف شرع است زیرا که واقف شرط کرده است که باید نویسندهٔ کتاب از علمای واشدبن شیخیه باشد نه آخوندهائیکه مردم افتراءً آنها را شیخی بنامند وآنها نیز نام شیخی رابزعم خود لقب بدون اصل بنداشته وازآن لقب دائماً اظهار انزجار ونفرت نموده وخلفاً عن سلف برعلیه آن درمبارزه باشند وبعلاوه که گفته است که اگر عده‌ای ازعوام دورکسی را بگیرند و افتراءً او را عالم ویا شیخی بنامند، فوراً تمام علوم شیخ اوحد و سید اجل بسینهٔ اوفرومیریزد؛ وآناً عارف بشرح وتفسیر کلمات آن بزرگواران میشود؛

ثانیاً اگر مرحوم سلیمانخان این دوازده دانگ ملک خودرا وقف میکرد که بساحت مقدس شیخ اوحد وسید اجل بهتان وافترا بگویند ومرام ومسلک وطریقهٔ ایشان را که طریقهٔ آل محمد است تسخر بکنند وبزرگان دین را لجن مال کنند وقلوب دوستداران ومنتسبین آن بزرگواران را جریحه دار بسازند شدیدتر وبالاتر ازاین نمیتوانستند بکنند که کرده‌اند همچنانکه درصفحه ۲۲ مقدمه حجتیه دوستداران ومنتسبین به شیخ اوحد وسید اجل رامتهم ساخته وچنین گفته :

است و وجود شعاع آفتاب کمال آفتاب و وصف آفتابی آفتاب است واگر نورنداشت بادیوار فرقی نداشت پس مقر بوجود شیعه مقر بکمال وفضل امام است ومنکر وجود شیعه منکر شعاع وفضل وکمال امام است وانکار فضل امام انکار

«این عده نیز دانسته و فهمیده محض اثبات ادعاهای»
«بی اساس و ترویج مسلك و مرام فاسد خویش و اغوای طرفداران»
«شیخ یکدسته عقاید باطل خودشان را که مخالف اصول و»
«ضروریات مذهب حقه جعفریه است بآن بزرگوار نسبت داده اند»
«درصورتیکه کلیهٔ کلمات و رسائل و کتب شیخ احسائی (ع)»
«از آن اباطیل منزه ومبرا است وخود شیخ در کتب و رسائل»
«خویش رد آن عقاید فاسد را نوشته است که ذیلا پاره از»
«آنها مجملا اشاره میشود (و آنچه اشاره کرده اینست) مرحوم»
«شیخ احسائی نه خود را رکن رابع میداند ونه برکن رابع»
«عقیده دارد در همه کتابها و رسائل و تالیفات وی یك کلمه»
«یك عبارت ، یك جمله ، یك رساله یافت نمیشود که بوی»
«رکن رابع از آن استشمام گردد هرکس ادعا کند که»
«میتواند از کتب و رسائل شیخ این معنی را استنباط نماید»
«ادعای محال و ممتنعی نموده است».
جواب: ما سستی جملات و بی معنی بودن عبارات سراپا دروغش ایرادی نمیگیریم چراکه :

~~کـ[illegible]~~

از کوزه همان برون تراود که دراوست

امام است چراکه امام بیفضل نمیشود . وعلاوه برانکار امام انکار رسول هم میشود زیرا آنکسیکه بیفضل را خلیفه و وصی خود کند خود او هم بیفضل و بی علم و حکمت خواهد بود و چنین کسی پیغمبر نیست و ~~این هم حقیقه~~ انکار خدا نیز میشود
همچنین

✡۴۰✡

شود زیرا مبدء اسلام وافتخار اسلام واساس اسلام ایشانند و توسعه اسلام وظهور آن باعث ظهور امر ایشان است وخواه ناخواه باید اینکار بشود وچاره بردار نیست .

بنابر این از منسوبین شیخ بزرگوار هم رایحهٔ طیبه آل محمد (ع) شنیده میشود نه بوی خلاف چرا که بولایتهم تمت الکلمه وعظمت النعمة وائتلفت الفرقه .

چون مرحوم سلیمانخان افشار از افراد همین جماعتی بوده که بشیخی بودن خودشان افتخار دارند واین نام مبارک را بشرحیکه گذشت مایه اتحاد و یگانگی میان مسلمین و مؤمنین میدانسته اینستکه تمام ما یملك خودرا وقف جمعیتی نموده که خودش ازافراد آن بوده منجمله دوقریه از املاك مزبوره را چنانکه شنیدی وقف بطبع رساندن کتب علمای راشدین ما کرده است .

در برابر این جمعیت فرقه‌ای تشکیل یافته که بغیراز شهرستان تبریز درهیچیك از نقاط ایران ذکری از آنها نیست حتی در شهرستان مراغه که مجاور شهرستان تبریز است کسی آنها را نمیشناسد این فرقه قلیل هم بنوبه خود تابعین و متبوعین دارد اما تابعین خودشانرا شیخی مینامند و متبوعین خودرا بالاسری واصولی میدانند چنانکه در کتابهایشان بآن تصریح کرده‌اند و شمارشان حسد بردن بشیخی بودن ما وهدفشان تهمت وافترا و بهتان گفتن بما وبمشایخ ماست با وجود این تابعین ، متبوعین را افتراءً شیخی مینامند ولی متبوعین درکلیه تألیفات وگفتارهایشان این لقب بدون اصل در حقشا را ازخویش نفی میکنند وقبول نمیکنند (حجتیه ص ۸۵)

۴۱

بلکه بنوبه خود ، خویش و تابعین خویش را افتراءً متشرع نامیده‌اند و مدعی شده‌اند که لفظ شیخی از زبان و قلم هیچیك از ایشان جاری نشده وازاین‌اختلافات ونام‌گذاریها اظهار انزجار ونفرت نموده‌اند (حجتیه‌ص۸۸)

ازاهل انصاف و فهم‌وشعور میپرسیم :

جمع کردن عده‌ای که خودشانرا شیخی مینداراند و ونام آنهارا متشرع گذاشتن‌وآنهارا تابعین خویش نامیدن، نام‌گذاری‌است ؟! یا انزجار ونفرت از نام‌گذاری ؟!

مسلك‌بازی وماجراجوئی‌وآب‌گل‌آلود کردن‌برای‌استثمار عوام وشق عصای مسلمین‌است؟!یا انزجار ونفرت ازاختلافات ومسلکبازیها ؟!

این نام‌گذاری بقدری مسخره شده‌است که هنوز بعداز نیم‌قرن نتوانسته‌اند این نام بدون اصل وفرع‌را باتباع‌خود بقبولانند !

گذشته از همه اینها پیغمبر ماصلی‌الله‌علیه‌وآله‌فرموده هرکس ازپیش خود چیزی بگوید ولو بسیار جزئی باشد حتی‌تا این اندازه که بسنك‌ریزه بگوید هسته خرما واین‌را دین خود قرار بدهد مشرك‌است در اینصورت این تابعین و متبوعین که یکدیگر راافتراءً بغیر نامیکه دارند مینامند از نظر شارع مقدس صلی‌الله‌علیه‌وآله چه اسمی میتوانند داشته باشند ؟!

آیا نویسنده حجتیه با نشر این‌قبیل سخنان‌بی‌اساس

شیخیہ احقاقیہ کویت کے کردار خلاصہ شہاب ثاقب میں پھیلے ہوئے صفحات سے

قارئین محترم! سابقہ عنوان کے تحت شیخیہ رکنیہ کرمان کے رسالے "شہاب ثاقب در رجم نواصب" مذکورہ اقتباسات سے شیخیہ احقاقیہ کویت کے کردار پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ یعنی دروغ گوئی۔ کذب بیانی۔ افتراپردازی۔ تہمتیں لگانا۔ ابہام جرثومتا شیخیہ احقاقیہ کویت کی ایک پختہ عادت ہے اور شیخیہ رکنیہ کرمان کے سامنے خود کو ہی اصلی شیخی کہنا اور شیعوں کے سامنے شیخی کہلانے سے مکرنا شیخیہ احقاقیہ کویت کا شعار خصوصی ہے اور اپنے بے اساس مدعا کو ثابت کرنے کے لئے اور اپنے فاسد مسلک کی ترویج کے لئے شیخ احمد احسائی کے انتہائی حساس بیانات کو چھپانا اور اپنے مدعا کے خلاف عبارتوں کو حذف کر دینا اور تحریف معنوی کے ساتھ ساتھ تحریف لفظی کے ذریعہ اپنے مطلب کو ثابت کرنا شیخیہ احقاقیہ کویت کا خصوصی کردار ہے مزید ثبوت کیلئے ہماری کتاب "پاکستان میں شیخیت" کا مطالعہ کریں جس سے شیخیہ احقاقیہ کویت کی پوری تصویر آپ کے سامنے آجائے گی۔

مذہب شیخیہ تاریخ کی روشنی میں

ہر مذہب یا فرقہ جس ملک میں پیدا ہوتا ہے۔ اس ملک کی تاریخ بھی اس مذہب یا فرقے کی پیدائش کے بارے میں اظہار حقیقت کا ایک مستند ذریعہ ہو سکتی ہے۔ مذہب قادیانی یا احمدیت یا مرزائیت، ہندو پاکستان کی پیداوار ہے۔ لہذا قادیانیت یا احمدیت یا مرزائیت کے بارے میں ہندو پاکستان کی تاریخ یا انسائیکلوپیڈیا وغیرہ بھی اس کے لئے صحیح معلومات فراہم کرتے ہیں۔ اور ہندو پاکستان کے مسلمان ہی یہ حقیقت آشکار کر سکتے ہیں کہ یہ ایک نیا مذہب ہے اور اس کی پیدائش کا سبب کیا ہے اور اب اس کے کتنے فرقے ہیں۔ لہذا مسلمانان پاکستان و ہند کا فیصلہ ہمارے سامنے ہے کہ وہ احمدیوں کو یا مرزائیوں کو اپنے سے جدا ایک علیحدہ مذہب قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ خلیفہ قادیان مرزا ناصر احمد کی یہ آواز ربوہ کی پہاڑیوں میں آج بھی گونج رہی ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اسلام سے خارج نہیں کر سکتی۔ ہم نبی اکرمؐ کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں۔ قرآن پر ہمارا ایمان ہے۔ اور ہماری فقہ

حق فقہ ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کسی نئے مذہب کے بارے میں خود اس مذہب کے کسی فرد کا دعویٰ حجت نہیں ہے خواہ وہ اس مذہب کا سربراہ ہی کیوں نہ ہو اور اگر حجت ہے تو پھر مرزا ناصر احمد کا یہ قول بھی حجت ہوگا۔ اور اگر حجت نہیں ہے تو پھر کسی دوسرے نئے مذہب کے کسی فرد کی پُرفریب باتیں بھی حجت نہیں ہو سکتیں خواہ وہ فرد اس نئے مذہب کا رئیس و سربراہ ہی کیوں نہ ہو بلکہ اصل حجت ان کی بات ہوگی جنہوں نے اسے اپنے عقائد سے بنیادی طور جدا ہو جانے کی وجہ سے علیحدہ مذہب قرار دیا ہے۔

اور کسی مذہب کا آگے چل کر کئی فرقوں میں بٹ جانا بھی خود اس بات کی دلیل ہے کہ وہ ایک مستقل اور نیا مذہب ہے۔

حق و باطل کی بحث سے قطع نظر اصول کے طور پر یوں سمجھئے کہ مثلاً اسلام ایک مستقل دین و مذہب ہے۔ یہ آگے چل کر دو مذاہب یا دو بزرگ فرقوں میں تقسیم ہو گیا۔ ایک شیعہ کہلاتے ہیں اور دوسرے سُنی۔ پھر شیعہ مذہب ایک مستقل مذہب ہے اور سُنی مذہب بھی ایک مستقل مذہب ہے اور یہ دونوں فرقے اور یہ دونوں مذہب آگے چل کر بہت سے فرقوں میں بٹ گئے۔ لہٰذا کسی مذہب کی اس طرح کئی فرقوں میں تقسیم خود اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ ایک مستقل مذہب ہے۔ اس مقام پر پھر عرض کئے دیتا ہوں کہ یہ باتیں صرف اصول کے طور پر بیان کی گئی ہیں، لہٰذا یہاں پر حق و باطل کی بحث نہیں ہے بس ہم کہتے ہیں کہ شیخی مذہب بھی ایک مستقل مذہب ہے جو ایران میں پیدا ہوا اور عراق میں پھلا پھولا اور کربلائے معلّیٰ وہ اولین مقام ہے جو سب سے پہلے کھلم کھلا طور پر شیخیت کا مرکز بنا اور جس پر وہ معرکہ کارزار گرم ہوا، جس کا تذکرہ کاظم رشتی خلیفہ اول شیخ احمد احسائی نے اپنی کتاب دلیل المتحیرین میں کیا ہے اور جس کا بیان ہم آگے چل کر قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے۔ اس مقام پر جو کچھ عرض کرنا ہے وہ صرف یہ ہے کہ کسی مذہب کا مختلف فرقوں میں بٹ جانا یقیناً اسکے ایک مستقل مذہب ہونے کی دلیل ہے اور اس ملک کی تاریخ ہی کشف حقیقت کرنے کیلئے اصل اتھارٹی ہے جہاں پر کہ وہ مذہب معرض وجود میں آیا۔ لہٰذا ہم اپنے قارئین کے ملاحظہ کے لئے کتاب "مدینۃ الحسین السلسلۃ الرابعہ" یعنی تاریخ کربلا تالیف السید محمد حسن الکلیتدار آل طعمہ طبع اول مطبع تموز کربلا المقدسہ کے صفحہ ۵۵، ۵۶، ۵۷ کی تحریر کا ترجمہ اور اصل عبارت کا عکس ہدیہ قارئین کرتے ہیں جس میں شیخی مذہب کے فرقوں کا بیان اس طور پر لکھا ہے۔

"مذہب شیخیہ" پانچ شاخوں میں تقسیم ہو گیا۔
نمبر۱ گوھریہ۔ (جو شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی کے شاگرد) مرزا حسن گو
کے پیرو ہیں اور اس کے پیرو آجکل اسکوئی (احقاقیہ کویت) ہیں جو آجتک اس فرقے کے
اعتقادات کو کربلا میں رواج دے رہے"
((آسکو تبریز کا ایک قصبہ ہے وہاں سے موسیٰ اسکوئی کے والد باقر اسکوئی عراق آئے اور
رشتی کے شاگردی اختیار کی اسی باقر اسکوئی کے فرزند۔ موسیٰ اسکوئی ہیں جنہوں نے احقا
اس مذہب کے عقائد پر تحریر کی۔ موسیٰ اسکوئی تک یہ حضرات اپنے وطن سابقہ کی وجہ سے
کہلاتے تھے جب باقر اسکوئی عراق آکر حسن گوہر کے درس میں شامل ہوا اور کچھ عرصہ کربلا
میں گزارا تو حائری کہلانے لگ گئے اور جب موسیٰ اسکوئی الحائری نے احقاق الحق تصنیف
کی ہے ان کی اولاد اسکوئی الحائری الاحقاقی کہلاتی ہے۔ موسیٰ اسکوئی کے بعد ان کا
مرزا علی الاسکوئی الحائری الاحقاقی اس فرقے کے رئیس ہوئے اور آجکل اس فرقے کے رئیس
موسیٰ اسکوئی کے دوسرے فرزند مرزا حسن الاسکوئی الحائری الاحقاقی ہیں اور یہ حضرات اب
احقاقی کہلاتے ہیں))
نمبر۲۔ الشفیعیہ۔ مرزا طاہر شفیعی الحکاک اصفہانی کے پیرو ہیں۔
نمبر۳۔ البابیہ:۔ سید علی محمد باب الشیرازی کے پیرو ہیں
نمبر۴۔ القرتیہ:۔ زرین تاج بنت علامہ محمد صالح برغانی کی لڑکی کے پیرو ہیں
کو سید کاظم رشتی نے قرۃ العین کا لقب دیا تھا اور جس کا دعویٰ تھا کہ وہ مظہر فاطمہ
نمبر۵ رکنیہ:۔ یہ محمد کریم خاں بن ابراہیم خان کرمانی کے پیرو ہیں، یہ سب کے سب حضرت
احمد احسائی کے جانشین قطب الاقطاب و نقطہ تحت بار بسملہ یعنی سید کاظم رشتی کے
کشفیہ سے برآمد ہوئے یہ سب کے سب روس اور یورپ کی استعماری قوتوں کے حلیف
اور ان کے آقا سید کاظم رشتی نے ان کو استعمار کا سبق سکھایا تھا کہ کس طرح سے!
سے اسلام کی شوکت کو منہدم کریں۔ لیکن افسوس یہی لوگ تھے جنہوں نے مشرقی ممالک
کو بیچ ڈالا اور اپنی چالوں سے مسلمانوں کی صفوں میں تفرقہ اور پھوٹ کا بیج بو دیا۔ ختم
ترجمہ تاریخ کربلا و المقدسہ کے صفحہ ۵۵ سطر ۱ تا ۸ و صفحہ ۵۶ سطر ۱ تا ۱۱ و صفحہ
۱ تا ۶ کا جس کی اصل عبارت کا عکس حسب ذیل ہے

الرابع فابتدعوا من هذه السفاسف الطريقة الخماسية الشركة - في دعواهم الباطلة في الربوبية والعياذ بالله - وهم امثال

(١) الشكوهيه اتباع الاخوند ملا حسين نوهر واتباعه الاسكوئيرن المروجون لنحلته حتى اليوم في كربلا

(٢) الشفيعية - اتباع مرزا طاهر شفيعي الحكاك الاصفهاني مؤسس هذه الطريقة في تركيا الذي قتل شرقته في استامبول(١)

(٣) البابيه - اتباع السيد على محمد رضا الشيرازي الملقب بالباب ومؤازريه ومساعديه الاخوند حسين بشرويه الملقب - بباب الباب - والاخوند محمد على المازندراني الملقب بـ«قدوس» كاتب وحي الباب ومن ذيول هذا المذهب البابية اشتقت البهائية اتباع جاسوس السفارة الروسية في طهران - حسين على - الملقب ببهاء الله -

(٤) القرتية - جماعة المرأة زرين تاج بنت العلامة البرغاني «محمد صالح» الذي لقبها السيد كاظم الرشتي : - قرة العين والتي ادعت بأنها هى مظهر - الزهراء فاطمة - فى كربلاء كما سنأتي على ذكرها -

(٥) الركنية - اتباع مرزا محمد كريم بن ابراهيم خان الكرماني هؤلاء تلامذة قصب الاقطاب والنخلة التي تعد بأ...

[illegible]

... - الكشفية - دنيا ... [illegible]

سيدهم الاستعمار كيف يهدموا معاولهم ... [illegible]

ولكن .. هيهات - وهم الذين باعوا ... [illegible]

... وغرسوا بذور التفرقة في صفوف الـ امة ... [illegible]

تیرہویں (۱۳) صدی ہجری میں نئے مذاہب کی پیدائش کے اسباب

تیرہویں (۱۳) صدی ہجری میں ہی ہندوپاکستان میں قادیانی یا مرزائی مذہب پیدا ہوا اور تیرہویں صدی ہجری میں ہی ایران وعراق میں شیخی مذہب پیدا ہوا۔ ہمیں مرزائی مذہب کے پیدا ہونے کے اصل اسباب بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر ملک کے باشندے وجوہات سے واقف ہوتے ہیں جن کی وجہ سے کوئی نیا مذہب ان کے ملک میں معرض وجود میں آیا ہوتا ہے لہذا پاکستان کے مسلمان مرزائیت کی پیدائش کی وجوہات سے اچھی طرح آگاہ ہیں لیکن مذہب شیخیہ چونکہ پاکستان کی پیداوار نہیں ہے لہذا یہاں کے مسلمان اس مذہب کے بارے میں کما حقہ واقف نہیں ہیں لہذا ہم شیخی مذہب کی پیدائش کے بارے میں خود اسکی جائے پیدائش یعنی عراق کی تاریخ کربلا و مقدمہ تالیف السید محمد الکلیدار آل طعمہ طبع اول طبع تمونہ کے صفحہ ۱۹۰۹ کے صرف اسکا ترجمہ معہ عکس ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔ اس تاریخ کے صفحہ ۱۹ پر لکھا ہے کہ :۔

" چونکہ مغرب کی استعماری حکومتیں ہندوستان کی تسخیر کرنے اور اس کی دولت و ثروت کو لوٹنے کی فکر میں تھیں لہذا انہوں نے اپنی طمع اور خواہشات کی تکمیل کے لیے بہت ہی زیادہ جدوجہد کی اور چونکہ عراق اور ایران دونوں کے دونوں مسلمان ممالک ہندوستان تک پہنچنے کی کلید تھے اور اس نکتہ نظر سے کہ یہ دونوں کی دونوں حکومتیں مجتہدین عظام اور علمائے دین کے نفوذ کے ماتحت تھیں لہذا استعماری قوتوں کے لئے اپنے مقاصد میں کامیاب ہونا اس بات پر موقوف تھا کہ ان علمائے اعلام اور مجتہدین عظام کے اثر و نفوذ کو ان ممالک میں ضعف پہنچایا جائے اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالکر فرقہ فرقہ کر دیا جائے اور ان میں فتنہ و فساد کا بیج بو دیا جائے لہذا [illegible] نے اپنی جدوجہد کو انتہا تک پہنچا دیا ...... "

چونکہ انگریز [illegible] جان لیا تھا کہ عرب مسلمان اپنے وطن کی محبت اور عقیدہ

اسلامی کے ساتھ کامل و مکمل طور پر مربوط ہیں لہذا ان کو خیانت کے لئے مطیع کرنا سہل اور آسان کام نہیں ہے اور نہ ہی ان سے جاسوسی کا کام لیا جا سکتا ہے لہذا ان میں پھوٹ ڈالے بغیر اور ان میں فتنہ و فساد پیدا کئے بغیر ممالک اسلامیہ عربیہ کو تسخیر کرنا ممکن نہیں ہے، خصوصاً کربلا و نجف جیسے مضبوط مراکز ہیں۔

اس بات کا ثبوت (غلارد استون) کے اس بیان سے بھی ملتا ہے جو اس نے برطانیہ کی پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر دیا تھا اور بلند آواز کے ساتھ اس نے یہ کہا تھا کہ جب تک مشرقی ممالک خصوصاً ممالک عربیہ عقیدہ اسلامی رکھتے ہیں اور ان سب کا رخ کعبۂ مقدسہ کی طرف ہے اور ان کا دستور و قانون قرآن ہے۔ اس وقت تک ان ممالک کو ہمارے لیے اپنی نوآبادی بنانا ناممکن ہے۔ لہذا ہمارے لئے ایسی تدابیر اختیار کرنا اور ایسی چال چلنا ناگزیر ہے کہ جس سے یہ وحدۃ مقدسہ پارہ پارہ ہو جائے اور اسلامی اتحاد کا شیرازہ بکھر جائے اور اسی طرح سے روس کے پیٹر اعظم الاکبر نے اپنے جانشینوں قیاصرۂ روس کو یہ کہتے ہوئے وصیت کی تھی کہ تمہارے ذمہ سب سے اہم کام یہ ہے کہ ہر چیز سے پہلے ہندوستان میں پہنچنے اور اس کے حصول کے طریقوں اور ذرائع کا اہتمام کرو اور اس طریق کی کلید ممالک اسلامیہ عراق و ایران کی تسخیر ہے۔ جو ان کو ان کے مقصود تک یعنی ہندوستان تک پہنچا دے گی۔ یہی وجہ تھی کہ قیاصرہ روس کی حکومت نے ان ممالک کی تسخیر و احتلال کی طرف خاص توجہ دی۔ جس کی طرف گینیاز دالگورکی نے اپنی رپورٹوں میں اشارہ کیا ہے۔ جس کا تذکرہ ہم آگے چل کر کریں گے کیونکہ اس نے یہ جان لیا تھا کہ ان دونوں ممالک اسلامیہ میں نئے مذاہب کی ایجاد سے ہی شعوب اسلامی کو زیر کیا جا سکتا ہے۔

تاریخ مدینۃ الحسین السلسلۃ الرابعۃ یعنی تاریخ کربلا تالیف السید محمد حسن الکلتید ار آل طعمہ طبع اول مطبع تموز کربلاء المقدسہ کے صفحہ ۱۰۹ سطر ۱ تا ۱۹ و صفحہ ۱۱۰ سطر ۱ تا ۱۵ کا عکس حسب ذیل ہے:۔

عندما فكرت الدول الاستعمارية الغربية باحتلال الهند وابتزاز ثرواتها. بذلت جهوداً جبارة في سبيل تحقيق أمانيها ومطامعها هذه، ولما كان العراق وإيران الدولتان المسلمتان هما مفتاح وصولها الى الهند. ونظراً لما كانت هاتان الدولتان

خاضعتين لنفوذ المجتهدين ورؤساء الدين الموكل اليوم رعاية المسلمين انذاك ... كانت الضالة المنشودة للاستعمار متوقفة على اضعاف نفوذ هؤلاء الاعلام والرؤساء وبث التفرقة وخلق البلبلة بين المسلمين ، وبذلت انكلترا وروسيا القيصرية قصارى جهودهما في هذا السبيل ، فغزت العتبات المقدسة ومدارسها العلمية بواسطة رجال الاستخبارات ، ووجهت عنايتها الخاصة للتغلغل في الاوساط الدينية ، وبدأت بارسال رقبائها وعيونها الى كربلاء للعمل على فتح ثغرة ينفذون بها الى الاوساط القيادية والزعامة الدينية وخلق الفتن والنعرات المذهبية وتفريق الصفوف ، لانهم ادركوا ان المسلم العربي مرتبط كل الارتباط بعقيدته الاسلامية العربية وحبه لوطنه ولم يكن سهل الانقياد للخيانة او القيام باعمال التجسس ، ولم يكن باستطاعتهم احتلال الاقطار الاسلامية والعربية الا بخلقهم واحداثهم الفتن لاسيما في المعاقل الحصينة (كربلاء والنجف) وما اقوال اللورد الانكليزي (غلارد استون) الذي وقف في مجلس العموم البريطاني ونادى باعلى صوته قائلا : طالما ان الامم الشرقية خاصة منها الأمة العربية تعتنق العقيدة الاسلامية وتتجه شطرها نحو الكعبة المقدسة ودستورها القرآن فاستعمار هذه الاقطار غير ممكن لنا فما علينا الا القيام بتمزيق عرى هذه الوحدة المقدسة » .

وكذلك وصية زميله الروسي (بطرس الاكبر) الى خلفائه قياصرة الروس الذين اوصاهم قائلاً : ـ « عليكم ان تهتموا قبل كل شيء بتأمين طريق الوصول الى الهند ومفتاح هذا الطريق هو احتلال الديار العراقية والايرانية التي توصلهم الى ضالتهم المنشودة (الهند)

ولذا وجهت الدولة القيصرية الروسية جل عنايتها لاحتلال وتسخير هذه الديار . كما اشار الى ذلك (كيناز كوركي) في تقاريره التي سنذكرها لانه وجد من الضروري اخضاع الشعوب الاسلامية العربية في هذين القطرين بايجاد مذاهب جديدة فيها ، لذلك كان يعتقد ان قيام الدولة القيصرية

آج کل پاکستان میں شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹ اور تنخواہ دار مزدور تاریخ مدینۃ الحسین کی مذکورہ عبارت کو چھپا کر جو خود ان کے پیرو مرشد شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی کے بارے میں ہے علامہ خالصی کے ساتھ چپکا رہے ہیں، حالانکہ علامہ خالصی کل گزرے ہیں جن کا انتقال ۱۹۶۳ء میں ہوا ہے جبکہ ہندوستان کو آزاد ہوئے ۲۰ سال گزر چکے تھے اور یہ عبارت اس وقت کی ہے جب انگریز ہندوستان کو غلام بنانے کی تدبیریں کر رہے تھے، سچ کہا ہے کسی نے

دروغ گو را حافظہ نباشد

اس سے شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کی عادت کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حقیقت کے طور پر جو بات ان کے شیخ کے لئے ثابت ہو وہ اس کو دوسروں پر تہمت کے طور پر مشہور کر کے اپنے شیخ کا دفاع کرتے ہیں۔ بہر حال .... کربلاء معلّٰے کی تاریخ مدینۃ الحسین کے مذکورہ اقتباس سے تیرھویں صدی ہجری میں نئے مذہب کی پیدائش کی وجوہات خوب اچھی طرح واضح ہو جاتی ہیں۔ اسی تاریخ کربلاء المقدسہ کے ص۲۳۴ پر یہی مورخ حرکات شیخیہ کے عنوان کے تحت جو کچھ لکھتا ہے وہ اس حقیقت پر مزید روشنی ڈال رہا ہے۔ ہم تاریخ کربلا المقدسہ کے ص۲۳۴، ص۲۳۵ کا ترجمہ بعینہٖ بلا تبصرہ ہدیہ قارئین کر رہے ہیں جو یہ ہے کہ:۔

"اس (سید کاظم رشتی جانشین شیخ احمد احسائی) کے جھنڈے تلے بہت سے لوگ ایسے جمع ہو گئے تھے جن کو استعمار کے ایجنٹ اور روسی اور انگریزی محکمہ جاسوسی کے مخبر کام میں لایا کرتے تھے۔ یہ جاسوس ایران میں روسی سفیر کینیاز دالگورکی ہی اپنا نام بدل کر شیخ عیسیٰ لنکرانی کے نام سے سید کاظم رشتی کے حلقہ درس میں شریک ہوا کرتا تھا اور انگریز جنرل جو

جعیفر علی خان کے مستعار نام کے ساتھ سید کاظم رشتی کی مجلس درس میں شریک ہوا کرتا تھا کی جماعت سے تعلق رکھتے تھے، یہ دونوں کے دونوں اسلامی بھیس میں اور اسلامی حیثیت میں سید کاظم رشتی کے درس میں جاسوسی کے لئے شریک ہوا کرتے تھے۔ کیونکہ دونوں کی دونوں استعماری قوتیں عراق و ایران کی اسلامی مملکتوں کو تسخیر کرنے اور ان کو زیر کرنے کی فکر میں تھیں تاکہ وہاں کی دولت کا استحصال کر سکیں۔ انہوں نے یہ معلوم کر لیا تھا کہ اہل بیت علیہم السلام کی محبت میں کشفیہ شیخیوں کے غالیانہ عقائد کی ترویج ان کے مقاصد کے حصول کا بہترین وسیلہ ثابت ہوگی۔ کیونکہ انہیں یہ معلوم ہوگیا تھا کہ ان دونوں ممالک یعنی ایران و عراق کے رہنے والے اہل بیت علیہم السلام کی محبت کرنے والے ہیں۔ پس یہ لوگ انکے عقائد کے راستے سے داخل ہوئے اور شیخیہ کشفیہ کے نبی و اہل بیت طاہرین کی محبت میں بیان کئے ہوئے غالیانہ اقوال کو رواج دینا شروع کر دیا جن کو کشفیہ شیخیہ نے خلق و رزق احیاء و اماتت میں اللہ کا شریک بنا دیا تھا (العیاذاً باللہ) اس کے بعد انہوں نے دوسرے لوگوں کو بھی ان صفات خالقیت و رزاقیت و احیاء و اماتت میں ان کا شریک بنا دیا اور اس کو رکن رابع کے نام سے موسوم کیا۔ پس استعمار کے ان ایجنٹوں نے اچھی طرح جان لیا تھا کہ وحدت اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنے اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے ان غالیانہ اقوال کی ترویج میں بہترین مادہ موجود ہے خاص طور پر مشاہد مشرفہ کربلا و نجف میں جہاں پر مجتہدین کا نفوذ تھا۔ مسلمانوں کے امور کی زمام کربلا و نجف کے ان مجتہدین کے ہاتھوں میں تھی لہذا ان مجتہدین کے نفوذ کو ضعف پہنچانے کے لئے شیخیہ کشفیہ کے غالیانہ عقائد کی ترویج پھوٹ ڈالنے کا بہترین ذریعہ تھی۔ وہ کربلا و نجف جس کو امامیہ اصولیہ مسلمانوں کا مضبوط قلعہ سمجھتے تھے اور آیہ کریمہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا اور حدیث شریف، حب الوطن من الایمان کو اپنی قوت کا وسیلہ سمجھتے تھے،،

تاریخ مذکور کے صـ۵۲ سطر ۴ تا ۱۸ و صـ۵۳ سطر ۱ تا ۹ کا عکس ہدیہ قارئین ہے۔

۱ وانضوى تحت رايته الكثيرون من البسطاء ممن غرر بهم مرتزقة الاستعمار ورجال دائرة الاستخبارات الروسية والانكليزية من جماعة السفير الروسي في ايران - كنياز دكوركي الذي كان يحضر مجالس درسه في كربلاء بهذا الاسم المستعار

في الشيخ عيسى اللنكرانى) (١) ـ والجنرال الانكليزي
المتقاعد ـ جعيفر عليخان (٢) الذى كانا متزيين بالزي
الاسلامى ومتخذين مجالس درس السيد كاظم وكرا للتجسس
لأن المستعمرين الذين فكروا بأحتلال البلدين الاسلاميين
العراق وايران ـ ليستنزفوا ثرواتهما ـ وجدوا ان احسن
الوسائل التى تمهد لهم الطريق للوصول الى غاياتهم هى
ترويج العقائد الكشفية المغالية في محبة اهل البيت لانهم
كانوا على علم مسبق بأن سكان هذين القطرين ـ العراق
ايران ـ من المحبين لأهل البيت فجاوزوهم من الناحية
العقائديه . فروجوا مقولات الكشفية فى محبة النبى واهل بيته
الطاهرين ، الذين جعلهم الكشفية شركاء لله و(العياذ بالله)
في خلقه ورزقه ولحياته واماتته ثم اشركوا معهم افراداً من
البشر الذى وصفوه بـ « الركن الرابع » فوجد رجال الاستعمار
في هذه الاقوال خير مادة خصبة لتمزيق عرى الوحده الاسلاميه
وتفريق الكلمة سيما في المشاهد المقدسة ـ كربلاء والنجف ـ
لانهما مركز المجتهدين الذين كان بيدهم زمام امور المسلمين
في المشاهد المقدسة كربلاء والنجف القلعتين الحصينتين للمسلمين
اللتين يعتبرهما الامامية الاصولية حصنهم المنيع . المستمدين
قوتهم من الآية الكريمة ـ واعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا ـ
وكذلك من الحديث الشريف ـ حب الوطن من الايمان ـ (١)

(١) مرتضى مدرس چهار دهي كتاب احمد الاحسائي

ہمیں تاریخ مذکور کے بیان پر اپنی طرف سے کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں ہے قارئین کرام
تاریخ کربلاء کے مذکورہ بیان کو بار بار پڑھیں اور اس پر اچھی طرح غور کریں۔
استعمار جو کچھ چاہتا تھا وہ ہو گیا۔ مجتہدین عظام اور شیعہ علماء اعلام، کربلاء و نجف
میں ان غالیانہ عقائد و افکار کو برداشت نہیں کر سکتے تھے، شیخیوں کے ان غالیانہ و مشرکانہ

کا فرانہ افکار کی ترویج کا جو ردعمل ہوا وہ بھی ہم اسی تاریخ کربلا والمقدسہ سے ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔ تاریخ مدینۃ الحسین کے ص۴۶ و ص۴۷ پر جو کچھ لکھا ہے وہ یہ ہے کہ

"اور یہ اجتماع جو صحن مقدس امام حسین علیہ السلام میں منعقد ہوا تھا۔ اس میں خلق کثیر جمع ہو گئی تھی۔ یہ اجتماع اوّل ماہ رجب ۱۲۴۸ھ میں اس طاعون کے چھوٹنے کے بعد ہوا تھا جو تمام شہروں میں پھوٹ پڑا تھا اور شیخ احمد احسائی کے اکثر شاگرد کربلائے معلیٰ سے بھاگ کر چلے گئے تھے اور عراق سے باہر (دوسرے ملکوں میں) اپنے **عقائد ضالہ** کی تبلیغ میں معروف تھے۔ اس اجتماع میں جتنے بھی شیعہ صاحب علم و فضل و کمال علمائے اعلام و مجتہدین عظام تھے۔ سب کے سب نے شرکت فرمائی جن میں مشاہیر علماء و مجتہدین نجف و کربلا مثل الشیخ حسن آل کاشف الغطاء اور شیخ محمد حسن صاحب جواہر الکلام شیخ محمد حسین صاحب کتاب فصول فی الاصول والفقہ و سید ابراہیم القزوینی الحائری، صاحب کتاب ضوابط الاصول اور آخوند ملا دربندی صاحب کتاب اسرار الشہادت اور سید محمد مہدی بن السید علی صاحب ریاض بھی شریک ہوئے، یہ سب کے سب شیعہ علماء اعلام و مجتہدین عظام، شیعہ امامیہ اصولیہ اثنا عشریہ کے رؤسا و مراجع عظام تھے۔ یہ سب کے سب اس سے پہلے متفقہ طور پر شیخ احمد احسائی کو کافر قرار دینے کا فتویٰ صادر کر چکے تھے۔ مذکورہ اجتماع میں ان علماء و مجتہدین عظام نے شیخ احمد احسائی کے جانشین سید کاظم رشتی سے جو فرقہ شیخیہ کا سربراہ و رئیس ہونے کی حیثیت سے فرقہ شیخیہ کے عقائد کی تبلیغ کیا کرتا تھا۔ اس کے غالیانہ، مشرکانہ عقائد کے بارے میں پوچھا تھا لیکن وہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ اس پر اسکو کہا گیا کہ وہ کربلائے معلیٰ سے کہیں چلا جائے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس اجتماع میں حاضر آنے والے کربلائے معلیٰ کے غضبناک لوگوں کے ہاتھوں قتل ہو جائے۔ جب سب کے سب متفقہ طور پر اس کو کافر قرار دے چکے تو سید ابراہیم قزوینی نے فرمایا کہ ان کو مہلت دے دو اور سردست اس کے اور اس کے مریدوں کے ساتھ قطع تعلق اور بائیکاٹ پر اکتفا کرو کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں جنگ کی آگ نہ بھڑک اُٹھے کیونکہ یہ اور اس کے مرید اس مقدس اور پُر امن شہر میں فتنہ فساد کی آگ بھڑکانے کے خواہاں ہیں۔ تاریخ کربلاء المقدسہ کی اصل عبارت کا عکس ص۴۶ سطر ۱۸ و ص۴۷ سالم نحو از سطر ۱ تا ۹ و ص۴۸ سطر نمبر ۱ تا ۸ ہدیہ قارئین ہے۔

وحضر هذا الاجتماع

الذى عقد فى الصحن الحسينى المطهر خلق كثير وكان عقد هذا الاجتماع في اليوم الاول في شهر رجب وبعد انحسار الطاعون الذى عم البلاد سنة (١٢٤٨) ه وكان يومئذ قد فر من كربلاء معظم تلامذة الاحسائى الى خارج العراق لنشر دعوتهم الضالة .(١) .

وقد حضر هذا الاجتماع كل من اصحاب الفضيلة العلماء المجتهدون امثال المغفورين لهم كل من الشيخ حسن ال كاشف الغطاء صاحب جواهر الكلام والشيخ محمد حسين صاحب كتاب الفصول فى اصول الفقه والسيد ابراهيم القزوينى الحائرى صاحب كتاب ضوابط الاصول والاخوند الدربندى صاحب كتاب اسرار الشهاده والسيد محمد مهدى بن السيد على صاحب الرياض.

وهؤلاء الاعلام من رؤساء الامامية الاصوليين هم الذين كانوا قد اصدروا من قبل الفتاوى بتكفير احمد الاحسائى «٢» ثم طرحوا على السيد كاظم اسئلة فأمتنع السيد الرشتى عن اجابتهم عليها وعند ذلك طلبوا منه الخروج من كربلاء لئلا يقتل بأيدى الجماهير الغاضبة من الكربلائيين الحاضرين في هذا الاجتماع - ولما اجمعوا على تكفيره نهض السيد ابراهيم القزوينى وطلب من الحاضرين ان يهملوه ويكتفوا بتحريم التعامل معه ومع مريديه - اذ انى اخشى ان تقوم له قائمة بفتواكم فالارجح اهمال شأنه والاعراض عن اتباعه لانهم طلاب الفتنة والبلبلة فى هذه المدينة المقدسة الامنة .

وبهذا الصدد كتب السيد كاظم فى كتابه دليل المتحيرين

مانصه : اذا حضر واحد منا يتفرقون ولا يقعدون واذا مروا علينا يتغامزون . واذا مروا بواحد منا لا يسلمون ويقصدون ضررنا بكل وجه ويرموننا بالعظائم من القبائح والشنائع . ولقد حاولوا قتلي مرات عديدة سراً وجهراً ۱۵۰) ــ

شیخیوں نے بہت سے بیخبر شیعاں پاکستان کو دھوکہ دینے میں ابلیس کو بھی مات دیدی ہے !

قارئین محترم تاریخ مدینۃ الحسین نے یہ واقعہ اوّل ماہ رجب ۱۲۴۸ھ میں واقع ہونا تحریر کیا ہے جبکہ خالصی و برقعی تو رہے ایک طرف ان کے باپ دادا کی ارواح بھی ابھی عالم ارواح میں ہی محو پرواز ہوں گی اور ان کے جسم کے اجزاء ترکیبی بھی ابھی عناصر اربعہ کے خزانوں میں محو خواب ہوں گے۔

لیکن شیخیوں کے جھوٹا پروپیگنڈا کرنے کی حد یہ ہے کہ انہوں نے پاکستان کے بہت سے بے خبر شیعوں کو یہ باور کرا دیا ہے کہ صرف خالصی و برقعی نے ہی اُن کے شیخ کے خلاف ایسا لکھا ہے اور پاکستان میں جس نے بھی ان کے شیخ کے خلاف لکھا ہے وہ صرف خالصی و برقعی سے ہی نقل کر کے لکھا ہے۔

قارئین کرام ! کربلائے معلیٰ میں شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی کے خلاف جو معرکہ کارزار گرم ہوا اُن میں سے آپ اُن شیعہ علماء اعلام و مجتہدین عظام کے ناموں کو اچھی طرح غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ اس زمانے میں شیعانِ حقہ جعفریہ اثناعشریہ کے بزرگ ترین علمائے اعلام و مجتہدین عظام شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی اور پیروان شیخ کو کافر قرار دینے اور ان کے افکار و نظریات کو باطل قرار دینے اور ان کا بائیکاٹ کرنے پر متفق تھے۔

اے شیعان پاکستان آپ تاریخ کربلا میں اپنے ان علماء اعلام و مجتہدین عظام کا نام اچھی غور سے پڑھیں اور بار بار پڑھیں اور دیکھیں کہ وہ سب حضرات مراجع تقلید شیعان جہان تھے اور یہ بھی دیکھیں کہ واقعہ تاریخ مدینۃ الحسین کی رُو سے اول ماہ رجب ۱۲۴۸ھ کا واقعہ ہے یعنی آج سے تقریباً ۱۵۰ سال سے بھی بہت پہلے کا جبکہ آپ کے بزرگ ترین شیعہ علماء اعلام

ومجتہدین عظام نے شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی اور پیروان شیخ کو ان کے باطل افکار، نظریات وعقائد باطلہ کی وجہ سے کافر قرار دیا اور اس کا بائیکاٹ کیا اور شیخ احمد احسائی کی پیروی کرنے والوں کا نام ان ہی بزرگ شیعہ علماء اعلام ومجتہدین عظام نے اسی طرح سے شیخیہ رکھا جس طرح پاکستان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی پیروی کرنے والوں کا نام مسلمانان پاکستان نے مرزائی رکھا۔

ہو سکتا ہے کوئی شیخی یہ کہے کہ ہم تاریخ کربلا کے مذکورہ بیان کو درست تسلیم نہیں کرتے لہذا ہم شیخیوں کے دونوں فرقوں کی مسلّم کتاب یعنی رئیس مذہب شیخیہ و جانشین شیخ احمد احسائی یعنی سید کاظم رشتی کی دلیل المتحیرین سے مذکورہ واقعہ کی تائید ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔

کاظم رشتی دلیل المتحیرین کے ص۶۶ سطر ۲ تا ۱۶ پر لکھتا ہے کہ:-

" پھر وہ سب کے سب ایک جگہ جمع ہو گئے اور ایک اجتماع منعقد کیا اور اول ماہ رجب بروز جمعہ ایک مجلس برپا کی اور اس اجتماع اور اس مجلس میں ایک خلق کثیر جمع ہو گئی جن کی تعداد ہزاروں تک پہنچی ہوئی تھی اور ان میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جو میری تصدیق کرتا اور کوئی بھی ایسا نہ تھا جو میرا ساتھی ہو۔ اس شدید مجلس میں مجھے حاضر کیا گیا اور یہ انتہائی سخت ترین دن تھا۔ وہ قوم ہر طرف سے دوڑی چلی آرہی تھی اور ان کے رؤسا (یعنی شیعہ علماء اعلام مجتہدین عظام) کی طرف سے ان کو پشت پناہی حاصل تھی اور اس وقت میں یکہ و تنہا تھا۔ پس اس مجلس میں سے ایک شخص نے مجھ سے مخاطب ہو کر قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی جس کا مطلب یہ ہے کہ رؤسائے قوم میرے لئے یہ مشورہ کر رہے ہیں کہ وہ مجھ کو قتل کر دیں، پس تو یہاں سے نکل کر بھاگ جا میں تجھکو نصیحت کرنے والوں میں سے ہوں۔ لیکن میرے لئے نکل کر بھاگ جانے کا امکان ہی نہیں تھا وہ قوم ہر مکان سے اور ہر سمت سے مجھے گھیرے ہوئے تھی، وہ اسلحہ کو چمکا رہے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کسی پیغمبر مبعوث کی طرف سے جہاد کیلئے میدان میں نکل آئے ہیں۔ "

دلیل المتحیرین ص۶۶ سطر ۲ تا ۱۶ کی اصل عبارت کا عکس حسب ذیل ہے۔

حضور السید فی المجالس بیانه مراد الشیخ

(ثم جمعوا واجتمعوا وجلسوا مجلساً يوم الجمعة اول جمعة من شهر رجب ، واجتمع فيه خلق كثير ، يبلغ عددهم الوفاً ، وما فيهم من يصدقني . واحضروني في ذلك المجلس الشديد . وانه ليوم عصيب وجاء القوم يسرعون من كل جانب . ولهم من رؤسائهم جواذب . وأنا اذ ذاك بينهم وحيد فريد ------)

فقال لي واحد منهم في ذلك المجلس : (ان الملاء يأتمرون بك ليقتلوك فاخرج اني لك من الناصحين ! وأنى لي والخروج وقد حف القوم بي من كل جانب ومكان شاكين بأسلحتهم . مشتملين بارديهم كأنهم اتو للجهاد بين يدي المبعوث من رب العباد) فلما استقر بنا وبهم

قارئین محترم دلیل المتحیرین میں کاظم رشتی کی اس تحریر نے تاریخ مدینۃ الحسین کے اول او رجب ۱۲۴۸ھ کے اس اجتماع کے بیان کی پوری پوری تصدیق کر دی ہے۔ اب اس ایذا کی حالت کا بیان بھی کاظم رشتی کی دلیل المتحیرین کے صفحہ ۸۵ سے سنیئے وہ لکھتے ہیں کہ:-

"جب ہم کسی مجلس میں جاتے تھے تو وہ یوں متفرق ہو جاتے تھے جیسے کسی بھیڑیئے نے بھیڑوں پر حملہ کر دیا ہو یا جیسے کہ ان پر بجلی گر پڑی ہو یا ان پر کوئی بلا نازل ہو گئی ہو۔ حالانکہ وہ کفار کے ساتھ ناصبیوں کے ساتھ، فاجروں کے ساتھ اور اہل فسق و فجور کے ساتھ بیٹھنے میں کوئی عیب نہیں سمجھتے تھے بلکہ وہ ان کے ساتھ بلا حیل و حجت کے معاشرت رکھتے تھے اور ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے اور جب ہم میں سے کوئی ان کے پاس چلا جاتا تھا تو اٹھ کر چل دیتے تھے اور جب وہ ہمارے پاس گزرتے تھے تو منہ پھیر کر چلتے تھے اور جب ان میں سے کوئی ہم میں سے کسی کے پاس سے گزرتا تھا تو سلام تک نہیں کرتا تھا اور جہاں تک ان سے ممکن ہو سکتا تھا ہر طرح سے ہمیں جان و مال میں نقصان پہنچانے کے درپے رہتے تھے اور قبیح سے قبیح اور بری سے بری باتوں کو ہماری طرف منسوب کرتے تھے اور وہ اپنے ساتھیوں

کو ہم پر افترا کرنے بہتان باندھنے اور جھوٹ بولنے تک کی اجازت دیتے تھے اور انہوں نے کئی مرتبہ ظاہر بظاہر اور پوشیدہ طور پر میرے قتل کی سازش بھی کی خدا نے اپنے فضل و کرم سے مجھے اُن سے بچائے رکھا، یہاں تک کہ میری اجل آ جائے"۔

کاظم رشتی کی دلیل المتحرین کے صفحہ ۸۵ سطر ۲ تا ۱۴ کی اصل عبارت کا عکس حسب ذیل ہے۔

فاذا حضرنا مجلساً هم فيه يتفرقون تفرق المعزى اذا [illegible] عليها الذئب ، او كان صاعقة نزلت عليهم ، أو بلية حلت بهم ، ولا يبالون بمجالسة الكفار والنصاب والفجار ، وأهل الفسق والفجور ، بل يجالسونهم ويخالطونهم بلا مبالاة ولا اكتراث ، واذا احضر واحد منا يتفرقون ولا يقعدون ، واذا مروا علينا يتغامزون ، واذا مروا بواحد منا لا يسلمون ، ويقصدون ضررنا بكل وجه يمكنهم في مال او عرض او نفس على حسب امكانهم وطاقتهم ، ويرموننا بالعظائم من القبائح والشنائع ؛ ويرخصون لأصحابهم بأن يفتروا علينا بالبهتان والكذب والزور . ولقد حاولوا قتلي مرات عديدة سراً وجهراً . والله سبحانه بفضله وكرمه يدفع عني . حتى يبلغ الكتاب اجله

کتاب مدینۃ الحسین یعنی تاریخ کربلا المقدسہ کے مذکورہ بیان اور دلیل المتحرین کی مذکورہ تحریروں سے ثابت ہو گیا کہ یہ واقعہ اول ماہ رجب ۱۲۳۹ھ کا ہے جب کہ خالصی و برقعی تو رہے ایک طرف ان کے باپ دادا بھی عالم وجود میں نہیں آئے تھے مگر شیخیوں نے بہت سے شیعان پاکستان کو دھوکا دینے میں ابلیس لعین کو بھی مات دیدی ہے اور شیعان پاکستان میں سے بہت سے افراد شیخیوں کے اس دھوکے میں آ گئے ہیں جیسے کہ ان کے شیخ کے خلاف جو کچھ بھی لکھا ہے وہ یا خالصی نے لکھا ہے یا برقعی نے لکھا ہے، لہٰذا شیخیوں کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے نہ صرف سادہ لوح، بیخبر اور کم علم شیعہ عوام دھوکہ کھا گئے ہیں بلکہ بعض اچھے بھلے صاحبان علم بھی اس میدان میں شیخیوں سے دھوکا کھا گئے ہیں۔ چنانچہ وہ بھی شیخیوں سے سننے سنانے کے طوطی کہنے لگ گئے ہیں جو شیخی کہتے ہیں ناریں ہم کہہ سکتے ہیں کہ جہاں شیخیوں کی

مکاری و عیاری و فریب کاری اور دھوکا دہی کی انتہا ہو گئی ہے وہاں اُن بے خبر شیعہ عوام کیساتھ ساتھ بعض صاحبانِ علم کے دھوکا کھا جانے کی بھی حد ہو گئی ہے جو شیخیوں کے دھوکے میں آکر وہ کچھ کہنے لگ گئے ہیں جو شیخی حضرات کہہ رہے ہیں لیکن ایک حقیقت کا متلاشی اور انصاف پسند قاری ذرا سی تحقیق سے جان لے گا کہ خود شیخ احمد احسائی کے سامنے اسکو مجمع عام میں حاضر کر کے بزرگ ترین شیعہ علمائے اعلام و مجتہدینِ عظام نے اس سے اس کی تحریروں کے خلاف سوال کر کے مجتہدین عادل کی گواہی کے ساتھ شیخ احمد احسائی کو کافر قرار دیا تھا۔ اور اس کی پیروی کرنے والوں کو انہیں صحیح العقیدہ قدیمی شیعوں نے شیخی کا لقب دیا تھا

جب صحیح العقیدہ قدیمی شیعوں نے پیروانِ شیخ کو شیخی کہا تو شیخیوں نے صحیح العقیدہ شیعوں کو کیا نام دیا؟

یہ بات پاکستان کے ہر باشندہ کو معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد کو ماننے والوں کو مرزائی کا نام مسلمانوں نے دیا ہے انہوں نے خود اپنے آپ کو مرزائی نہیں کہلوایا۔ لیکن میں مرزائیوں کی جوابی کارروائی کے طور پر مسلمانوں کا کوئی دوسرا نام نہ رکھنے پر تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ مسلمانوں نے نہ صرف ان کو مرزائی کا نام دیا بلکہ اعلانیہ طور پر ان کو کافر قرار دیا۔ ان کا غیر مسلم ہونا اسمبلی میں پاس کرایا۔ ان کو اقلیت قرار دلایا۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود، ہر چند کہ وہ یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں۔ خدا کو واحد و یکتا مانتے ہیں۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ کو نبی اور خاتم الانبیاء مانتے ہیں، قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کو خلیفۂ اول مانتے ہیں، حنفی فقہ پر عمل کرتے ہیں، لیکن مسلمانوں کی طرف سے کافر قرار دیئے جانے پر بھی اور مرزائی نام رکھنے پر بھی انہوں نے مسلمانوں کا کوئی دوسرا نام نہیں رکھا، خود مرزائی کہلواتے رہے مگر مسلمانوں کا ردِعمل کے طور پر بھی اور ضد میں بھی کوئی اور نام نہیں رکھا مگر شیخ احمد احسائی کے ماننے والوں نے شیخ احمد احسائی کو ایسا پیشوا ماننے کے باوجود جس کے ساتھ وہ قیامت کے دن اٹھنے کے خواہاں ہیں، محض اس بنا پر کہ شیعانِ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ نے ان کو شیخ احمد احسائی کی پیروی کی وجہ سے شیخی کا لقب یا نام دیا، اپنے مدمقابل شیعوں کو بلا وجہ اور بغیر کسی سبب کے اور نسبت کے نام پر نام اور لقب پر لقب دیتے چلے جا رہے ہیں اور تھکتے میں نہیں آتے۔ انہوں نے

سب سے پہلے شیعوں کو بالاسری کا لقب دیا ملاحظہ ہو کریم خان کرمانی کی کتاب "ہدایت الطالبین" اور کاظم رشتی کی دلیل المتحیرین اور مرزا علی الاحقاقی کی انتقاد علیٰ اعتراضات العاملی، لیکن جب بالاسری کا لقب کچھ زیادہ آگے نہ چل سکا تو پھر شیعوں کو قشری کا لقب دیا اور جب قشری کا لقب آگے نہ بڑھ سکا تو پھر مقصرین کہنا شروع کیا۔ ملاحظہ ہو مولانا محمد بشیر صاحب انصاری کی حقائق الوسائط جلد دوم اور جب مقصرین اور قشری کہکر بھی کلیجہ ٹھنڈا نہ ہوا تو پھر اس آدمی کی طرف شیعوں کو منسوب کیا جانے لگا جس نے بھی شیخیوں کے عقائد کے ردو ابطال میں کچھ لکھ دیا، اور شیخیوں نے یہ سمجھ لیا کہ اس کی ردو ابطال سے ان کا پول کھل جائے گا۔ لہذا صحیح العقیدہ شیعوں کو اسی ردو ابطال کرنے والوں کی طرف ہی منسوب کر کے پکارنے لگ گئے چنانچہ خالصیت کی شیعوں کی طرف نسبت شیخیوں کی اسی حکمت عملی کا شاہکار ہے۔ شیخی حضرات شیخ احمد احسائی کے عقائد کا ردو ابطال کرنے والوں کے خلاف ایک بدنام کرنے کا چکر چلاتے ہیں پھر اس پر جھوٹے الزامات لگا کر اسے بدنام کرتے ہیں اور پھر شیعوں کو اس کی طرف منسوب کر دیتے ہیں، غرض وہ نام پر نام رکھتے جا رہے ہیں مگر ہنوز ان کی تسلی نہیں ہوئی۔ اب ایک نیا نام ملاحظہ ہو، جب پاکستان میں شیخیت کا زور بڑھا اور ان کی کتابوں کا یہاں ایک سیلاب آگیا، تو ہم نے موجودہ دور کے مجتہدین عظام و مراجع تقلید شیعیان جہان سے ان کی کتابوں کے بارے میں استفتا کیا، چنانچہ ہمارے تمام مراجع عظام یعنی مراجع تقلید شیعیان جہان نے جو فتوے دیئے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کی کتابوں میں اسلام سے انحراف پایا جاتا ہے اور ان کی کتابوں کا خریدنا، بیچنا اور ان کے مطالب کی نشر و اشاعت کرنا حرام ہے اور لوگوں کی گمراہی کا سبب ہے۔

ہم نے ان فتاویٰ کا عکس اور ان کا علیحدہ علیحدہ ترجمہ اپنی کتاب "ایک پر اسرار جاسوسی کردار" میں شائع کر دیا ہے لیکن اس کتاب میں ہم ان تمام مراجع عظام کے صرف نام نامی اور اسم گرامی کا بیان ہی کافی سمجھتے ہیں۔

ان مراجع عظام و مجتہدین کرام کے اسمائے گرامی جن سے فتوے حاصل کئے گئے حسب ذیل ہیں:۔

(۱):۔ حجۃ الاسلام آیت اللہ العظمیٰ الامام آقائے السید روح اللہ الخمینی مدظلہ العالی۔

(۲):۔ حجۃ الاسلام آیت اللہ العظمیٰ الامام آقائے السید ابوالقاسم الخوئی مدظلہ العالی۔

(۳):۔ حجۃ الاسلام آیت اللہ العظمیٰ الامام آقائے السید عبداللہ الشیرازی مدظلہ العالی۔

(۴):۔ حجۃ الاسلام آیت اللہ العظمیٰ الامام آقائے السید محمد کاظم شریعتمدار مدظلہ العالی۔

(۵) :— حجۃ الاسلام آیت اللہ العظمیٰ الامام آقائے السید محمد باقر صدر مدظلہ العالی
(۶) :— حجۃ الاسلام آیت اللہ العظمیٰ آقائے السید الامام محمد رضا گلپایگانی مدظلہ العالی
(۷) :— حجۃ الاسلام آیت اللہ العظمیٰ آقائے سید شہاب الدین مرعشی نجفی مدظلہ العالی
(۸) :— حجۃ الاسلام آیت اللہ آقائے شیخ ناصر مکارم مدظلہ العالی۔
(۹) :— حجۃ الاسلام آیت اللہ آقائے السید عبد الاعلیٰ سبزواری مدظلہ العالی۔
(۱۰) :— حجۃ الاسلام آیت اللہ آقائے الشیخ محمد فاضل لنکرانی مدظلہ العالی۔
(۱۱) :— حجۃ الاسلام آیت اللہ آقائے الشیخ حسین نوری مدظلہ العالی۔
(۱۲) :— حجۃ الاسلام آیت اللہ آقائے السید نصر اللہ المستنبط مدظلہ العالی۔
(۱۳) :— حجۃ الاسلام آیت اللہ آقائے مرزا حسن البجنوردی مدظلہ العالی۔
(۱۴) :— حجۃ الاسلام آیت اللہ آقائے الشیخ محمد تقی آل صاحب جواہر الکلام مدظلہ العالی
(۱۵) :— حجۃ الاسلام آقائے شیخ عباس قوچانی مدظلہ العالی۔

لیکن جب مذکورہ مجتہدین عظام کے فتاویٰ تنبیہ شیعہ بر فتنہ شیخیہ کے نام سے ایک کی صورت میں شائع ہوئے، تو اس کے جواب میں شیخیوں کے دونوں گروہ حرکت میں آئے چنانچہ شیخی مبلغ ڈاکٹر کاظم علی رتنا نے اپنے رسالہ "جرس حق" میں نتیجۃ النتائج کے زیر عنوان صہ ۲۷ پر یوں تحریر کیا:-

" فتاویٰ داغنے والے علماء کا عقیدۂ شیعت ملاحظہ کیجئے، ایمان بالغیب کی منزل میں ان حضرات نے امامت کو اصول دین کے تیسرے درجے پر رکھا ہے، لیکن جب اقرار باللسان کی منزل آتی ہے تو اذان میں جو کہ ایک رکن فروعی ہے جناب امیر المومنین کا نام گرامی بھی لینا حرام قرار دیا جاتا ہے۔ یعنی تقیہ میں علی کو امام مان لیا جائے لیکن جب شہادت کی منزل آئے تو وہابیت کی تقلید میں" اشہد ان علیا ولی اللہ کہنا حرام ٹھہرا دیا جائے۔"

ملاحظہ کیجئے ہر ایک کی توضیح المسائل "

ختم ہوا بیان شیخی مبلغ کاظم علی رتنا کا جرس حق صہ ۲۷ سے۔ ہم نے فتویٰ دینے والوں کے اسمائے گرامی سابقہ سطور میں درج کر دیئے ہیں ان میں سے صرف پہلے چار حضرات دو مراجع تقلید

شیعان جہان اور مجتہدین عظام ہیں جن کی توضیحات مسائل پاکستان میں آئی ہوئی ہیں۔ کیا کسی کو اب بھی یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ شیخی مبلغ کی ان فتویٰ داغنے والوں سے کون مراد ہے۔ اس شیخی مبلغ نے دینی ضرورت کے نام سے جو رسالہ شائع کیا تھا۔ اس میں جو الفاظ اس نے مجتہدین عظام کی شان میں لکھے تھے ہماری غیرت اجازت نہیں دیتی کہ وہ الفاظ ہمارے بھی قلم سے سرزد ہوں۔ لیکن "محرس حق" میں اس نے جو کچھ لکھا ہے، موضوع کی مناسبت سے اس کو بھانا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ یہ شیخی مبلغ جن کو وہابی کہہ رہا ہے وہ اس کے اس فقرے سے عیاں ہے۔

"ملاحظہ کیجئے ہر ایک کی توضیح المسائل"...

شیخی مبلغ کا یہ فقرہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ وہ اس زمانے کے تمام شیعہ علمائے اعلام مجتہدین عظام و مراجع تقلید شیعان جہان کو جو صاحبان توضیح المسائل ہیں اور جن کی توضیحات مسائل پاکستان میں آئی ہوئی ہیں وہابیت کی تقلید کرنے والے یعنی وہابی کہہ رہا ہے۔ اس شیخی مبلغ نے ان مراجع عظام پر دو تہمتیں بھی لگائی ہیں یعنی یہ حضرات ولایت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب پر ایمان نہیں رکھتے صرف بطور تقیہ کے اقرار کر لیا ہے اور تقیہ کس سے کیا سنیوں سے تو یہ تقیہ نہیں کہلا سکتا البتہ یہ شیخیوں سے تقیہ کرتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے اقرار کیا اور دوسری تہمت یہ لگائی ہے کہ ان مراجع عظام نے اشہدان علیا ولی اللہ کہنا حرام قرار دیا ہے۔" اگرچہ ہمارے مراجع تقلید شیعان جہان میں سے کسی نے بھی اشہدان علیا ولی اللہ کہنا جزو اذان نہیں لکھا ہے مگر بقصد قربت کہنا خوب ہے۔ یہ سب نے لکھا ہے اور حرام کا تو ہمارے کسی مرجع تقلید کی توضیح المسائل میں جو پاکستان میں آئی ہوئی ہیں کوئی بیان ہی نہیں ہے۔ شیخی مبلغ نے یہ تہمت لگا کر شیعان پاکستان کو مراجع تقلید شیعان جہان سے متنفر کرنے کی کوشش کی ہے اور ان کو وہابی بتلا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ جس طرح شیخی حضرات ایران و عراق میں شیخی کے مقابلہ میں دوسرے شیعوں کو بالاسری کہتے تھے۔ اسی طرح پاکستان میں شیخی حضرات شیعہ عوام کو تو کجا مراجع تقلید شیعان جہان تک کو وہابی کہتے ہیں۔ کیونکہ بالاسری کی اصطلاح پاکستان میں غیر معروف تھی اور شیخی حضرات

خود کو شیعہ امامیہ اصولیہ کی ہی ایک قسم سمجھتے تھے اسلئے انہوں نے یہاں پر دو سرا
کا نام جو ان کے عقائد و افکار کے معتقد نہ ہوں وھابی رکھا ہے اور اس کی برا
کے ساتھ تشہیر کی ہے اور جب ایسے جلیل القدر مجتہدین عظام اور مراجع تقلید شیعان
شیخیوں کی اس نام گزاری سے نہ بچے تو اُن کے مقلدین کی تو حقیقت ہی کیا ہے

کیا پیروان شیخ کو شیخی کہنا تنابز بالالقاب ہے

اگرچہ شیخیہ رکنیہ کرمان خود کو شیخی کہلانے پر فخر کرتے ہیں۔ لیکن شیخیوں کی ا
جس کا مرکز آجکل کویت میں ہے شیخی نام رکھے جانے کو تنابز بالالقاب قرار دی
شیخیہ رکنیہ کے مقابلہ میں شیخ کا اصلی پیروکار اور واقعی اور حقیقی شاگرد خود کو ہی بتا
مگر شیعوں کے سامنے اسکو تنابز بالالقاب قرار دیتے ہیں۔ اور اسباب کا ثبوت
کویت شیخ کے افکار کی پیروی پر فخر کرتے ہیں لیکن شیعوں کے سامنے شیخی کہلا
بالالقاب کہتے ہیں۔ سابقہ اوراق میں گزر چکا ہے

آئیے دیکھتے ہیں کہ تنابز بالالقاب کسے کہتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ قرآن کریم میں
فرماتا ہے :۔

"ولا تنابزو بالالقاب" یعنی تم کسی قوم کا بُرا نام نہ رکھو
اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ آدمی جو کسی بزرگ کے افکار کا پیرو ہوتا ہے اور اس بزرگ کا
فخر بھی کرتا ہے اور اس بزرگ کے افکار و عقائد کی پیروی بھی کرتا ہے تو کیا اس بزرگ
اس شخص کی نسبت "تنابز بالالقاب" کہلائے گی۔ ہرگز نہیں، بلکہ اس کے برخلاف
یہ ہے کہ ہر آدمی جس کا پیرو ہوتا ہے وہ اس کی طرف منسوب ہونے پر فخر کرتا ہے
بُدھ کے افکار کی پیروی کرنے والے مہاتما بدھ کے افکار پر فخر کرتے ہیں۔ لہذ
ہیں اور اسکو اچھا نام سمجھتے ہیں۔ لہذا کسی ایسے شخص کو جو بدھ کے افکار کا پیرو
کہا جائے تو اس کو بُرا نام رکھنا نہیں کہا جا سکتا۔ ایسے ہی بلا شک شیخ احمد احسا
بھی کچھ نئے افکار و عقائد پیش کئے ہیں لہذا اُن کے افکار کی پیروی کرنے پر شیخیہ رکنیہ
پر فخر کرتے ہیں۔ پس شیخ کے افکار کی پیروی کرنے والوں کو شیخی کہنا ہرگز ہرگز تنابز
نہیں ہے۔ لیکن شیخیہ احقاقیہ کویت شیعان پاکستان کو دھوکہ دینے کے لئے مگر

بھاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ تنابز بالالقاب ہے کہ انہیں اصولیہ امامیہ شیعہ جعفریہ کی
بجائے شیخی کہا جانے درآنحالیکہ شیخ کے افکار کے اصلی پیرو وہ خود کو ہی قرار دیتے ہیں۔

کیا شیعان حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کو شیخیوں کی طرف سے دیئے ہوئے نام تنابز بالالقاب نہیں ہیں؟

سابقہ اوراق میں ثابت کیا جا چکا ہے کہ شیعوں کی طرف سے پیروان شیخ کو جو شیخی
لگیا ہے وہ ہرگز ہرگز تنابز بالالقاب نہیں ہے بلکہ شیخیوں کے نزدیک فی الحقیقت
نسبت لائق فخر اور موجب سعادت ہے۔

آئیے اب یہ دیکھتے ہیں کہ شیخیوں کی طرف سے شیعوں کو جو نام دیئے گئے ہیں کیا
اچھے نام ہیں؟ اور شیعہ کے لیئے ان ناموں کی نسبت کا کوئی جوڑ یا مناسبت ہے بھی
نہیں؟ اور کیا وہ نام تنابز بالالقاب نہیں ہیں۔ شیعوں نے شیخیوں کو شیخ کی پیروی کی نسبت
سے صرف ایک ہی نام دیا ہے جو بالکل صحیح اور عین موزوں و مناسب ہے لیکن شیخیوں نے
شیعہ حقہ کو اپنے مقابلہ میں صرف ایک ہی نام نہیں دیا بلکہ کسی مناسبت کے بغیر تنزو شنا دن
سے آجتک شیعہ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کو لقب پر لقب پر خطاب اور نام پر نام دیتے
چلے آرہے ہیں اور اس نام گزاری کے لئے کسی طرح تھکنے میں ہی نہیں آرہے۔ آئیے ملاحظہ
کیجئے کہ شیخیوں نے شیعہ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کو آجتک کیا کیا نام دیئے ہیں؟

سب سے پہلے شیخ کے افکار و عقائد کا رد و ابطال کرنے والے شیعہ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ
کا نام انہوں نے بالاسری رکھا، پھر دوسرا نام قشری رکھا، پھر تیسرا نام مقصرین رکھا پھر چوتھے
نمبر پر ناصبیت کا نام اچھالا اور اب آخری نام شیخیوں کی طرف سے شیعان حقہ جعفریہ اثنا عشریہ
کو وہابی دیا گیا ہے۔

آئیے اب یہ دیکھتے ہیں کہ کیا شیخیوں نے شیعوں کو جو نام و القاب دیئے کیا وہ اچھے
نام ہیں یا تنابز بالالقاب ہیں۔ پہلا نام بالاسری ہے۔ اس نام کے رکھنے کی وجہ تسمیہ
سابقہ اوراق میں رؤسائے شیخیہ کی زبانی بیان ہو چکی ہے کہ ہر وہ آدمی جو شیخ کے افکار کی
رد کرتا ہے وہ ان لوگوں کی پیروی کرتا ہے جنہوں سب سے پہلے شیخ کے افکار و عقائد کا ابطال

کا رد و ابطال کیا اور چونکہ وہ کربلائے معلیٰ میں روضۂ مطہر امام حسین علیہ السلام کے اندر سرا...
جانب واقع رواق مطہر میں نماز پڑھتے اور پڑھاتے تھے لہٰذا شیخیوں نے ان کو بالاسری کہا۔
کربلائے معلیٰ میں شیخ کے افکار و نظریات، عقائدِ باطلہ کی رد و ابطال کے بعد اور شیخ کی...
کے بعد دو ہی قسم کے آدمی تھے: ایک وہ جو کہ شیخ کے افکار کی پیروی کرنے والے تھے اور...
وہ جو شیخ کے افکار کو باطل قرار دینے والے تھے۔ شیخ کے افکار کی پیروی کرنے والوں کو...
شیعوں نے شیخ کے افکار کی پیروی کرنے کی وجہ سے شیخی کہا اور شیخیوں نے دوسرے شیعوں کو...
شیخ کے عقائد و افکار کے مخالف تھے بالاسری کہا۔

شیخیوں کی منطق بھی عجیب ہے باطل عقائد ہر حال میں باطل ہیں اور قیامت تک...
صحیح العقیدہ شیعہ اثنا عشری ان کو دیکھے گا انکار و ابطال کرے گا۔ اس کا یہ مطلب کی...
ہو سکتا ہے کہ وہ انکا پیرو ہے۔ جنہوں نے سب سے پہلے شیخ کے افکار کا رد کیا؟ وہ...
انکا پیرو ہے جنہوں نے اس کو عقائدِ حقہ سے روشناس کرایا اور وہ آئمہ اطہار ہیں لیکن...
عقائد کا رد و ابطال کرنے والا فی الحقیقت شیعہ امامیہ ہے اور شیخ کے افکار کی پیروی کر...
والا شیخی ہے۔ بہرحال اس سے ثابت ہوا کہ شیخیوں نے صرف اپنے نام رکھنے کے مقابلہ...
شیعانِ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کا یہ نام رکھا ہے جس کی اصل صرف یہ بنتی ہے کہ...
بھی شیخ کے افکار و عقائدِ باطلہ کی رد کرے اس کو وہ بالاسری کہیں گے، یعنی شیخیوں کا...
مثبت ہے اور شیعہ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کا نام بالاسری منفی طور پر شیخی کے مقابلہ میں...
گیا ہے پس یہ نام ہر صورت میں تنابز بالالقاب ہے اور شیخیوں کی طرف سے کھسیانی بلی کھمبا
نوچے کے مصداق ہے۔ صرف اپنی جھینپ مٹانے کے لئے اور یہ ظاہر کرنے کے لئے
کہ شیعہ تو ہم بھی ہیں البتہ ہم شیخی شیعہ ہیں اور دوسرے بالاسری شیعہ ہیں۔
شیخیوں کی طرف سے شیعانِ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کے لئے کوئی نہ کوئی نام تجویز کرنا انتہائی
ضروری تھا چاہے وہ تیلی رے تیلی تیرے سر پہ کولہو کے مصداق ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اگر وہ
کہلاتے رہتے اور دوسرے باقی ماندہ شیعہ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ اپنے اصل نام کے ساتھ
ہی کہلاتے رہتے تو پھر شیعہ کے مقابلہ میں شیخی قسیماً ... ہو جاتا یعنی شیعوں سے الگ
اور علیحدہ مذہب۔ شیخی حضرات اپنی فطانت، چالاکی، مکاری، عیاری اور فریب کاری ...
بھر کے سارے چالاکوں، مکاروں، عیاروں اور فریب کاروں سے بازی لے گئے ہیں۔

ہندو پاکستان میں قادیانی مرزائیوں نے تاویل توجیہ میں تو شیخیوں سے سبق لے کر میدان مار لیا ہے لیکن شیخیوں کی یہ چالاکی و مکاری و عیاری اُن کے ذہن میں نہیں آئی ورنہ جس وقت مسلمانوں نے ان کو قادیانی کہا تھا، وہ مقابلہ میں ان کو گوروا ہوری کہہ دیتے اور جس وقت انہوں نے ان کو مرزائی کہا تھا تو وہ ان کو بازار میں بھی نماز پڑھ لینے کی وجہ سے بازاری کہہ دیتے تو معاملہ برعکس ہو جاتا یعنی پھر وہ یوں کہہ سکتے تھے کہ ہم قادیانی سُنی ہیں اور وہ بازاری سُنی۔

مگر اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ یہ سبق ان کے کام نہیں آسکتا لہٰذا اب سُنی مسلمان، سُنی مسلمان ہی ہیں اور مرزائی، مرزائی ہی ہیں۔

لیکن رؤسائے شیخیہ نے انتہائی چالاکی سے اس مقصد کو حاصل کیا اور شیعان حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کا بھی تیلی رے تیلی تیرے سر پر کولہو کے مصداق ایک نام تجویز کیا تاکہ وہ قسیماً لہم کی بجائے قسیماً لہم کہلائیں۔ ثبوت کیلئے مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کے برادر بزرگ مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کی کتاب "الاستعداد علی اعتراضات العامل" کی عبارت کا عکس سابق اوراق میں ملاحظہ کریں۔ پس شیخیوں کی طرف سے شیعوں کو دیا ہوا یہ نام شیخیوں کی چالاکی و مکاری و عیاری و فریب کاری کا آئینہ دار ہے اور ہر صورت میں تنابز بالالقاب ہے۔ دوسرا نام قشری ہے اور قشر چھلکے کو کہتے ہیں۔ چونکہ بالاسری کا نام ایسا نہیں تھا جو زیادہ دیر چل سکتا۔ دوسرے اس نام میں کوئی خاص وجہ منافرت بھی موجود نہیں تھی لہٰذا شیخی حضرات شیعوں کے لئے نئے سے نیا نام دینے کی تلاش میں رہے چونکہ شیعہ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ، نصیریوں کو غالیوں کو اور مفوضہ کو مشرک و کافر کہتے ہیں؛ اور نصیریہ و غالیہ و مفوضہ خود کو شیعوں کے مقابل لُبّی اور باطنی کہتے تھے اور اپنے مقابل کے شیعوں کو قشری کہتے تھے۔ شیخ احمد احسائی نے جب ان ہی کے افکار کو جو نصیریہ و غالیہ و مفوضہ بیان کر رہے تھے، انئے لباس میں ملبوس کر کے پیش کیا تو شیعوں نے شیخ احمد احسائی کے ان افکار کو بھی رد کر دیا اور انہیں کافر اعقائد و افکار کو نئے لباس میں پیش کرنے کی بنا پر شیخ کو کافر قرار دے دیا تو شیخیوں نے بھی اس پرانی اصطلاح کو اختیار کر لیا جو نصیریہ غالیہ و مفوضہ شیعوں کو کہتے چلے آرہے تھے یعنی خود کو لُبّی اور باطنی کہنا شروع کر دیا اور شیعوں کو قشری یعنی چھلکا یا ظاہر۔ جیسا کہ مولانا محمد بشیر انصاری کے مکتوب شائع شدہ گلدستہ مودت سے ثابت ہے کہ انہوں نے ہمارے علمائے اعلام و مجتہدین عظام و مراجع

تقلید شیعان جہان کو قشری کہا ہے اور علمائے شریعت ظاہر کو کہا ہے اور شیخ احمد احسائی اور ان کے ماننے والوں یعنی شیخیوں کو شریعت باطنی کا حامل قرار دیا ہے اور مولانا محمد بشیر صاحب انصاری خود کو فخر کے ساتھ اسی شریعت باطنی کا پابند اور اسی مکتب کا ایک فرد قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو مولانا محمد بشیر صاحب انصاری کے مکتوب کا عکس شائع شدہ "گلدستہ مودت" جس کو ہم نے بھی اپنی کتاب "ایک پُراسرار جاسوسی کردار" میں شائع کر دیا ہے۔

پس شیخیوں کے نزدیک ہمارے علمائے اعلام بھی قشری ہمارے مجتہدین عظام بھی قشری اور مراجع تقلید شیعان جہاں بھی قشری اور شیعہ عوام بھی قشری یعنی چھلکا ہیں اور ظاہر شریعت کے پابند ہیں اور تمام پیروان شیخ احمد احسائی لُبّ یعنی مغز ہیں اور شریعت باطنی کے پابند ہیں جو شیخ احمد احسائی اور رؤسائے شیخیہ نے پیش کی ہے۔ معلوم نہیں شیعان حقہ جعفریہ اثنا عشری اس نام قشری کو پسند کرتے ہیں یا نہیں یا قشری کہلانا تنابز بالالقاب سمجھتے ہیں یا نہیں، لیکن جہاں تک ہمارا تعلق ہے۔ ہم اپنے لئے کیا بیان کریں ہم نے تو کاظم رشتی کے بیان اور دوسرے رؤسائے شیخیہ کے بیان پڑھ کر یہ سمجھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے جو کچھ بیان کیا وہ قشر شریعت تھا اور آئمہ اطہار نے بھی جو کچھ بیان کیا وہ قشر شریعت تھا۔ اور اب شیخ احمد احسائی اور رؤسائے شیخیہ نے آ کر شریعت باطنی کا اظہار کیا ہے تو جو حضرات پیغمبر اسلام کو قشری سمجھتے ہوں آئمہ معصومین علیہم السلام کو قشری سمجھتے ہوں علمائے متقدمین شیعہ کو قشری سمجھتے ہوں، مراجع تقلید شیعان جہاں کو قشری سمجھتے ہوں۔ تمام مجتہدین عظام کو قشری سمجھتے ہوں اور کُل شیعہ علمائے اعلام کو قشری کہتے ہوں تو پھر ہماری توہین ہی کیا ہے لیکن بہر حال تنابز بالالقاب ہی کہلائے گا۔

تیسرا نام مقصرین ہے۔ شیعہ اصطلاح کے مطابق مقصر صرف اسکو کہتے ہیں جو آئمہ اطہار علیہم السلام کو بعد از پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سب سے افضل نہ سمجھے بلکہ کسی اور کو اُن پر فضیلت دے اور یقیناً شیعہ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کا یہی عقیدہ ہے۔ شیخی حضرات اب تک شیعان حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کو دو نام دے چکے تھے ایک بالاسری اور دوسرے قشری لیکن یہ دونوں نام شہرت عام اختیار نہ کر سکے کیونکہ عوام

کے نزدیک ان دونوں ناموں میں کوئی وجہ منافرت موجود نہیں تھی۔ دوسرے یہ نام عوام کے لئے غیر مانوس تھے لہٰذا شیخی حضرات کی شیعہ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کو یہ دو نام دے کر بھی تسلی نہ ہوئی اور وہ نئے سے نیا نام تلاش کرنے کی فکر میں رہے جو عوام کے لئے شیعانِ حقہ کے خلاف وجہ منافرت بن سکے۔ ہندوستان کی تقسیم کے بعد اور پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد شیعانِ پاکستان کے لئے سب سے زیادہ بدبختی کی بات یہ ہوئی کہ شیعانِ پاکستان کا تعلق شیعوں کے علمی مرکز لکھنؤ سے منقطع ہو گیا اور پاکستان کے تمام وہ شیعہ جو لکھنؤ سے وابستگی کی وجہ سے علمی فیوض حاصل کر سکتے تھے یکسر محروم ہو گئے اور اگر شیعانِ پاکستان اس لفظ کا بُرا نہ منائیں تو یوں کہنے کو دل چاہتا ہے کہ شیعانِ پاکستان علمی میدان میں یتیم ہو گئے، منبر یتیم ہو گیا، مجالس یتیم ہو گئیں، محافل یتیم ہو گئیں، یعنی پاکستان میں سٹیج حسینی یتیم ہو گیا۔ عزاداری امام حسین علیہ السلام شیعوں کے نزدیک ان کی رگِ حیات کی حیثیت رکھتی ہے۔ عزاداری کے لئے شیعانِ پاکستان کا شغف مثالی ہے۔ عزادارانِ حسین انتہائی خلوص کے ساتھ عزائے امام مظلوم کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ لیکن امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کرنے والوں سے معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ ان عزاداروں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو خود فضائل و مصائبِ آلِ اطہار کا علم اپنے مراکزِ علمی سے حاصل کر کے خود بیان کرتا ہو۔ الا ماشاء اللہ

لہٰذا سٹیج حسینی یتیم تھا اور عزاداری امام مظلوم برپا کرنے والوں کو ذاکرین و واعظین کی ضرورت تھی۔ شیعانِ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ پاکستان کے بے خبر اور کم علم مخلص شیعہ عوام کو ورغلانے کے لئے اس سے بہتر میدان شیخیوں کو نصیب نہیں ہو سکتا تھا۔ لہٰذا انہوں نے سٹیج حسینی پر قبضہ کر لیا اور شیعانِ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کے صحیح عقائد کے ساتھ ملا ملا کر، ایک ایک کر کے بتدریج شیخ احمد احسائی کے افکار و نظریاتِ باطلہ کو فضائل کے رنگ میں بیان کرنا شروع کر دیا اور بھولے بھالے، بے خبر اور کم علم شیعہ عوام اُن کو فضائل سمجھ کر اپناتے رہے۔

لیکن شیعہ علماء نے جب ان کی روش کو دیکھا تو ان افکار و عقائد کے بیان کے خلاف انہوں نے شدید احتجاج کیا اور ان کے خلافِ شیعیت و اسلام عقائد و افکار کے بیان کو فضائل ماننے سے انکار کر دیا۔ یہ موقع شیخیوں کے لئے بہترین موقع تھا۔

وہ پاکستان کے بہت سے بھولے بھالے اور بے خبر اور کم علم شیعہ عوام کے ذہنوں میں اپنے بہت سے افکار و نظریات مسلسل بیان کرتے کرتے فضائل کے نام سے بٹھا چکے تھے لہذا انہوں نے شیعہ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کے اُن علما کو جنہوں نے پاکستان میں ان خلاف شیعت و اسلام افکار و نظریات کے خلاف احتجاج کیا تھا مقصرین کہنا شروع کر دیا۔ درآنحالیکہ اس سے پہلے نصیری، غالیہ اور مفوضہ تمام شیعہ علمائے اعلام و مجتہدین عظام کو اپنے مقابلہ میں مقصرین ہی کہا کرتے تھے چونکہ شیخی حضرات بھی انہیں افکار کو نئے لباس میں پیش کر رہے تھے لہذا انہوں نے بھی نصیریہ و غالیہ و مفوضہ کی پیروی میں شیعان حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کو مقصرین کے نام سے پکارنا شروع کر دیا۔ پاکستان میں شیخیوں کے ان باطل و فاسد و کاسد افکار و عقائد کردہ فضائل آل اطہار کے نام سے بیان کر رہے تھے۔ جن جن حضرات نے للکارا، ان میں مولانا حسین بخش صاحب جاڑا کا نام نامی بھی شامل ہے۔ مولانا حسین بخش جاڑا صاحب نے اپنی کتابوں "تفسیر انوار النجف" میں اور "لمعۃ الانوار" میں ان کی اچھی طرح خبر لی ہے اور عام فہم الفاظ میں ان عقائد و افکار باطلہ میں سے اکثر کا رد و ابطال پیش کیا جو شیخی حضرات منبروں پہ بیان کر رہے تھے اور بقول مولانا موصوف رقص منبری کرنے والے اپنی لچھے دار تقریروں میں منبروں پہ بیان کر رہے تھے۔ بہرحال مقصرین تیسرا نام ہے جو شیخیوں نے شیعان حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کو دیا حالانکہ مقصر کی اصطلاح کا جو صحیح مفہوم ہے۔ اس کے مطابق شیعان حقہ جعفریہ اثنا عشریہ میں سے کوئی ایک فرد بھی مقصر نہیں ہے۔

مقصر کی اصطلاح کا جو صحیح مفہوم عند الشیعہ ہے وہ ہم اس نام کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آغاز میں پیش کر چکے ہیں کہ مقصر کا صحیح مفہوم عند الشیعہ یہ ہے کہ جو شخص آئمہ اطہار علیہم السلام کو بعد از پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ سب سے افضل نہ جانے بلکہ کسی اور کو ان پر فضیلت دے وہ مقصر ہے۔

مقصر کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ کوئی شخص جو محمدؐ و آل محمدؐ علیہم السلام کو رب کہہ رہا ہو اور دوسرا اس کا انکار کر دے تو جو شخص محمدؐ و آل محمدؐ کو رب نہیں کہتا اس کو مقصر

کہنے لگ جائیں کیونکہ غلو کے مقابلہ میں صحیح عقیدہ رکھنا تقصیر نہیں کہلا سکتا۔ اور شیخیوں شیعوں کو مقصر کہنا صرف اسی بنا پر ہے۔ لہذا شیعوں میں سے کوئی بھی فرد مقصر نہیں اور اس اصطلاح کے صحیح مفہوم کے مطابق مقصر کا معنی فی الحقیقت یہ ہوگا کہ جو مقصر ہے وہ یقیناً شیعہ نہیں ہے کیونکہ کوئی بھی شیعہ آل اطہار علیہم السلام پر ہرگز ہرگز کسی دوسرے کو برتری اور فضیلت نہیں دیتا پس اس طرح شیخیوں نے اس لفظ کو شیعیوں کے استعمال کرکے گویا ان کو غیر شیعہ کہا ہے اور یوں شیخیوں نے بالکل غلط نام شیعوں کو دیا ہے بس یہ تنابزبالالقاب ہے۔ شیعوں کو مقصرین کہنے کے بارے میں ہم نے یہاں تک ہی لکھا تھا کہ ہمیں اتفاق سے کراچی جانا پڑ گیا۔ وہاں ہمارے ایک عزیز نے ایک اشتہار ہمیں دیا۔ اس اشتہار کا عنوان :۔ "آیت اللہ احقاقی کا چوتھا اصلاحی پیغام" ہے یہ اشتہار ضیاء حسین ضیاؔ فرزند مولوی محمد اسمٰعیل دیوبندی نے شائع کیا ہے اور دیوان علی کاتب اکبر منزل کا تحریر کردہ ہے اور الرفیق، افضال پرنٹنگ پریس گول امین پور بازار فیصل آباد میں طبع ہوا ہے۔ اس اشتہار میں اصل پیغام کے عکس کیساتھ اس کا ترجمہ بھی تحریر ہے۔ ہم نے مناسب سمجھا کہ اس پیغام کی ایک جھلک اپنے قارئین کو بھی دکھا دی جائے۔ اس پیغام کا خلاصہ یہ ہے کہ :۔

"پاکستان کے شیعہ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں سرد جنگ چھڑی ہوئی ہے اور اس کا سبب اہل بیت عصمت و طہارت کے مقامات کی نسبت عقیدہ کا اختلاف ہے۔ "وازناحیہ دوستان ما برائے مخالفین، مرگ بر مقصرین امی نویسند"۔ اور ہمارے دوستوں کی طرف سے ہمارے مخالفین کو "مرگ بر مقصرین" یا "مقصرین مردہ باد" لکھا جاتا ہے۔ مولا امیرالمومنین نے اصحاب معاویہ کو فحش و ناسزا کہنے سے منع فرمایا تھا، حالانکہ وہ امام وقت کے خلاف برسر جنگ تھے۔ لہذا ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ ہمارے مخالفین کو مردہ باد نہ کہا کریں ـــ مختصراً بیان ہوا" ـــ

ہم اس مقام پر زیادہ تبصرہ نہیں کرنا چاہتے لیکن صرف اتنا ضرور نشاندہی کریں گے کہ جو لوگ مرگ بر مقصرین کہتے ہیں وہ مرزا حسن احقاقی کے دوست ہیں اور ان کے وہ مخالف جو ان سے عقیدہ کا اختلاف رکھتے ہیں وہ "مقصرین" ہیں، احقاقی صاحب نے

چوتھا نام خالصیت ہے شیخیوں نے اول دن سے جو نام شیعوں کو دیئے اُن میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو شیخیت کے مقابلہ میں آسکے کیونکہ شیخیت کے معنی ہیں شیخ احمد احسائی کے افکار و عقائد کی پیروی کرنے والوں کا مذہب بالاسری کا مفہوم شیخیت کا مقابل نہیں تھا تھا قشری سے بھی مطلب حل نہیں ہوتا تھا اور مقصرین کہکر بھی یہ مقصد حاصل نہیں کیا جا سکتا تھا۔ شیخی حضرات اُن مجتہدین عظام کی طرف بھی شیعوں کو منسوب نہیں کر سکتے تھے، جنہوں نے خود شیخ سے روبرو شیخ کے افکار و عقائد کا رد کر کے اس کو کافر قرار دیا تھا۔ کیونکہ ان کی طرف نسبت دینے سے شیخیت مزید بدنام ہوتی۔ لہذا شیخی حضرات شیعوں کو بالاسری قشری اور مقصرین کا لقب دینے کے باوجود اس انتظار میں رہے کہ جس طرح ان کی نسبت شیخ احمد احسائی کے افکار و نظریات کی طرف ہونے کی وجہ سے ان کو شیخی کہا جاتا ہے، اسی طرح کوئی شخص ایسا حاصل ہو جو شیخ احمد احسائی کے افکار کو رد کرنے والا ہو لیکن شیعی دنیا میں کوئی خاص مقام نہ رکھتا ہو۔ پس اس مقصد کے لئے انہوں نے شیخ خالصی کو پاکستان میں بالکل غیر معروف ہونے کی وجہ سے منتخب کیا اور اس کا نام اچھالنے کے لئے پہلے اس کو اچھی طرح بدنام کیا اور پھر ہر اس شیعہ کو جو شیخ احمد احسائی کے باطل عقائد و افکار کو رد کرتا ہو خالصیت کے کھاتہ میں ڈال دیا۔ اور اسطرح یوں کہا جانے لگا کہ جو شیخ احمد احسائی کے افکار کی پیروی کرنے والا ہے وہ تو شیخی ہے اور جو شیخ کے افکار کا رد و ابطال کرنے والا ہے وہ خالصی کا پیرو ہے اور یوں شیخی حضرات شیخ احمد احسائی کے ڈیڑھ صدی بعد یہ مدعا حاصل کرنے میں کسی نہ کسی طرح غلط طور پر ہی سہی کامیاب ہو گئے کہ شیخی حضرات شیعوں کے ساتھ قسیم لہم نہیں ہیں بلکہ قسیما منہم ہیں۔ لہذا شیعہ حضرات کی اب دو قسمیں ہیں ایک شیخی شیعہ اور دوسرے خالصی شیعہ۔

اور اس بات کا ثبوت کہ شیخیوں کے نزدیک اصل خالصیت اور حقیقی خالصیت یہی ہے۔ "گلدستہ مودت" میں شائع شدہ مولانا محمد بشیر صاحب انصاری کے کاظم رشا کے نام خط محررہ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۷۵ء سے ظاہر ہے۔ مولانا محمد بشیر صاحب انصاری کے مکتوب گرامی کا عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

مولانا محمد بشیر صاحب انصاری کے مذکورہ مکتوب سے تین باتیں واضح طور پر ثابت ہیں اور وہ یہ ہیں :-

نمبر ۱ :- مولانا انصاری نے اپنی کتاب حقائق الوسائط میں شیخ احمد احسائی اور کاظم رشتی کے بیان کردہ عقائد پیش کئے ہیں اور ان کے عقائد و نظریات و افکار کی دلائل عقلیہ سے تائید فرمائی ہے۔

نمبر ۲ :- علامہ محمد حسین صاحب ڈھکو نے اپنی دونوں کتابوں "احسن الفوائد" اور "اصول الشریعہ" میں نہایت بے رحمی سے شیخ اوحد اور سید رشتی پر حملے کئے ہیں۔

نمبر ۳ :- یہ پاکستانی فتنہ شیخ خالصی کی سیرت کا احیاء ہے جو نہایت قوت و شدت اختیار کر گیا ہے۔ اس کا دفاع نہایت ضروری بلکہ اوجب واجبات میں ہے۔ اے شیعان پاکستان اور اے مدعیانِ مصداق اولوالالباب کیا اب بھی آپ کو سمجھانے کی ضرورت ہے اگر ہے تو سنئیے کہ مولانا محمد بشیر صاحب انصاری کے مذکورہ خط کا ایک جملہ میں مفہوم یہ ہے کہ مولانا محمد بشیر صاحب انصاری نے آجتک جو کچھ لکھا ہے وہ شیخ احمد احسائی کے افکار و عقائد ہیں اور علامہ محمد حسین صاحب ڈھکو نے بقول خود مولانا محمد بشیر صاحب انصاری کے جو کچھ لکھا ہے وہ شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی کے افکار و عقائد کا رد و ابطال ہے اور مولانا محمد بشیر انصاری کے نزدیک یہی بات شیخ خالصی کی سیرت کا احیاء ہے اور احیاء کا مطلب یہ ہے کہ وہ بات جو بطائف الحیل فسیاً منسیاً بنیادی گئی تھی اور خفیہ اور پوشیدہ طور پر شیخیت کی شیعت کے لباس میں ترویج زور پکڑ رہی تھی اس وقت میں اس دبی ہوئی پرانی بات کو پھر زندہ کر دیا اور شیخیوں کے پوشیدہ طور پر تبلیغ کرنے کا پول کھول دیا۔ اور جس طرح زمانہ ماضی قریب میں خالصی نے شیخ احمد احسائی کے عقائد باطلہ کی دھجیاں اڑائی تھیں اور لوگوں کو ان کی پوشیدہ حرکتوں سے آگاہ کیا تھا وہ سلسلہ اب پھر شروع ہو گیا ہے اور اس سے بھی زیادہ قوت و شدت کے ساتھ شروع ہو گیا ہے لہذا اس کا دفاع ان کے نزدیک نہایت ضروری بلکہ اوجب واجبات میں ہے۔

مولانا محمد بشیر صاحب انصاری کے مذکورہ مکتوب گرامی سے واضح طور پر ثابت ہو گیا کہ حالیہ اس زمانے میں جو شخص شیخ احمد احسائی اور دیگر روسائے شیخیہ کے افکار و نظریات و عقائد باطلہ کا رد و ابطال کرتا ہے۔ اس کو آج کے زمانے کے شیخی حضرات خالصیت کا احیاء کہتے ہیں۔

مولانا کے خط سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ خالصی نے زمانہ ماضی قریب میں شیخیت کا رد و ابطال کچھ اس انداز میں کیا ہے کہ شیخیوں کی نیندیں حرام ہو گئیں ہیں اور اب جو بھی شیعہ

عالم شیخی عقائد کا رد کرتا ہے تو شیخی حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ یہ خالصی ہی مجسم ہو کر آگیا ہے اور وہ خالصی خالصی پکارنے لگ جاتے ہیں ۔ لیکن ہم نے اپنی کتاب "ایک پُراسرار جاسوسی کردار" میں شیخ احمد احسائی کی تکفیر کے چھ دور بیان کئے ہیں جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شیخ احمد احسائی کے زمانہ سے لیکر ہمارے زمانے تک چھ دَور گزرے ہیں اور ہر دَور کے علماء اعلام و مجتہدین عظام نے شیخ احمد احسائی کے افکار و عقائدِ باطلہ کا رد و ابطال کیا ہے اور شیخ خالصی کے دَور کو ہم نے بالکل ہی چھوڑ دیا ہے ۔ پس جبکہ شیخ احمد احسائی کے زمانہ سے لیکر آجتک ہر دور کے شیعہ علماء و مجتہدین عظام شیخ احمد احسائی کے عقائد کا رد و ابطال کرتے آئے ہیں تو پھر شیخ احمد احسائی کے افکار و عقائد کے رد و ابطال کو خالصیت کا نام کس طرح دیا جا سکتا ہے یہ خصوصیت صرف خالصی کا ہی طرۂ امتیاز نہیں ہے بلکہ سلف سے خلف تک ہر دور کے علماء میں سے جس نے بھی عقائد پر کتابیں لکھیں ہیں، انہوں نے ہی شیخ کے عقائد کا رد و ابطال کیا ہے ۔ اور اسی طرح شیخی عقاید و افکار و نظریات کا رد و ابطال علامہ محمد حسین صاحب ڈھکو کا بھی خصوصیت کے ساتھ طرۂ امتیاز نہیں ہے ۔ اور اگر یہ خصوصیت کے ساتھ کسی کی سیرت کا احیاء کہا جا سکتا ہے تو یہ ان متقدمین علماء اعلام و مجتہدین عظام کی سیرت کا احیاء ہے جنہوں نے بالمشافہ شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی سے مناظرہ کرکے مجمع عام میں عادل گواہوں کے روبرو انکو اور انکی پیروی کرنے والوں کو کافر قرار دیا تھا مگر شیخی حضرات تو شیعوں کو یہ دھوکا دے رہے ہیں کہ ان کا شیخ تو قدیمی شیعہ عالم تھا یہ کل کے بچے ان کو کافر کہتے ہیں ۔ مگر شیخیوں کا یہ دھوکا زیادہ دن نہیں چل سکتا ۔ ایک دن فریب خوردہ شیعان پاکستان ضرور ان کی مکاریوں سے آگاہ ہو کر رہیں گے اور ان کا پول ضرور کھل کر رہے گا چونکہ شیخ احمد احسائی کے افکار و عقائد کا رد و ابطال اسی کے زمانے کے بزرگ ترین علمائے اعلام و مجتہدین عظام و مراجع تقلید شیعان جہاں نے کیا تھا ۔ بنا بریں شیخ احمد احسائی کے افکار و عقائد کے رد و ابطال کرنے کو خالصیت کا نام دینا سراسر غلط اور تنابز بالالقاب ہے ۔

چونکہ شیخی حضرات صرف اپنی جھینپ مٹانے کے لئے شیخیت کے مقابلے میں خالصیت کو اچھال رہے ہیں تاکہ وہ شیعہ جعفریہ اثنا عشریہ کے ساتھ قیاساً گھل مل نہیں بلکہ قسماً منضم ہو جائیں ۔ پس پاکستان میں جو بھی شخص شیعان حقہ جعفریہ اثنا عشریہ میں سے کسی کو خالصی کہتا ہے تو یا تو وہ فی الحقیقت شیخی ہے یا وہ اصل حقیقت سے بے خبر ہے اور اس نے اُن شیعان حقہ

جعفریہ اثنا عشریہ کو جنہوں نے شیخی عقاید کا رد و ابطال کیا ہے یا شیخیوں کو ضال و مضل اور مذہب باطل جانا ہے، شیخیوں کے پروپیگنڈے کے زیر اثر دھوکہ کھا کر خالصی کہنا شروع کر دیا ہے۔ درآنحالیکہ پاکستان میں کوئی بھی فرد شیعہ کسی بھی بات میں خالصی کا پیرو نہیں ہے اور ہماری اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد اور اصل حقیقت پر مطلع ہو جانے کے بعد شیخیوں کے علاوہ اور جو بھی کوئی شیعان حقہ جعفریہ اثنا عشریہ پر خالصیت کا لیبل لگائے گا اور خالصیت کو حقیقت کے طور پر کوئی شے سمجھے گا، اس سے بڑھکر احمق اس دنیا میں اور کوئی نہ ہوگا۔ بہر حال یہ چوتھا نام ہے جو شیخیوں نے شیعان حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کو اپنے مقابلہ میں دیا جو سراسر تنابز بالالقاب ہے۔ خالصیت کے بعد اب ہم پانچویں نام کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

پانچواں نام وہابی ہے۔ ہم اس سے پہلے عنوان کے تحت ثابت کر چکے ہیں کہ ہماری تو ہستی ہی کیا ہے، شیخی حضرات تو ہمارے مجتہدین عظام اور مراجع تقلید شیعان جہان تک کو وہابی کہتے ہیں اور اس کے ثبوت کے لئے وہ بیان ہی کافی ہے جو ہم نے "مجرس حق" سے سابقہ عنوان میں نقل کر دیا ہے۔ اسلئے اس کو دوبارہ نقل کرنے کی یہاں پر چنداں ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اس مقام پر جو بات بیان کرنا ہے وہ یہ ہے کہ ہم تو شیخی اس کو سمجھتے ہیں کہ جو شیخ احمد احسائی کا پیروکار ہے اور شیخی حضرات بھی خود کو فی الحقیقت شیخ احمد احسائی کے افکار و نظریات و عقائد کا پیرو مانتے ہیں اور اس کے افکار و نظریات و عقائد پر صدق دل کے ساتھ عقیدہ رکھتے ہیں پھر وہ شیخی کہلانے کو تنابز بالالقاب کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اس کے برخلاف وہابی اس کو کہتے ہیں جو محمد بن عبدالوہاب کے افکار و نظریات مخصوصہ کا پیرو ہے اور یہ لقب اہل سنت نے محمد بن عبدالوہاب کے پیروکاروں کو دیا ہے ورنہ خود وہابی حضرات خود کو اہلحدیث کہتے ہیں، لیکن چونکہ اہلسنت نے محمد بن عبدالوہاب کے پیروکاروں کا نام وہابی رکھا ہے لہذا اہلحدیث کو یہ نام بھی قبول ہے اور انہیں اس بات پر فخر ہے کہ وہ محمد بن عبدالوہاب کے افکار و نظریات مخصوصہ کے معتقد ہیں۔ لیکن سارے عالم دنیا میں کوئی ایک فرد شیعہ بھی ایسا نہ ملے گا جو محمد بن عبدالوہاب کا پیرو ہونے کا مدعی ہو یا اس کے افکار مخصوصہ سے اتفاق رکھتا ہو۔ لہذا شیعان جعفریہ اثنا عشریہ کو وہابی کہنا سراسر تنابز بالالقاب ہے۔

دراصل شیخیوں نے پاکستان کے بہت سے بے خبر، سادہ لوح اور کم علم شیعہ عوام کو یہ دھوکا دیا ہوا ہے کہ شیخ احمد احسائی نے جو کچھ لکھا ہے وہ وہابیت کے خلاف لکھا ہے لہذا جو شخص شیخ احمد احسائی کے عقائد و افکار کو رد کرتا ہے وہ وہابی ہے، لیکن ہم نے اپنی کتاب "ایک پُراسرار جاسوسی کردار" میں شیخ احمد احسائی کی تمام کتابوں کی فہرست شائع کر دی ہے جو شخص ہماری مذکورہ کتاب کا مطالعہ کریگا وہ اچھی طرح سے جان لے گا کہ شیخ احمد احسائی نے اپنی تمام عمر میں ایک لفظ بھی وہابیت کے خلاف نہیں لکھا ہے۔ درآنحالیکہ شیخ احمد احسائی۔ خود محمد بن عبدالوہاب کا ہم وطن اور ہمعصر تھا۔ بلکہ مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی نے اپنی کتاب "الدین بین السائل والمجیب" کے ص105 پر شیخ احمد احسائی کے خاندان کی آل سعود کے خاندان کے ساتھ رشتہ داری پر فخر کیا ہے۔

شیخیہ احقاقیہ کویت کے پاکستانی ایجنٹ اور تنخواہ دار مزدور خالصی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

شیخیہ احقاقیہ کویت کے پاکستانی ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کا شائع کردہ ایک اشتہار جو ابھی ابھی شائع ہو کر ہمارے پاس آیا ہے ہمارے پیش نظر ہے جس کا عکس قارئین کرام کے ملاحظہ کے لئے پیش خدمت ہے جو اگلے صفحہ پر دیا جاتا ہے۔

شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کی مکاری و عیاری و فریب کاری
کا اندازہ یہ ہے کہ اس اشتہار پر نہ تو کسی مصنف کا نام لکھا ہے اور نہ ہی پریس کا نام دیا گیا ہے
جن کا لکھا جانا قانوناً بھی ضروری تھا۔ اگر اس اشتہار پر کسی مصنف کا نام ہوتا تو ہم اسکو اس کا جواب
دے دیتے۔ لیکن یہ اشتہار القائم اور آرگنائزیشن کے فرضی نام کے ساتھ شائع کیا گیا ہے لہٰذا ہم
ان کو سوائے ہدایت و نصیحت کرنے کے اور کیا جواب دیں شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹ اور تنخواہ

دار مزدور حقیقے اشتہار اور پمفلٹ شائع کر رہے ہیں ان میں سے اکثر القائم سٹوڈنٹس اورگنائزیشن یا القائم اورگنائزیشن کے فرضی نام سے ہی شائع کر رہے ہیں اگرچہ اس سے اس گمان کو تقویت ملتی ہے کہ یہ تنظیم شیخیہ احقاقیہ کویت کے پاکستانی ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کی طرف سے ایسے پاکستانی طلبہ کی قائم کردہ تنظیم ہے جو شیخیوں کے فریب کا شکار ہو گئے ہیں ، لیکن ہم نے حسنین سابقی ——— کے جواب میں بھی یہ لکھا تھا اور اب پھر لکھتے ہیں کہ طلبہ ہمارے بچے ہیں اور یہ ساری قوم کا سرمایہ ہیں ۔ ہمیں امید ہے کہ ان طلبہ علم کو جب اصل حقیقت کا علم ہو جانے گا تو وہ شیخیت پر لعنت بھیج کر حقیقی شیعت کے ساتھ وابستہ ہو جائیں گے ابھی ان کے ذہنوں کی بلیٹ بالکل صاف ہے اور ان کے ذہن ابھی ناپختہ ہیں وہ کسی وجہ سے شیخیوں کے دام تزویر میں پھنس گئے ہیں اگر وہ واقعاً طالب علم ہیں اور علم کے متلاشی ہیں تو ان کے لئے خاص طور پر ہماری علمی تحقیقات سے استفادہ کرنے میں مدد ملے گی ۔ اب ہم اس اشتہار کے مضمون کی طرف توجہ کرتے ہیں ۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے کسی مخالف کے بارے میں کچھ لکھتا ہے اور اس کی تصویر لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے تو وہ یقیناً اپنی دانست میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا ۔ لہٰذا اس اشتہار کو دیکھکر ہر کسی کو یقین کر لینا چاہیئے کہ خالصی کے بارے میں جو کچھ شیخی حضرات کہتے ہیں اس اشتہار کے ذریعہ اس کی بلی تھیلے سے باہر آگئی ہے ۔ اس اشتہار کا عنوان ہے :-

" ملت جعفریہ کو اعتقادی و عملی طور پر دولخت کرنے والا استعماری ایجنٹ خالصی "

اسکے بعد دس الزامات یہ لکھ کر تحریر کئے ہیں کہ خالصی نے مذہب حقہ اثنا عشری کی چودہ سو سالہ تاریخ میں درج ذیل دس امور کو جاری کرنے میں پہل کی ہے ۔ ہمیں امید ہے کہ خالصی کے بارے میں اشتہار میں خالصی اور خالصیت کا آئینہ دکھانے میں اشتہار کے شائع کرنے والوں نے کوئی کسر نہ چھوڑی ہو گی ۔ آئیے اب تحقیق کی روشنی میں اس اشتہار کے عنوان سمیت اس کے تحت دیئے گئے دس کے دس امور پر غور کرتے ہیں اور سب سے پہلے ہم اس اشتہار کے عنوان پر غور کرتے ہیں کہ کیا واقعتاً خالصی نے اعتقادی و عملی طور پر ملت جعفریہ کو دولخت کرنے میں پہل کی ہے ؟

یہ الزام شیخیہ احقاقیہ کویت کے پاکستانی ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کی مکاری و عیاری و فریب کاری اور دھوکہ دہی کا منہ بولتا ہوا ثبوت ہے ۔

جیسا کہ ہم اس کتاب میں سابقہ اوراق میں شیخیوں کی دونوں شاخوں کے سربراہوں اور رؤساء کے بیانات اور ان کی کتابوں کے عکس پیش کر آئے ہیں جن میں شیخیہ رکنیہ کے رئیس محمد کریم خان کرمانی نے دعویٰ کے ساتھ کہا ہے کہ ہمارے اس زمانہ میں شیعہ جعفریہ اثنا عشریہ دو فرقوں میں بٹ گئے ہیں۔ اور جو اس حقیقت کو تسلیم نہیں کرتا وہ جاہل ہے یا بے وقوف ہے یا بے خبر بدو ہے اور جانگلی ہے یا خانہ نشین عورت ہے جس کو اس تفرقہ کی خبر و اطلاع نہیں پہنچی ہے۔ رئیس مذہب شیخیہ رکنیہ کرمان محمد کریم خان کرمانی کے بیان کا عکس سابقہ صفحات میں پیش کیا جا چکا ہے۔ اور شیخیہ احقاقیہ کویت کے رئیس مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کا بیان بھی اس کتاب کے سابقہ اوراق میں گزر چکا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ شیعہ جعفریہ اثنا عشریہ دو فرقوں میں تقسیم ہو گئے ہیں، ایک شیخیہ اور دوسرے غیر شیخیہ مفصل بیان سابقہ اوارق میں ملاحظہ ہو۔ البتہ شیخیہ احقاقیہ کویت کے موجودہ سربراہ کے والد بزرگوار مصنف احقاق الحق مرزا موسیٰ الاسکوئی کا بیان سابقہ اوراق میں درج ہونے سے رہ گیا ہے وہ اب ھدیہ قارئین کیا جاتا ہے:۔

مرزا موسیٰ الاسکوئی اپنی کتاب احقاق الحق کے صفحہ ۲ سطر ۲۲،۲۱ اور ص ۳ سطر ۲،۱ پر لکھتے ہیں کہ:۔

" ومن اعظم ماحدث فی ھذا الزمان المتاخر حتی افترقت الامامیۃ علی فرقتین عظیمتین هو الاختلاف الذی حدث من اوائل المائۃ الثلاثۃ عشر من الهجرۃ، زمان اشتهار العالم العلامۃ الاوحد الشیخ احمد بن زین الدین الاحسائی۔

ترجمہ "موسیٰ الاسکوئی لکھتے ہیں کہ اس زمانہ متاخرہ میں سب سے عظیم ترین واقعہ یہ ہوا کہ امامیہ (جعفریہ اثنا عشریہ) میں افتراق واقع ہو گیا اور وہ دو عظیم فرقوں میں تقسیم ہو گیا۔ یہ وہ اختلاف ہے کہ جو تیرھویں صدی ہجری کے خروج میں شیخ احمد احسائی کے عقائد و افکار کی تشہیر کے زمانے میں واقع ہوا ہے"۔

اب شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کی مکاری و عیاری و فریب کاری و دھوکہ بازی بلکہ بدمعاشی، ملاحظہ ہو کہ ملت جعفریہ امامیہ اثنا عشریہ میں جو اختلاف تیرھویں صدی کے آغاز میں استعمار کے اصلی ایجنٹ شیخ احمد احسائی کے افکار و عقائد کی تشہیر کی وجہ ہوا تھا اس کو چودھویں صدی کے آخر میں ہونے والے خالصی کے گلے میں ڈالا جا رہا ہے تاکہ پاکستان

کہ ان بے خبر شیعوں کو دھوکا دیا جائے جن کو انہوں نے اپنی دھوکر بازی کے ذریعہ کچھ نہ کچھ گرا کر لیا ہے اور انہیں یہ کہا جائے کہ شیعوں میں یہ اختلاف خالصی کی وجہ سے پڑا ہے۔ القائم کے بچے اگر کچھ عقل و شعور رکھتے ہیں تو ان کی ہدایت کے لئے اس سلسلے میں اتنا سبق ہی کافی ہے

اب ہم اس اشتہار میں بیان کردہ تمام الزامات پر نمبر وار غور کرتے ہیں جس سے اہلِ پاکستان کو خالصی گروہ کی شناخت کرنے میں مدد ملے گی اور شیخیوں کی مکاری بھی ان پر ظاہر ہو جائیگی۔

نمبر ا:۔ پہلا الزام یہ ہے کہ خالصی نے اصولِ دین سے عدل و امامت کو خارج کر دیا ہے۔ تمام شیعانِ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کا اعتقاد یہ ہے کہ اصولِ دین پانچ ہیں بایں طور کہ توحید نبوت و معاد اصولِ اسلام ہیں اور عدل و امامت اصولِ مذہب شیعہ ہیں جو شخص توحید نبوت و معاد کا قائل نہیں ہے وہ مسلمان نہیں ہے اور جو شخص توحید و نبوت و معاد کے ساتھ عدل و امامت کا قائل نہیں ہے، وہ شیعہ نہیں ہے اور نبوت کے بعد اعتقاد امامت کی وجہ سے ہی شیعہ جعفریہ اثنا عشریہ کو امامیہ کہا جاتا ہے، یہی بات ہندوستان کے مایہ ناز عالم محمد ہارون زنگی پوری نے اپنے رسالہ "العرفان" میں لکھی ہے اور یہی بات سرکار علامہ حافظ کفایت حسین صاحب مرحوم نے ۱۹۵۳ء کے فسادات میں عدالتِ عالیہ کے سامنے بیان کی تھی جو ۱۹۵۳ء کے فسادات کی منیر جسٹس کیانی کی رپورٹ میں درج ہو کر شائع ہو چکی ہے اور یہی بات باقی کے تمام شیعہ علمائے اعلام و مجتہدین عظام نے اختیار کی ہے، پس اگر خالصی نے بھی یہی لکھا ہے کہ توحید و نبوت و معاد اصولِ اسلام ہیں اور عدل و امامت اصولِ مذہب شیعہ ہیں تو یہ تمام شیعہ علماء کی نگارشات کے عین مطابق لکھا ہے اور یہ شیخیہ احقاقیہ کریت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کی جہالت کا کھلا ثبوت ہے اور انکی مکاری، عیاری و فریب کاری اور دھوکہ بازی کا انتہائی بڑا شاہکار ہے اور جھوٹ الزام تراشی کی ایک ادنیٰ مثال ہے اور اگر وہ اس سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ خالصی عدل و امامت کا منکر ہے تو ہر چند کہ یہ بلا حوالہ و بلا ثبوت اور صریح اتہام ہے لیکن بفرض تسلیم اگر کوئی فرضی خالصی ایسا ہے کہ جو عدل و امامت کا منکر ہو کہ جو اصولِ مذہب شیعہ سے ہے تو اس صورت میں وہ فرضی خالصی جو عدل و امامت کا منکر ہو وہ ہرگز ہرگز شیعہ نہیں ہو سکتا پس اس صورت میں خالصی گروہ وہ ہوگا جو عدل و امامت کا منکر ہو۔ لیکن ہم چیلنج کے ساتھ کہتے ہیں یہ بات کہ

پاکستان میں ایک بھی فرد شیعہ ایسا نہیں ہے کہ جو عدل و امامت کا منکر ہو۔ پس ایسی صورت میں یہ کہا جائے گا کہ خالصی گروہ کا شیعان پاکستان میں کوئی وجود ہی نہیں ہے اور یہ الزام اور اتہام شیخیہ احقاقیہ کویت کے پاکستانی ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کی مکاری دعیاری و فریب کاری دھوکہ بازی کا ایک عمدہ شاہکار ہے اور القائم کے بچوں کی ہدایت کے لئے اتنا سبق ہی کافی ہے

نمبر ۲ :- دوسرا الزام اس اشتہار میں خالصی پر یہ لگایا گیا ہے کہ اس نے نجدی نظریہ توحید کو خالص توحید قرار دیا۔

شیعہ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ امامیہ اصولیہ کی توحید قرآن کریم کی توحید ہے۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی صحیفہ علویہ اور نہج البلاغہ کی توحید ہے۔ امام زین العابدین علیہ السلام کی صحیفہ سجادیہ کی توحید ہے اور آئمہ اطہار علیہم السلام کی ارشاد فرمودہ توحید ہے۔ اور شیعہ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ امامیہ اصولیہ کا شیخ احمد احسائی اور پیروان شیخ کے ساتھ سب سے پہلا بنیادی اختلاف یہی ہے کہ انہوں نے قرآن حکیم و فرقان حمید، صحیفہ علویہ و نہج البلاغہ اور صحیفہ سجادیہ اور آئمہ اطہار کی خالص توحید اور حقیقی توحید سے انحراف کیا ہے۔ جو شخص تفصیل کا طالب ہو وہ ہماری کتاب "الفرق بین الشیعۃ الحقیۃ والشیخیۃ المضلۃ" کا مطالعہ کرے۔

پس اگر شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹ اور تنخواہ دار مزدور اس حقیقی توحید کو قرآن کریم میں بیان فرمودہ توحید کو صحیفہ علویہ میں بیان کردہ توحید کو نہج البلاغہ میں بیان فرمودہ توحید کو اور امام زین العابدین علیہ السلام کی صحیفہ سجادیہ میں بیان فرمودہ توحید کو خالصی کی طرف منسوب کر کے اس کو نجدی توحید کا نام دیتے ہیں تو یہ شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کی مکاری دعیاری و فریب کاری و دھوکہ بازی بلکہ معاشی کا سبب ہی بڑا شاہکار ہے تاکہ قرآن کریم کی توحید کو امیر المومنین علیہ السلام کی صحیفہ علویہ و نہج البلاغہ کی توحید کو اور امام زین العابدین علیہ السلام کی صحیفہ سجادیہ کی توحید حقیقی کو نجدی نظریہ توحید کہہ کر خالصی کے گلے میں ڈال دیا جائے اور اس طرح شیخ احمد احسائی اور دیگر رؤسا

شیخیہ اور پیروان شیخ نے جو توحید حقیقی سے انحراف کیا ہے اس کے پھیلانے کے لئے میدان صاف ہو جائے اور پاکستان کے ان بےخبر شیعوں کو دھوکہ دینے میں آسانی رہے جن کو وہ آجتک گمراہ کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم کہتے ہیں کہ ہرچند کہ یہ الزام بالکل بلا ثبوت ہے۔ لہٰذا شیخیوں کا خالصی کے خلاف کھلا ہوا اتہام ہے۔ لیکن بفرض محال اگر کسی خالصی نے کہیں ایسا لکھا ہو، یا کسی کے سامنے ایسا کہا ہو تو پھر پاکستان میں خالصی گروہ اسکو کہا جائے گا جو یہ کہتا ہو کہ نجدی توحید ہی خالص توحید ہے اور ہم چیلنج کے ساتھ کہتے ہیں یہ بات کہ پاکستان میں ایک بھی فرد شیعہ ایسا نہیں ہے کہ جو یہ کہتا ہو کہ نجدی توحید ہی خالص توحید ہے۔ پس اس صورت میں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اس معنی میں بھی شیعوں میں خالصی گروہ کا کوئی وجود نہیں ہے اور یہ الزام بھی پاکستان کے شیعوں کو دھوکہ دینے کے لئے شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کی مکاری وعیاری وفریب کاری اور دھوکہ بازی کا ایک عمدہ شاہکار ہے اور القائم اور گنا ہزلفین کے بچوں کی ہدایت کے لئے اتنا لکھنا ہی کافی ہے۔

نمبر ۳:۔ تیسرا الزام اس اشتہار میں خالصی پر یہ لگایا گیا ہے کہ خالصی نے "یا رسول اللہ" اور "یا علی" کے نعروں کو کفر و شرک قرار دیا۔

اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ ہرچند کہ یہ الزام بھی سراسر دعوائے بے ثبوت اور سراسر اتہام ہے۔ اور دنیا کا کوئی شیعہ "یا رسول اللہ" اور "یا علی" کے نعروں کو کفر یا شرک قرار نہیں دیتا۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں میں اہل سنت والجماعت حضرات تک بھی "یا رسول اللہ" اور "یا علی" کے نعروں کو کفر و شرک نہیں سمجھتے۔ البتہ محمد بن عبدالوہاب کے پیرو جو خود کو اہلحدیث کہتے ہیں اور وہابی کہلاتے ہیں "یا رسول اللہ" اور "یا علی" وغیرہ کہنے کو شرک گردانتے ہیں۔ پس شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کا یہ فرضی خالصی جو "یا رسول اللہ" اور "یا علی" کہنے کو کفر و شرک قرار دیتا ہو، وہ اہل حدیث وہابی تو ہو سکتا ہے لیکن شیعہ تو رہا ایک طرف وہ تو اہلسنت والجماعت بھی نہیں ہو سکتا اور اس صورت میں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اس معنی میں بھی شیعوں میں خالصی گروہ کا کوئی وجود نہیں ہے اور یہ بھی شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کی مکاری وعیاری وفریب کاری اور دھوکہ بازی کا ایک عمدہ شاہکار ہے کہ اسطرح انہوں

نے ایک فرضی غیر متعلق آدمی کا ذکر شیخ احمد احسائی کے مقابل میں لا کھڑا کر دیا ہے تاکہ یہ کہا جا سکے کہ وہ تو شیخ احمد احسائی کے پیرو ہیں اور باقی کے تمام شیعہ خالصی کے پیرو ہیں اور یہ عین اسی طرح ہے جس طرح بعض ناانصاف لکھنے والوں نے یہ لکھ دیا کہ شیعان علی، عبداللہ بن سبا یہودی کے پیرو ہیں۔

پس القائم اور گنائزیشن کے بچوں کی ہدایت کے لیے اتنا لکھنا ہی کافی ہے۔

نمبر ۴: چوتھا الزام اس اشتہار میں یہ لگایا گیا ہے کہ خالصی نے کلمہ طیبہ اور اذان و اقامت میں "علی ولی اللہ" کی شہادت کو حرام و بدعت محرمہ کہا۔

اس الزام کا جواب یہ ہے کہ اذان و اقامت، فروعات میں سے بھی امور مستحبہ میں سے ہے اور مسائل فروع میں ہر مقلد اپنے اعمال کو مرجع تقلید کے فتوے کے مطابق بجا لاتا ہے۔ اب مذکورہ الزام سے اگر شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کا مقصود یہ ہے کہ خالصی ایک شیعہ مجتہد ہے جس نے اذان و اقامت کے فعل مستحب کی ادائیگی میں مذکورہ اختلاف کیا ہے تو کسی بھی مجتہد کی کسی بھی امر فروعی میں اختلاف اور تقلید کی وجہ سے کسی کو اس مجتہد کا گروہ کبھی بھی نہیں کہا گیا۔ جیسا کہ آیت اللہ آقائے محسن الحکیم کا نماز جمعہ کے بارے میں یہ فتویٰ تھا کہ نماز جمعہ غیبت امام کے زمانہ میں جائز نہیں ہے اور اس کا نہ پڑھنا پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر کوئی پڑھنا چاہے تو رجاء مطلوب کی نیت سے پڑھ لے، درآنحالیکہ قرآن کریم میں نماز جمعہ کا واضح حکم موجود ہے۔ آقائے محسن حکیم سے پہلے بھی اور آج کل سب مراجع عظام نماز جمعہ کو واجب تخییری قرار دیتے رہے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ ہم خود آقائے محسن حکیم سے پہلے آقائے حسین بروجردی کے مقلد تھے اور آقائے حسین بروجردی سے پہلے آقائے ابوالحسن اصفہانی کے مقلد تھے اور آقائے بروجردی کے بعد آقائے محسن حکیم کی طرف رجوع کر لیا اور آج آقائے ابوالقاسم الخوئی کے مقلد ہیں۔ جب ہم آقائے بروجردی کے مقلد تھے تو نماز جمعہ ان کے فتوے کے مطابق پڑھتے تھے اور جب مجتہد حی کی حیثیت سے آقائے محسن الحکیم کی طرف رجوع کیا تو آقائے محسن الحکیم کے فتوے کے مطابق نماز جمعہ پڑھی۔ اور آج آقائے ابوالقاسم الخوئی کے فتوے کے مطابق پڑھتے ہیں جس پر موجودہ دور کے تمام ہی مراجع عظام کا اتفاق ہے۔ پس اگر شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹ اور تنخواہ دار مزدور یہ سمجھتے ہیں کہ خالصی بھی کوئی واجب التقلید مجتہد ہیں اور ان کی دنیا کے کسی خطے میں تقلید

کی جاتی ہے اور کوئی شیعہ ان کی تقلید کرتے ہوئے ان کے کسی فتوے پر عمل کرتا ہے تو اس تحریر
میں نہ تو اس کو مطعون کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کو خالصی گروہ کا نام دیا جا سکتا ہے۔
اور اگر اس طرح کسی مجتہد کی تقلید کرنے کی وجہ سے کسی کو اس مجتہد کی طرف نسبت دے کر
اس کا گروہ کہا جائے لگے تو اس کے فساد کا ثبوت محتاج بیان نہیں ہے۔ اس کے باوجود
ہم کہتے ہیں کہ اگر شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹ اور تنخواہ دار مزدور خالصی کے فتوے پر عمل کرنے والے
کا نام ضروری طور پر خالصی گروہ ہی رکھنا چاہتے ہیں تو پھر خالصی گروہ وہ ہوگا جو کلمہ طیبہ اور اذان و
اقامت میں علی ولی اللہ کی شہادت کو حرام و بدعت محرمہ سمجھتا ہو۔

لیکن ہم چیلنج کے ساتھ کہتے ہیں یہ بات کہ پاکستان میں ایک بھی فرد شیعہ ایسا نہیں ہے
کہ جو کلمہ طیبہ یا اذان و اقامت میں علی ولی اللہ کی شہادت کو حرام اور بدعت محرمہ کہتا ہو بس
اس صورت میں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اس معنی میں بھی پاکستان کے شیعوں میں
خالصی گروہ کا کوئی وجود نہیں ہے اور یہ بھی شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار
مزدوروں کی مکاری و عیاری و فریب کاری و دھوکہ بازی کا ایک عظیم شاہکار ہے اور العلم
اور کتابز نرلشن کے بیچے اگر عقل سے کام لیں تو ان کی ہدایت کے لئے اتنا سبق ہی کافی ہے

نمبر ۵ :۔ پانچواں الزام اس اشتہار میں یہ لگایا گیا تھا کہ خالصی نے میت کے لئے فاتحہ
خوانی اور قل خوانی کو بے اصل اور بدعت لکھا ہے۔ اس الزام کا مختصر جواب یہ ہے کہ اولاً
میت کے لئے فاتحہ خوانی اور قل خوانی کا تعلق نہ اصول سے ہے نہ فروع سے ہے۔ دوسرے
اس الزام کا کوئی ثبوت نہیں دیا ہے لہذا یہ الزام خود اپنے مقام پر بے اصل ہے۔ تیسرے اگر کسی
فرضی خالصی نے ایسا کہا بھی ہو اور اس فرضی خالصی کی پیروی میں کوئی شخص اپنے مردوں
کے لئے فاتحہ خوانی اور قل خوانی کو بے اصل جانتا ہو تو وہ جانے اور اسکے مردے جائیں لوگ
کیسے مر گئے مردود جن کی فاتحہ اور خورد و۔ لیکن اس سے کسی کے مسلمان یا شیعہ ہونے میں کوئی
خلل واقع نہیں ہو سکتا۔ چوتھے بفرض تسلیم اگر خالصی نے میت کے لئے فاتحہ خوانی اور قل خوانی
کو بے اصل اور بدعت لکھا ہو تو اس صورت میں صرف ان لوگوں کو خالصی کا مقلد کہا جا سکے گا۔
اور اگر کسی کے مقلد کو اس کا گروہ کہا جا سکتا ہو تو پھر اس کے مقلدین کو خالصی گروہ کہا جا سکے گا
جو خالصی کی تقلید میں میت کے لئے فاتحہ خوانی اور قل خوانی کو بے اصل جانتا ہو لیکن ہم چیلنج

کے ساتھ کہتے ہیں یہ بات کہ پاکستان میں ایک بھی فرد شیعہ ایسا نہیں ہے جو میت کے لیے فاتحہ خوانی کو اور قل خوانی کو بے اصل اور بدعت کہتا ہو۔ پس اس صورت میں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اس معنی میں بھی پاکستان کے شیعوں میں خالصی گروہ کا کوئی وجود نہیں ہے۔ اور یہ بھی شنیعہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کی مکاری وعیاری و فریب کاری و دھوکہ بازی کا ایک شاہکار ہی ہے اور القائم کے بچوں کی ہدایت کے لیے اتنا لکھنا ہی کافی ہے۔

نمبر ۶ :۔ چھٹا الزام اس اشتہار میں یہ لگایا ہے کہ خالصی نے مزارات معصومین جنت البقیع کے انہدام پر ابن سعود کی تعریف کر کے اس کی اس شنیع حرکت کو احیاء دین قرار دیا۔

اس الزام کا مختصر جواب یہ ہے کہ یہ الزام ہر چند کہ دعوئے بے ثبوت ہے اور سراسر اتہام ہے لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ بالفرض اگر کسی خالصی نے ایسا کیا بھی ہو تو پھر خالصی گروہ اسی کو کہا جائے گا جو مزارات جنت البقیع کے انہدام پر ابن سعود کی تعریف کرتا ہو اور اسکی اس حرکت شنیع کو احیاء دین کہتا ہو۔ لیکن ہم چیلنج کے ساتھ کہتے ہیں۔ یہ بات کہ پاکستان میں ایک بھی فرد شیعہ ایسا نہیں ہے کہ جو مزارات جنت البقیع کے انہدام پر ابن سعود کی تعریف کرتا ہو اور اسکی اس حرکت شنیع کو احیاء دین کہتا ہو۔ پس اس صورت میں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اس معنی میں بھی پاکستان کے شیعوں میں خالصی گروہ کا کوئی وجود نہیں ہے اور یہ بھی شنیعہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کی مکاری وعیاری و فریب کاری و دھوکہ بازی کا ایک بہت بڑا ثبوت شاہکار ہے۔

بلکہ ہم اس سے بھی بڑھکر یہ کہتے ہیں کہ اگر کسی خالصی نے جنت البقیع کے انہدام پر ابن سعود کی تعریف کی ہو اور اس کی اس حرکت شنیع کو احیاء دین کہا ہو تو اس خالصی پر اللہ کی بھی لعنت، اس کے رسولوں کی بھی لعنت، اس کے ملائکہ کی بھی لعنت اور تمام جنوں اور انسانوں کی بھی لعنت لیکن اگر یہ الزام سراسر اتہام ہو تو ان تہمت لگانے والوں پر یہ تمام لعنتیں ہوں گی۔ اور یہ فرضی خالصی اس فرضی اور افسانوی عبداللہ ابن سبا کی مانند ہو گا جس کو مذہب شیعہ امامیہ کا بانی ثابت کرنے میں بعض بے انصاف لکھنے والے ایڑھی چوٹی کا زور لگاتے رہے ہیں۔ پس القائم کے بچوں کی ہدایت کے لئے اتنا سبق ہی کافی ہے۔

نمبر ۷ :۔ ساتواں الزام اس اشتہار میں یہ لگایا گیا ہے کہ خالصی نے شیعیان حیدر کرار اور عزاداروں کو مشرک قرار دیکر ان پر ضال و مضل، کافر نجس ہونے کے اور مخالفین کے لئے ان کے قتل عام کا جواز

بپا کیا۔

اس الزام کا مختصر جواب یہ ہے کہ اولاً ہماری اس کتاب کے سابقہ اوراق پلٹ کر پھر بغور پڑھیں دوسرے ہماری کتاب "ایک پُر اسرار جاسوسی کردار" کا مطالعہ کریں تو ان پر اچھی طرح ظاہر و واضح و ثابت ہو جائے گا کہ خود شیخ احمد احسائی کے زمانہ میں خود اس کے سامنے کربلائے معلیٰ کے تمام شیعوں کے مجمع عام میں اسکی کتاب سے اس کی عبارات کے بارے میں سوالات کر کے اور اس کے عقائد کو باطل اور کفر قرار دیکر اس وقت کے بزرگ ترین شیعہ علماء اعلام و مجتہدین عظام و فقہائے عالی مقدار نے شیخ احمد احسائی کو کافر قرار دیا تھا۔ اور شیخ احمد احسائی کے ان عقائد باطلہ کی تبلیغ کرنے والوں اور اُن کی پیروی کرنے والوں کو شیخی کا اسی طرح لقب دیا تھا جس طرح ہندو پاک میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں اور اسکے افکار و عقائد کی پیروی کرنے والوں کو مسلمانان پاک و ہند نے مرزائی کا لقب دیا تھا۔ لہذا یہ کہنا کہ خالصی نے شیعان حیدر کرار اور عزاداروں کو شیخی قرار دیا یا اُن کو ضال و مضل اور کافر قرار دیا، سراسر غلط ہے۔ چونکہ خالصی تو شیخ احمد احسائی کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد گزرا ہے۔ لہذا یہ کہنا کہ خالصی نے شیعان حیدر کرار اور عزاداران کو شیخی قرار دیا، اُن کو ضال و مضل اور کافر قرار دیا سراسر غلط ہے اور جس طرح بنی اُمیہ کے طرفداروں نے بنی اُمیہ کی بد اعمالیوں اور بد عنوانیوں کو چھپانے کے لئے ایک افسانوی اور فرضی عبداللہ بن سبا گھڑا اور اسکو شیعہ مذہب کا بانی کہنا شروع کر دیا اسی طرح شیخیوں نے اس حقیقت پر پردہ ڈالنے کے لئے کہ شیخی کن لوگوں کو کہا گیا کس وجہ سے کہا گیا اور کن بزرگ ہستیوں نے کہا۔ ایک افسانوی اور فرضی خالصی گھڑا اور شیعوں کو شیخی کہنے اور ضال و مضل و کافر کہنے کو اس فرضی و افسانوی خالصی کے گلے میں ڈال دیا تا کہ اس طرح شیعان حیدر کرار اور عزاداروں کو دھوکہ دے سکیں کیونکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ ہمارے متقدمین و متاخرین شیعہ علمائے اعلام و مجتہدین عظام نے کبھی بھی شیعان حیدر کرار کو اور عزاداروں کو شیخی یا ضال و مضل و کافر قرار نہیں دیا بلکہ صرف ان لوگوں کو شیخی قرار دے کر ضال و مضل و کافر کہا ہے جو شیخ احمد احسائی کے افکار و عقائد کی تبلیغ کرتے تھے اور اس کے عقائد کے پیروکار تھے اور شیخ احمد احسائی کے مرنے کے بعد اس کے جانشینوں یعنی شیخیہ رکنیہ کرمان یا شیخیہ احقاقیہ کویتہ کے رؤساء اور سربراہوں سے

وابستگی رکھتے ہیں جن کے موجودہ سربراہ مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی ہیں پس جو شخص شیخ احمد احسائی اور روسائے شیخیہ کے ساتھ وابستگی رکھتا ہے اور ان کی کتابوں سے عقائد باطلہ کی نشر و اشاعت کرتا ہے اور ان عقائد کا معتقد ہے صرف ان ہی کو شیخی و ضال و مضل و کافر کہا گیا ہے۔ بالبتہ اتنی بات ضرور درست ہے کہ جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کی پیروی کرنے والے اکثر سنی مسلمانوں میں سے نکل کر ادھر آ گئے ہیں۔ بلکہ غلام احمد قادیانی پہلے خود سنی مسلمان تھا۔ اسی طرح شیخ احمد احسائی کے عقائد و افکار میں اس کی پیروی کرنے والے اکثر شیعوں میں سے ہی نکل کر ادھر گئے ہیں، لیکن خود شیخ احمد احسائی کا فی الحقیقت شیعہ ہونا محل اختلاف ہے کیونکہ وہ تقریباً پچاس سال کی عمر میں شیعہ لباس میں ایران و عراق میں داخل ہوا تھا اور اس سے پہلے کے حالات کا ایران و عراق میں کسی کو علم نہیں تھا۔ لہٰذا ابتدا میں خود شیخ کے کہنے کے مطابق ایران و عراق کے لوگوں نے اس کے شیعہ ہونے کا بیان کیا۔ لیکن جب اسکے دعوے اور عقائد اسلامی سے انحراف سامنے آیا تو اس کو خود اس کے زمانے کے شیعہ علمائے اعلام و مجتہدین عظام نے خود اس کے سامنے اس سے سوالات کر کے اس کو کافر قرار دیا اور اس کے عقائد میں اس کی پیروی کرنے والوں کو شیخی و ضال و مضل کہنا شروع کیا، لیکن ان کو شیعان حیدر کرار یا عزادار ہونے کی بنا پر شیخی یا ضال و مضل یا کافر نہیں کہا گیا بلکہ صرف شیخ احمد احسائی کے باطل افکار و عقائد کو اپنانے، ان کی تبلیغ کرنے اور شیخیوں کی دونوں شاخوں میں سے کسی شاخ کے ساتھ وابستگی اختیار کرنے کی وجہ سے شیخی و ضال و مضل و کافر کہا گیا ہے۔ بس یہ بات بھی شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ مزدوروں نے صرف پاکستان کے شیعان حیدر کرار اور عزاداروں کو مشتعل کرنے کے لیے اچھالا ہے اور یہ بات بھی ان کی مکاری و عیاری و فریب کاری اور دھوکہ دہی بلکہ بدمعاشی کا ایک عمدہ شاہکار ہے۔

جہاں تک عزاداری کا تعلق ہے۔ تو یہ یقیناً شیعان حیدر کرار کے لیے شہ رگ حیات کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن عزاداری امام حسین علیہ السلام شیعوں کے لیے مابہ الامتیاز نہیں ہے بلکہ جس طرح شیعہ عزاداری کرتے ہیں اکثر سنی حضرات بھی عزاداری کرتے ہیں، مجالس منعقد کرتے ہیں مصائب پر گریہ و بکا کرتے ہیں۔ ماتم بھی کرتے ہیں اور ہمارے یہاں چنیوٹ میں تو شیعوں کے صرف دو تعزیئے روز عاشورہ نکلتے ہیں لیکن اہل سنت حضرات کے دس سے زیادہ تعزیئے نکلتے ہیں بلکہ سنی اور شیعہ تو بہر طور مسلمان ہیں۔ امام حسین علیہ السلام کے حضور تو ہندو اور غیر مسلم

بھی نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہیں اور بعض ہندو عزاداری بھی کرتے ہیں، جیسا کہ مہاراجہ گوالیار کے
رہے ہیں اکثر کو معلوم ہے اور اسی لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ "حسین سب کا"
پس کسی کو بھی اس بات سے انکار نہیں ہے کہ شیخی حضرات بھی اسی طرح عزاداری
کرتے ہیں جس طرح شیعہ عزاداری کرتے ہیں اور دوسرے مذاہب والے بھی کرتے ہیں۔
بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ شیخیوں نے پاکستان میں مجالس عزا کا استحصال کر کے ہی اور
مجالس میں شیعوں کے ممبروں کو استعمال کر کے ہی پاکستان کے ان بے خبر۔ سادہ لوح
اور کم علم شیعوں میں جو اصول مذہب اور اصول دین کا کما حقہٗ علم نہیں رکھتے تھے۔ اپنے افکار کا
رچار کیا ہے۔ کیونکہ پاکستان کے ان بے خبر، سادہ لوح اور کم علم شیعوں نے یہ سمجھ لیا کہ جو بھی
حسینی سٹیج پر آ کر مجلس پڑھ جائے وہ شیعہ ہے اور جو افکار بھی وہ بیان کر جائے وہ بھی شیعہ
عقائد ہیں۔
لیکن اگر شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹ اور تنخواہ دار مزدوروں کی اس سے مراد یہ ہو کہ
خالصی نے تمام شیعانِ حیدر کرار اور عزادارانِ امام حسین علیہ السلام کو مطلقاً شیعانِ حیدر کرار ہونے
اور عزادارانِ امام حسین علیہ السلام ہونے کی وجہ سے شیخی قرار دے کر ضال و مضل و کافر کہا ہے تو اس
لعی پر لعنت اور اگر خالصی نے مطلقاً شیعانِ حیدر کرار اور عزادارانِ حسین کو شیخی قرار دے کر
ضال و مضل اور کافر نہ کہا ہو بلکہ صرف ان لوگوں کو شیخی اور ضال و مضل و کافر کہا ہو جو شیخ
احمد احسائی کے عقائد میں پیرو ہیں اور شیخ احمد احسائی کے بعد اس کے جانشینوں اور شیخیوں
دونوں شاخوں کے سربراہوں میں سے کسی کے ساتھ وابستگی رکھتے ہیں۔ اور شیخی عقائد کی
نشر و اشاعت اور تبلیغ کر رہے ہیں تو یہ بات خالصی نے کوئی انوکھی نہیں کہی بلکہ شیخ احمد احسائی کے
زمانے سے تمام شیعہ علمائے اعلام و مجتہدینِ عظام یہی کہتے آئے ہیں، جس کا دل چاہے وہ ہماری کتاب
"ایک پُراسرار جاسوسی کردار"، کا مطالعہ کرے اور اس کتاب کے سابقہ اوراق کا بھی مطالعہ
کرے۔ اس کے باوجود اگر شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کی اس سے
مراد یہ ہو کہ ضرور کوئی خالصی نامی شخص ایسا بھی گزرا ہے جو تمام شیعانِ حیدر کرار ہونے اور عزادارانِ
عزادارانِ حسین علیہ السلام کو مطلقاً شیعانِ حیدر کرار و حسین علیہ السلام ہونے کی وجہ سے
شیخی اور ضال و مضل و کافر سمجھتا تھا تو اس صورت میں اگر کسی ایسے فرضی و افسانوی خالصی کا وجود تسلیم
بھی کر لیا جائے تو پھر خالصی گروہ وہ ہو گا جو تمام شیعانِ حیدر کرار اور عزادارانِ امام حسین علیہ
السلام کو مطلقاً شیعہ ہونے اور عزادار ہونے کی بنا پر شیخی اور ضال و مضل و کافر کہتا ہو۔

لیکن ہم چیلنج کے ساتھ کہتے ہیں یہ بات کہ پاکستان میں ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام میں ایک بھی فرد شیعہ ایسا نہیں ہے کہ جو تمام شیعان حیدر کرار کو اور تمام عزاداران امام حسین علیہ السلام کو مطلقاً شیعہ حیدر کرار ہونے اور عزادار امام حسین علیہ السلام ہونے کی وجہ سے شیخی قرار دیکر ضال و مضل و کافر کہتا ہو پس اس صورت میں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اس معنی میں بھی نہ صرف پاکستان میں بلکہ تمام دنیا کے شیعوں میں خالصی گروہ کا کوئی وجود نہیں ہے اور یہ بھی شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کی مکاری و عیاری و فریب کاری اور دھوکہ بازی کا ایک بہت بڑا شاہکار ہے اور جو کوئی شخص پاکستان کے شیعوں میں خالصیت یا خالصی گروہ کا ڈھنڈورہ پیٹتا ہے وہ یا تو اصلاً شیخی ہے یا شیخیوں کے فریب میں آکر دھوکہ کھا گیا ہے کیونکہ خالصیت یا خالصی گروہ کا صفحہ زمین پر کوئی وجود ہی نہیں ہے اور یہ نام شیخیوں کی طرف سے خود کو چھپانے کے لیے اُن کی فرضی و افسانوی اور خود ساختہ پیداوار ہے۔ اور القائم اور گنج ذرافشاں کے بچوں کی ہدایت کے لئے بس اتنا سبق ہی کافی ہے۔

نمبر ۸:۔ آٹھواں الزام اس اشتہار میں یہ لگایا گیا ہے کہ خالصی نے زنجیر زنی اور ماتم و سینہ کوبی کو فعل حرام اور مجالس عزا کو تبلیغ کفر اور ذاکرین و واعظین کو کفر کا خوان کہہ کر عزاداری کی مخالفت کی ہے۔ اس الزام کا مختصر جواب یہ ہے کہ اولاً یہ الزام دعوائے بے ثبوت ہے لہٰذا محض اتہام ہے۔

دوسرے کسی فعل کے حرام یا حلال قرار دینے کی کسی کی طرف نسبت دینے سے یہ ثابت ہوا کہ شیخیوں کو یہ بات تسلیم ہے کہ وہ شخص یا صاحب فتویٰ مجتہد ہے اور اس کی تقلید کی جاتی ہے تو اس کے لئے وہی حکم ہوگا جو کسی مجتہد کی تقلید کے لئے ہو سکتا ہے۔

تیسرے شیخی مولوی کاظم حسین اثیر جاڑوی نے آیت اللہ آقائے روح اللہ الخمینی کی کتاب کشف الاسرار کے صفحہ ۱۷۳ کا ترجمہ کرتے ہوئے "عزاداری پر ایک نگاہ کے تحت" آقائے خمینی کی عبارت کا خود بایں الفاظ ترجمہ کیا ہے کہ "نہ تو میں اور نہ ہی کوئی دوسرا عالم اس بات کی ذمہ داری لینے پر تیار ہے کہ عزاداری سید الشہداء علیہ السلام کے

ماتم پر جو کچھ بھی کیا جا رہا ہے اسے سو فیصد درست قرار دے، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے بعض علمائے محترم نے بعض مراسم سے منع فرمایا تھا۔ زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ حجۃ الاسلام الحاج شیخ عبدالکریم زنجانی نے صرف بیس ۲۰ برس قبل شبیہ خوانی سے منع فرمایا تھا" الخ

پس آقائے خمینی مدظلہ العالی کے اس بیان سے بھی ثابت ہوا کہ مراسم عزا کی بجا آوری میں جو جو کچھ کیا جا رہا ہے وہ آقائے خمینی کے نزدیک بھی سو فی صد درست نہیں ہے اور آقائے الحاج شیخ عبدالکریم زنجانی کی طرف سے شبیہ خوانی کی ممانعت کی تعریف کر کے انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ کسی ایسی بات سے منع کرنا جو درست نہیں ہے عزاداری کی مخالفت نہیں کہلا سکتا۔

یہ تھے اس تمام کے باوجود بغرض تسلیم اگر کوئی فرضی و افسانوی خالصی ایسا بھی گزرا ہو جس نے شرعی حدود میں رہتے ہوئے بھی زنجیر زنی اور ماتم سینہ کوبی کو فعل حرام اور مجالس عزا کو مطلقاً تبلیغ کفر اور ذاکرین و واعظین کو بلا استثنا کفر خوان کہا ہو تو اس صورت میں خالصی گروہ وہ ہو گا جو شرعی حدود میں رہتے ہوئے بھی زنجیر زنی اور ماتم و سینہ زنی کو فعل حرام کہتا ہو اور مجالس عزا کو مطلقاً تبلیغ کفر اور ذاکرین و واعظین کو بلا استثنا کفر خوان کہتا ہو۔ لیکن ہم چیلنج کے ساتھ کہتے ہیں یہ بات کہ پاکستان میں ایک بھی فرد شیعہ ایسا نہیں ہے کہ جو شرعی حدود میں رہتے ہوئے بھی زنجیر زنی اور ماتم سینہ زنی کو فعل حرام کہتا ہو اور مطلقاً مجالس عزا کو تبلیغ کفر اور ذاکرین و واعظین کو بلا استثنا کفر خوان کہتا ہو۔ پس اس صورت میں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اس معنی میں بھی پاکستان کے شیعوں میں خالصی گروہ کا کوئی وجود نہیں ہے اور یہ بھی شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کی مکاری و عیاری و فریب کاری و دھوکہ بازی کا ایک بہت بڑا شاہکار ہے اور صرف شیخی مبلغین و ذاکرین کے لئے کھلی چھٹی حاصل کرنے کی ایک تدبیر ہے کیونکہ شیخیت کی تبلیغ بہر طور ضلالت و گمراہی ہے۔ اور کفر کی تبلیغ ہے خواہ وہ گھر میں ہو یا صحرا میں مجالس عزا میں ہو یا مسجد میں۔ خواہ عام محفل میں ہو یا خاص میں۔ تحریر میں ہو یا تقریر میں اور اس طرح کے تمام ذاکرین کرام و واعظین عظام بھی بلا استثنا کفر خوان نہیں ہیں بلکہ صرف شیخیت کی تبلیغ کرنے والے ذاکرین اور شیخیت کا پرچار کرنے والے واعظین ہی کفر خوان ہیں اور ایسی ہی مجالس تبلیغ کفر ہیں، جن میں شیخیت کا پرچار کیا جاتا ہو اور انہیں کی Protection (حفاظت) کے لئے شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں نے یہ سب سوانگ رچایا ہے اور الزام گھڑا ہے اور اتھام اور گند نیز بہتان کے

بچوں کی ہدایت کیلئے اتنا سبق ہی کافی ہے۔

نمبر ۹: ۔ نواں الزام اس اشتہار میں یہ لگایا گیا ہے کہ خالصی نے خرگوش اور بجو کو حلال قرار دیا اور فقہ جعفریہ کے احکام کے تقدس کو پامال کیا۔

اس الزام کا مختصر جواب یہ ہے کہ شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں نے یہ لکھ کر خالصی نے خرگوش اور بجو کو حلال قرار دیا اور فقہ جعفریہ کے تقدس کو پامال کیا۔ یہ تسلیم کر لیا کہ یہ خالصی کوئی صاحب حکم اور صاحب فتویٰ مجتہد ہے جو حلال و حرام کے فتوے دیتا ہے اور اور یہ خالصی کسی اور فقہ کا مجتہد بھی نہیں ہے۔ بلکہ فقہ جعفریہ کا مجتہد ہے ورنہ اگر لاہور کی شاہی مسجد کا سُنّی خطیب ایسا فتویٰ دے تو اُس سے فقہ جعفریہ کے تقدس پر کیا آنچ آسکتی ہے۔ ہر چند کہ آیت اللہ العظمیٰ آغائے سید محمد کاظم شریعت مدار کا ہفت روزہ "رضاکار" کے ایک قطعہ میں خالصی کے بارے میں یہ بیان شائع ہوا تھا کہ خالصی ایک شیعہ مجتہد تھے جن سے دوسرے شیعہ مجتہدین کو بعض فروعی مسائل میں اختلاف تھا۔ لیکن اگر آیت اللہ موصوف کا یہ بیان نہ بھی شائع ہوا ہوتا تو بھی اس الزام کے لگانے والوں کے بیان سے بھی ایک صاحب عقل و شعور یہی نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ یہ خالصی کوئی صاحب حکم و صاحب فتویٰ مجتہد ہے اور کسی دوسری فقہ کا نہیں بلکہ فقہ جعفریہ کا مجتہد ہے۔ پس یہ مجتہدین کے فروعی مسائل میں فتوے کے اختلاف کی بات ہوئی اور شیخی مولوی احمد علی آف رتہ متہ نے اپنے "درنجف" کے اس مضمون میں جو انہوں نے سربراہ شیخیہ احقاقیہ کویت مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کے دفاع اور Protection کے لئے "درنجف" ۸ر جون ۱۹۸۴ء کی اشاعت میں شائع کیا ہے، یہ لکھا ہے کہ:۔

"لیکن ہم مقلدین امام المصلح آیت اللہ الاحقاقی مدظلہ جتنی قدر ایک مجتہد کی حیثیت سے ان کی کرتے ہیں، اتنی ہی دوسرے مجتہدین عظام کی کرتے ہیں لہٰذا جو بھی مجتہد ہے اس کی شان میں گستاخی کے مرتکب نہ ہوں گے کیونکہ مجتہد صاحب فتویٰ ہوتا ہے اگر ایک عام آدمی اس کی طرف انگلی اٹھانا شروع کر دے تو سوائے ہلاکت کے کچھ نہیں۔"

ہر چند کہ شیخی ایجنٹ اپنے اس قول میں جھوٹے ہیں، لیکن اس کے باوجود ہم کہتے ہیں کہ جب شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں نے خالصی کو خود صاحب حکم و صاحب فتویٰ فقہ جعفریہ کا مجتہد تسلیم کر لیا ہے تو انہوں نے اپنے درنجف کے ۸ر جون ۱۹۸۴ء والے مضمون میں اپنے اس الزام کا جواب بھی خود ہی دے لیا ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم سابق میں بیان کر آئے ہیں۔ ہم نے

حسن الاسکوئی الاحقاقی کو کسی فروعی اختلاف کی وجہ سے کچھ نہیں لکھا ہے بلکہ سربراہ ورئیس
سے شیخیہ احقاقیہ کویت ہونے کی حیثیت نے تمام اصولِ اسلام اور ضروریاتِ دینیہ سے انحراف

باہر لکھا ہے۔

دوسرے بفرض تسلیم اگر خالصی نے خرگوش اور بجو حلال قرار دیکر فقہ جعفریہ کے تقدس
پامال کیا ہے اور فروعی فقہی مسائل میں اختلاف اور اس کو حلال و حرام کے فتووں کی وجہ سے
ئی شخص خالصی کی تقلید کرکے خالصی گروہ کہلا سکتا ہے تو اس صورت میں خالصی گروہ وہ ہوگا
الصی کے مذکورہ فتوے پر عمل کرتے ہوئے بجو اور خرگوش کو حلال جانتا ہو اور بجو اور خرگوش
شت کو مزے سے کھاتا ہو، اور اگر کوئی شخص ایسے خالصی کے گھر مہمان چلا جائے تو وہ اس
مہمان کو بھی بجو اور خرگوش کا گوشت بھون بھون کر کھلاتا ہو۔ لیکن ہم چیلنج کے ساتھ
ے ہیں یہ بات کہ پاکستان میں ایک بھی فرد شیعہ ایسا نہیں کہ جو خالصی کا مقلد ہو اور جو بجو
رگوش کو حلال کہتا ہو اور ان کا گوشت بھون بھون کر شیعوں کو کھلاتا ہو۔ اور جب ایسا
س ہے اور یقیناً نہیں ہے تو اس صورت میں بھی ہم یہ کہتے ہیں حق بجانب ہوں گے کہ اس
ی میں بھی پاکستان کے شیعوں میں خالصی گروہ کا کوئی وجود نہیں ہے اور یہ بھی شیخیہ احقاقیہ
ت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کی مکاری و عیاری و فریب کاری اور دھوکہ بازی
ہی شاہکار ہے اور القائم اور گنا ہزتش کے بھیجوں کی ہدایت کے لیے اتنا ہی سبق کافی ہے

مرنمبر۱ دسواں الزام اس اشتہار میں یہ لگایا گیا ہے کہ خالصی نے آئمہ معصومین علیہم
سلام کو رسمی مجتہد قرار دیکر انکی عصمت و طہارت کا انکار کیا۔

اس الزام کا مختصر جواب یہ ہے کہ اولاً یہ الزام دعوائے بے ثبوت ہے لہٰذا سراسر اتہام
ہے اور ناقابل اعتبار ہے، دوسرے یہ کہ آئمہ معصومین علیہم السلام کی عصمت کا اقرار شیعوں
ایمان میں داخل ہے۔ پس اگر کسی فرضی خالصی نے ایسا کہا ہو تو پھر وہ شیعی مذہب سے نکل گیا
بر اس صورت میں خالصی گروہ، اسکو کہا جائے گا جو آئمہ معصومین علیہم السلام کو معصوم نہ
ہو اور ان کی عصمت پر ایمان نہ رکھتا ہو لیکن ہم چیلنج کے ساتھ کہتے ہیں یہ بات کہ پاکستان کے شیعوں
ں سے ایک بھی فرد ایسا نہیں ہے کہ جو آئمہ معصومین علیہم السلام کو معصوم نہ مانتا ہو اور محض رسمی
مجتہد سمجھتا ہو۔ پس اس صورت میں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اس معنی میں بھی پاکستان
شیعوں میں خالصی گروہ کا کوئی وجود نہیں اور یہ بھی شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ

زدوروں کی مکاری و عیاری و فریب کاری و دھوکہ بازی کا ایک شاہکار ہے۔ تلک عشرۃ کاملۃ۔

شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کے دس کے دس الزامات کا جواب اور ثابت ہوگیا کہ پاکستان میں خالصی گروہ نامی کوئی شے موجود نہیں ہے اور خالصیت شیخیوں کا ہوا ایک فرضی نام ہے جو وہ تمام شیعیان حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کو پیروان شیخ کو قبول کرنے ان سے شیخی کہنے کے مقابلہ میں تیلی رے تیلی تیرے سر پہ کولہو کی ضرب المثل کے مطابق دیتے ہیں لہذا وہ قطعی شیخی نہیں ہے اگر وہ بھی خالصیت کو حقیقت میں کوئی چیز سمجھتا ہے تو وہ ان کا فریب خوردہ ہے۔ بس القائم اور گنائزیشن کے بچوں کی ہدایت کے لئے اتنا سبق ہی کافی ہے۔

خالصی کی وصیّت میں کیا ہے؟

خالصی کے خلاف جو کچھ بیان کیا جارہا ہے۔ اگر ایک غیر جانبدار محقق تحقیق کرے تو تمام اتہامات اور جھوٹے الزامات کا اصل موجد مذہب شیخیہ کے کسی پیرو کو پائے گا لیکن ان کے جھوٹے پروپیگنڈے کی انتہا یہ ہے کہ ان شیخی ایجنٹوں کے جھوٹے پروپیگنڈے سے متاثر ہوکر پاکستان کے بعض شیعہ علمائے حق بھی اپنی بے خبری سے یہ کہتے ہوئے سنے گئے کہ شیخیت بھی باطل اور خالصیت بھی باطل شیخ احمد احسائی بھی گمراہ اور خالصی بھی گمراہ انہوں نے شیخیوں کے جھوٹے پروپیگنڈے سے متاثر ہوکر یہ سمجھ لیا جیسے کہ خالصیت کوئی مذہب ہے۔ شیخی ایجنٹوں کے جھوٹے پروپیگنڈے سے دھوکہ کھاکر خالصیت کو مذہب ماننے اور خالصی کو بلا تحقیق گمراہ کہنے کا قدرت نے ان کو یہ بدلا دیا کہ وہ مذہبی شیخی ایجنٹوں کے غلط اور جھوٹے پروپیگنڈے کا شکار ہوگئے تو ہمیں تحقیق کی حد تک عقیدہ ہے کہ ہمارے یہ شیعہ علمائے حق امیرالمومنین کے بیعت کرنے کا عقیدہ نہیں رکھتے اور عبارت کا ترجمہ انہوں نے کیا ہے، اس کا ترجمہ دوسروں نے بھی یہی کیا ہے، لیکن شیخی ایجنٹوں نے ان کے بارے میں کیا شہرت دی ہے اور کس طرح انہیں بدنام کیا ہے۔ طول و عرض پاکستان میں تمام فریب خوردگان شیخیہ سے پوچھ کر دیکھ لیں۔

لہٰذا ہماری ان شیعہ علمائے حق سے گذارش یہ ہے کہ اگر ان کے خلاف جن باتوں کی شیخی ایجنٹوں نے شہرت دی ہے وہ صحیح ہیں تو پھر خالصی کے بارے میں بھی جو کچھ انہوں نے کہا ہے اسے باور کرلیں۔ لیکن ان کے خلاف جو پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے اگر وہ جھوٹا ہے تو کم از کم انہیں خالصی کے بارے میں بھی تحقیق کرنا لازم ہے کہیں وہ بھی ان کی طرح شیخیوں

کے جھوٹے پروپیگنڈہ کا شکار نہ ہو۔ یہ پیراگراف صرف ہمارے علمائے حق کے لئے ہے اور دوسروں کے لئے نہیں۔

جب ہم اپنے بعض علمائے حق سے یہ پوچھتے تھے کہ ہمیں بتاؤ تو سہی کہ آخر خالصی نے کیا لکھا کیا ہے اور عقائد میں کیا تبدیلی کی ہے۔ تو وہ اس کا کوئی جواب نہ دیتے اور یہ کہتے کہ سنا ہے کہ اس نے اپنے وصیت نامے میں کچھ لکھا ہے

اتفاق سے ماضی قریب میں میرا لاہور جانا ہوا تو میرے عزیز۔ بھائی سید محمد نقی زیدی نے بتایا کہ یہاں حسن آباد میں کل ایک مجلس ہوئی تھی جس میں مولانا حسین بخش صاحب جاڑا نے تقریر فرمائی تھی۔ مجلس کے بعد انہوں نے اعلان کیا کہ میرے پاس ۱۹۸۵ء کی یہ جعفریہ جنتری ہے اس میں ڈھکو کے پیر خالصی کی وصیت لکھی ہوئی ہے۔ لیکن وہ اس جنتری کو کوشش کے باوجود حاصل نہ کر سکا، بہر حال میں خود اس جنتری کے حاصل کرنے کی تگ و دو میں لگ گیا اور جوئندہ یابندہ کے مصداق وہ جنتری حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ جس میں وہ وصیت موجود ہے اور شیخی غلید اثیر جاڑزی نے اصل فارسی وصیت کے ساتھ اپنا ترجمہ بھی تحریر کیا ہے اور اسی شیخی عنید نے اپنے پیش لفظ میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے جیسے کہ اس وصیت میں معلوم نہیں کتنا بڑا مواد ہے جس کو دیکھ کر اس کے خالصی کی وصیت ہونے کا انکار کر دیا جائے گا۔

لیکن طالبانِ حق کے لئے خالصی کی اس وصیت میں تو شیخیت کی شہ رگ پر خنجر پھرتا ہوا نظر آتا ہے اور مجتہد ہونے کی حیثیت سے بعض فروعی مسائل میں اختلاف کا اظہار اور بعض غلط رسومات کے ترک کی تاکید کے سوا عقائد کے بیان میں کوئی بھی کسی بھی قسم کی بد اعتقادی نہیں پائی جاتی۔

طالبانِ حق اور صحیح حقیقت کے متلاشی حضرات کے مطالعہ کیلئے شیخی عنید کاظم حسین اثیر جاڑزی کی شائع کردہ جعفریہ جنتری سے سالم وصیت کا مع ترجمہ کے عکس اس کے پیش لفظ کے عکس کے ساتھ اگلے صفحات میں پیش خدمت ہے۔

خالصی کی وصیت

از ——— اشیر جاڑوی

کیا یہ واقعاً وصیت ہے؟

جب انسان کسی بات سے انکار پر تل جاتا ہے تو اسے نئے نئے انکار کے وسائل تلاش کرنے میں دیر نہیں لگتی۔ ہو سکتا ہے کہ وصیت پڑھنے کے بعد جب اور کوئی جواب نہ بنے تو بعض زیادہ فرزانہ حضرات یہ کہہ کر انکار کر دیں کہ:

یہ خالصی صاحب کی وصیت ہی نہیں بلکہ بعد میں تراشی گئی ہے۔

تو ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اولاً تو خود جناب خالصی نے اسی وصیت میں اپنی دو کتابوں کا حوالہ دیا ہے کہ میری ہو بہو یہی وصیت "دو کتاب - الاسلام سبیل السعادہ والسلام ——— اور ——— فی سبیل اللہ ——— کے آخر میں بھی موجود ہے اور اب اسی وصیت کو علیحدہ شکل میں پیش کر رہا ہوں۔

——— جناب خالصی کے فرزند ارجمند جن کے نام یہ وصیت ہے یعنی محمد مہدی آجکل ایران میں موجود ہیں۔ اور یہ وصیت انہی کی ایران میں موجودگی میں عربی سے فارسی میں ترجمہ کر کے شائع کی گئی ہے ——— اگر یہ ان کی حقیقی وصیت نہ ہوتی تو وہ برملا اس سے انکار کر سکتے تھے اور شائع ہونے کے بعد اس کی تردید بھی کر سکتے تھے۔

جناب محمد مہدی کا تردید نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ وصیت حقیقی ہے۔ اور ان کے نام ہے۔

اصل وصیت نامہ

مقام وصیت ———— جامعہ مدینۃ العلم کاظمین (عراق)

تاریخ وصیت ———— ۲ شعبان سنہ ۱۴۰۰ھ

وصیت کنندہ ———— الشیخ محمد امام الخالصی الکبیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس خدائے را کہ آفریدگان را بقدرت خود آفرید۔

و مردم را برحمت خود ہدایت بخشید و بدانچہ کہ در آں صلاح آنہاست آشنا یشان داشت و بداں امر فرمود۔

و در سید آنچہ فساد و تباہی شان در آں است بیان داشتہ از آں نہی فرمود و از جملہ چیز ہائے کہ موجب صلاح حال ایشاں است وصیت قبل از مرگ است کہ آنرا برایشاں مستحب داشت۔

و نیز برائے آنکہ مشاجرہ و خصومت بعد از مردن وصیت کنندہ بین ورثہ او۔ و صاحبان حقوق بر او رخ ندہد۔

اس خالق یکتا کی تعریف کرتا ہوں جس نے اپنی قدرت کاملہ سے کائنات کو پیدا کیا۔

اور اپنی رحمت کاملہ سے لوگوں کو ہدایت سے نوازا۔ اور ہر وہ کام جس میں اصلاح تھی اس سے مطلع کیا اور اسے بجا لانے کا حکم دیا۔

ہر وہ کام جس میں انسان و انسانیت کی تباہی تھی اسے واضح کیا۔ اور اس کے ارتکاب سے منع کیا۔ جن معاملات میں انسان و انسانیت کی اصلاح احوال ہے انہی میں سے قبل از موت وصیت بھی ایک ہے۔ اور وصیت کو اللہ نے مستحب قرار دیا ہے۔

علاوہ ازیں وصیت میں یہ مصلحت بھی ملحوظ رہتی ہے کہ مرنے والے کے بعد متوفی کے ورثہ اور متوفی کے دیگر حقوق خواہ میں کسی قسم کا جھگڑا وغیرہ پیدا نہ ہو جائے۔

وبرائے آنکہ ہر کس تکلیفش معلوم وروشن
باشد وصیت را واجب انگاشت

و درود خدا بر محمد و خاندانش
کہ پاکان و پاکیزگان و برگزیدگان
اخیار و پیشوایان ابرارند ۔
و بعد من در این ورقہ وصیت
خود را سبیل میکنم علاوہ آنچہ کہ
در آخر کتاب (الاسلام سبیل
السعادۃ والسلام) ودرچنین در کتاب
(فی سبیل اللہ) بداں وصیت کردم
واینک من گواہی میدہم بآنکہ خدائی
نیست بجز ذات اقدس الٰہی کہ
یگانہ است وشریک برائے او
نیست وبرتر ومنزہ است از
مشابہت بآفریدگان وصفات
مخلوقات او پروردگار جہانیاں است
وگواہی میدہم بآنکہ محمد بندہ او و
فرستادہ او است کہ او را بعنوان
ہدایت و دین حق فرستاد ۔ تا بر تمام
ادیان چیرہ شود ۔ ہر چند کہ مشرکان
او را مکروہ شمارند ۔ درحالیکہ آنجناب
تصدیق کنندہ بود بکسانیکہ قبل از وی
بعنوان رسالت از طرف پروردگار
عالمیان آمدہ بودند ـــــ واینکہ

اور اس حیثیت سے کہ ہر شخص کو اپنی شرعی
ذمہ داری کا احساس رہے، وصیت کو واجب
قرار دیا ہے۔
اللہ کی رحمت ہو سرور کونین اور اس کی
طیب و طاہر آل پر جو اللہ کے منتخب کردہ اور
نیک و شرفا کے ہادی برحق ہیں۔
حمد و صلوٰۃ کے بعد ـــــ میں اپنی اس
وصیت کو جو اس ورقہ پر علیحدہ لکھ رہا ہوں
قبل ازیں اپنی دو کتابوں ـــــ الاسلام سبیل
السعادۃ والسلام ـــ اور ـــ فی سبیل اللہ کے آخر میں
لکھ چکا ہوں۔ اور یہ وصیت ہے۔
میں گواہی دیتا ہوں
اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ وہ ایک
ہے اور لاشریک ہے۔
وہ اپنی مخلوق کی جسمانی مشابہت سے منزہ
ہے۔ اور صفات مخلوق سے مبرا ہے۔
وہی میرا ـــــ میرے گزشتہ آباؤ
اجداد اور تمام کائنات کا پروردگار ہے۔ میں
اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ ذات احدیت
کا عبد ہے۔ اس کا بھیجا ہوا نبی ہے اور اللہ نے انکو ہادی
بنا کر بھیجا ہے۔ کہ تمام سابقہ مذاہب پر مشرکین
کے نہ چاہتے ہوئے بھی غالب آجائے۔ حالانکہ آپ
تمام کتب سماوی اور انبیاء کی نبوت کی تصدیق کی
جانب سے بعنوان رشد و ہدایت تشریف
لائے تھے ـــــ میں اس بات

اوصیائے ان بزرگوار بر امتش آنحضرت
وصیت دوازده گانه از اہل بیت
آنحضرت میباشند چنانکه در اخبار
وارد شده و در اخبار از طرف سرور
عالم چنان ناطق است و اینکه ہیچ
ہیچ وآنکه محمد ابن عبداللہ آورده
است ہمه از جانب خدا حق است
از کتاب و بیان در حدیث ہیچ
و سنت صادقه از طریق اہل بیت
بزرگوار او وارد شده و توحید اخلاص
و تعالیم و احکام و احوال روز رستاخیز
و حشر و بہشت و دوزخ تمام اینہا
حق است و در آن ہیچ شک و شبه
نیست که پیغمبر امین آنہا را از طرف
رب العالمین آورده است۔
و دیگر مرگ از جمله نعمت ہائے باری تعالیٰ
بر بندگان است تا ایشان را از زندان
دنیا و فشار و رنجہا و شر آن بیرون
برد۔ بسوئے جہان دیگر و بطرف
وسعت و نعمت و خیر آن تا کسانے
که بد کرده اند بکردار بدشان کیفر
دہد و کسانی که خوبی کرده اند با اعمال
خوبیشان پاداش نیک بخشد
یجزی الذین اساؤا بما عملوا
و یجزی الذین احسنوا بالحسنیٰ

کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ سرورِ کونینؐ کے بعد
سرورِ کونین کی امت پر آپ کی اہل بیت سے
بارہ وصی ہیں اور تاریخ و حدیث سرور کونینؐ سے بھی
یہی ثابت ہے میں اس بات کی بھی گواہی دیتا
ہوں کہ جو کچھ محمد ابن عبداللہ اللہ کی طرف
سے لائے ہیں۔ وہ اللہ کی طرف سے
ہے اور حق ہے۔
بشرطیکہ وہ قرآن کریم اور آپ کی ان احادیث
میں سے ہو جو اہل بیت کی سند سے وارد ہو
توحید خالص۔ قوانین اسلام۔ تعلیم سرور کونینؐ۔
احکام دین۔ حالات حشر و نشر۔ جنت و جہنم حق
[illegible] شک و شبہ نہیں کیونکہ سرور کونینؐ
کا لایا ہوا ہے۔
اور آپ اللہ کی طرف سے
امین تھے۔
میں گواہی دیتا ہوں کہ موت بھی ذات
الٰہیہ میں سے ایک نعمت ہے۔ تاکہ اللہ اپنے
بندوں کو زندان دنیا۔ مصائب دنیا۔ تکالیف دنیا
اور آفات دنیا سے دوسرے عالم کی طرف
جہاں وافر نعمات۔ وسیع فضا اور [illegible]
ہے۔ لے جائے۔ اور تاکہ بدکرداروں کو ان کی بدی
اور نیکوکاروں کو ان کی نیکی کی سزا و
جزا دے۔
تاکہ اللہ برا کرنے والوں کو برائی کی سزا۔
اور اچھا کرنے والوں کو نیکی کی جزا دے۔

این آن چیز است که من بدان
معتقد و متدین و از خدای تعالی
امید آمرزش آنچه که از گناهان که
مرتکب شده‌ام من عقیده و رضا و
تسلیم بامر او دارم و امیدوارم که جنات
را بر من بخشد بهشت و کرمش تا بدان
در روز قیامت مورد بازخواست
نشوم

یہ وہ امور ہیں جن پر میرا عقیدہ ہے اور
جنہیں میں اپنا دین سمجھتا ہوں۔ ذات احدیت
سے اپنے گناہوں کی بخشش کی امید رکھتا ہوں اور اپنے
کو اس کی رضا۔
اور امر کے سپرد کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں
کہ میری لغزشوں سے وہ درگزر فرمائے گا تاکہ روز حشر
میں ان میں گرفتار نہ کر دیا جاؤں اور مجھ سے باز پرس
نہ کی جائے۔

والحمد للہ رب العالمین

اینہا چیزہائے است کہ مربوط
بعقیدہ و ایمان بود ——
او و خاتم پیغمبران و اولیائے
و اوصیائے رسول ——
حشر و نشر میباشد و آنچہ مربوط
بامر دنیاست —— فائدۂ آخرت
شود۔ انشاء اللہ۔ پس معلوم باد کہ من
ملک دنیا ابدا چیزے را مالک نیستم
حتی این لباس را کہ پوشیدہ ام
نیز از حقوق شرعیہ و ہدایاست
پس این لباس باید باذن ورثہ
در بین فقرا پخش شود و خانہ ای
را کہ در آن ساکنم۔ و اثاثہ کہ در آن
است۔ از خورد و بزرگ ہمہ
ملک حق ہمسر من یعنی والدۂ مہدی
است و چیزے در آن از من

یہ امور تو وہ تھے جن کا تعلق توحید الٰہی پر
ایمان
، رسالت، نبوت، اولیائے خدا، واوصیائے
رسول اور
حشر و نشر سے تھا —— اور وہ چیزیں جن کا تعلق
دنیاوی معاملات سے ہے لیکن ان کا اثر قیامت
سے متعلق ہے انشاء اللہ —— معلوم ہونا چاہیے کہ میں
دولت دنیا میں سے حتی کہ اپنے جسم پر پہنے ہوئے
کپڑوں تک مالک نہیں ہوں —— یہ بھی شرعی حقوق
اور مومنین کے عنایت کردہ تحفے ہیں۔ لہٰذا وارثوں
کی اجازت سے یہ لباس فقراء کو دے دیا جائے
جس گھر میں رہ رہا ہوں اور جتنا سامان کہ اس
گھر میں ہے۔ خواہ یہ سامان چھوٹا ہے یا
بڑا ہے بلاشرکت غیرے میری شریک حیات
یعنی والدۂ مہدی کی ملکیت ہے اور اس میں ایک
کوڑی تک میری نہیں

نیست ___ وخانۂ ذکر از ورثۂ پدرم
رحمۃ اللہ علیہ خریدہ ام با احتمال ملکیت
ایشاں از ورثۂ شاہزادہ ابوالفضل میرزا
برائے دفع نزاع ایشاں ۔ آنرا برائے
زوجہ ام خریدہ ام ۔ البتہ آنرا از مال
خودم نخریدہ ام بلکہ از اموال خاصۂ
خود او خریدہ ام پس آں ملک طلق
وی بود و احدی در آں شریک نیست
و بر تقدیر اینکہ حصہ از اں ملک
من بودہ باشد آنرا بہ ہمسرم فروختہ
و بہائے آنرا دریافت داشتہ ام
پس در واقع ___ حقوق ___
بلکہ آں نیز مانند سائر جہتہا کہ
ملک طلق وی است و از او امیدوارم
کہ بہ ورثۂ من و پسران ہر یک چہاردہ
دینار و بہ دختران ہفت دینار تقسیم
نماید ۔ و این رجاء اکیدی است کہ
در ہر فرصتی کہ بدست وی
بدون فشار و ہرج حصول آنرا از وے
خواستارم ۔ چنانکہ آرزو مندم
از وے کہ در فروختن برائے ساختمان
مدرسہ در ہنگامیکہ برائے ___ آں
خریدارے یافت شود آنرا الحق
فروختن بمدرسہ باختیار خود ہر گاہ
مائل باشد بدون جبر و اکراہ انجام

جو مکان میں نے شاہزادہ ابوالفضل میرزا کے
وارثوں سے اپنے والد کے ترکے کے عوض میں
احتمال پر خریدا ہے کہ میرے والد کی ملکیت ہے
رفع نزاع کے لئے بتائے دیتا ہوں ۔ کہ میں نے
اپنی رفیقۂ حیات کے لئے خریدا ہے ۔ ویسے
حقیقت یہ ہے کہ میں نے یہ بھی اپنے مال
سے نہیں خریدا بلکہ اپنی بیوی کے مخصوص مال سے
خریدا ہے ۔ لہٰذا یہ مکان بھی بلا شرکت غیرے اسی
کی ملکیت ہے ۔ اگر بالفرض اس مکان میں میرا
ذاتی کوئی حصہ تھا بھی تو میں نے وہ اپنی بیوی کو
بیچ دیا تھا اور اس کی قیمت وصول کر چکا ہوں
لہٰذا فی الواقع اب ۔ اس میں میرا کوئی حصہ نہیں ۔
بلکہ یہ بھی دیگر زیر تصرف اشیاء کی طرح میری
بیوی کی ہی واحد ملکیت ہے ___ اپنی
بیوی سے توقع رکھتا ہوں کہ میرے بعد میرے
بیٹوں ۔ دیگر وارثوں میں سے ہر ایک کو چودہ دینار
اور میری لڑکیوں میں سے ہر ایک کو سات دینار
تقسیم کر دے ۔ یہ امید پر تاکید ہے کہ جب اسے
حالات مہلت دیں فوراً اور بلا تاخیر میری آرزو
پوری کر دے ___ نیز مجھے یہ بھی تاکید ہے
کہ جب بھی اس کے مکان کو مدرسہ کی خاطر
کوئی خریدار مہیا ہو جائے تو ___
___ مکان کو مدرسہ
کے لئے فروخت کر دے ۔ تاکہ توسیع مدرسہ میں رکاوٹ
نہ ہو ۔ لیکن اس کا تعلق اس کی رضا و خوشی سے ہے

و هم
هر چند بهمان قیمت باشد که آنرا خریده
است بر حسب سند عادی که لحقی
باعضائے ورثه باشد تا بپاداش
از جانب خدا در این مورد فائز
شود و نیز چون من از بازارچه
از کسب مدام مطابق آنچه در دفتر
آنجا ثبت است . از وے رجا هم
که تا حد توانائی خود دیون مرا وفا
کند .

و چون من مدرسه را که آنرا جامعه
مدینة العلم نامیده ام بتاسیس آنکه
. س ... بزرگی شود که تا شامل جمیع
علوم متداوله در این ایام گردد
بعلاوه علوم مخصوص بدین مانند
علم تفسیر و حدیث و آنچه متعلق
باین دو علم است از فقه و غیرآن
که در این باره از جهت دینی بحث
مینماید برائے اینکه تمام علوم مادی
و غیرآن بر توحید الهی و صدق
رسالت محمدی دلالت مینماید و
من آرزومند بودم که این مدرسه
جهت بدعتها و اهوا و گمراهیها را
از بین ببرد و سنت صحیح را که
از طریق اهلبیت رسیده است

اس میں کوئی جبر و اکراہ نہیں ۔
خواہ فروخت کرنے میں اسے وہی قیمت
ہی ادا کی جائے جس پر خریدا گیا تھا ۔ عقد نہ
کرے اور تمام قانونی تقاضے جن میں تمام قانونی
وارثوں کے دستخط بھی شامل ہیں پورے کئے
جائیں تاکہ اس سلسلہ میں ذات احدیت سے
مستحق اجر ہو ۔ میں بازار کے چند دکانداروں کا مقروض
بھی ہوں ۔ مجھے اپنی شریکہ حیات سے یہ توقع بھی
ہے کہ میرے تمام قرضہ جات جیسا کہ دکانداروں کی
کھاتوں میں موجود ہیں میری طرف سے ادا کرے گی
چونکہ میں نے اپنے مدرسہ جامعہ مدینۃ العلم کا
آغاز اس خیال سے کیا تھا کہ اسے ایسے وقت تک
کی ایسی عظیم یونیورسٹی بنا دوں گا ۔ جو علم تفسیر ۔
علم حدیث اور علم فقہ جیسے علوم دینی یا ایسے
علوم جو مذکورہ علوم سے بطور مبادی مشتق ہیں ۔
کے علاوہ عصر حاضر کے تمام مروجہ مادی علوم
کی بھی کفیل ہوگی ۔ کیونکہ میرے خیال میں عصر
حاضر کے تمام مروجہ علوم توحید الٰہیہ اور صداقت
رسالت پر دلالت کرتے ہیں ۔
اس سلسلہ مجھے یہ توقع بھی تھی کہ میرا
مدرسہ تمام نفسانی بدعات نفسانی
خواہشات اور تمام گمراہیوں کو بیخ کنی
کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا
ایسی روایات صحیح جو اہل بیت
رسول اور سنت رسول سے موصول ہوئی ہیں

اظہار نمودہ آنرا زندہ دارد و دانشمندان
شائستہ ای کہ قادر بر احیائے
اسلام و سنن آں و میرانیدن
کفر و بدعتہا و ضلالتہا باشد تربیت
نماید۔ چوں خود دریں منصب توفیق نیافتم
لذا وصیت میکنم کہ ایں مدرسہ
چنانکہ وصف کردم کسیکہ ناظم
یا مدیر آں و متولی آن است در
آمادہ نمودن آنچہ یاد آور شدیم
بقدری کہ امکان باید بکوشد و
بر اہل بدعت اجازہ ندہد کہ
در شئون آں دخالت نمایند۔ خصوصاً
کسانیکہ جرأت بر مخالفت قرآن کریم
دارند در ترک نمودن نماز جمعہ
و بدعت گذاری در اذان کہ
در آں کم و زیادہ نمایند و از
قمہ زدن و زنجیر زنی و اجرای
خرافات و مسخرہ بازیہا باسم
عزاداری حضرت حسین سکوت
نماید از دروغ گوئی خطباء
(روضہ خوانہا) بر خدا و رسول بنام
عزا یا بعنوان ذکر فضائل اہلبیت
علیہم السلام جلوگیری نکردہ خاموش
نشینند۔

و بر وصی و ہر متولی لازم است کہ

انہیں زندہ کرے گا۔ اور یہ مدرسہ ایسے لائق
اور ہونہار علماء پیدا کرے گا جو احیائے اسلام
اور کفر و بدعت و گمراہی مٹانے پر
قادر ہوں ——— لیکن
چونکہ دامن عمر کی کوتاہی نے مجھے مہلت نہیں
دی۔ اس لئے وصیت کرتا ہوں کہ جیسا
میں نے کہا ہے کہ مدرسہ کے متولی و نگران
کے لئے ضروری ہے کہ میری ہدایات
کے مطابق میری خواہش کو پورا کرنے میں ہر ممکن
کوشش کرے۔

علاوہ ازیں اہل بدعت میں سے کسی
کو اس بات کی قطعاً اجازت ...
مدرسہ میں دخل دیں۔ پھر ان لوگوں میں سے بالخصوص
ایسے افراد جو نماز جمعہ ترک کرنے اذان میں ———
کمی بیشی ——— کی
بدعت کو جائز سمجھنے میں قرآن کی مخالفت
سے بھی نہیں ڈرتے اور ایسے لوگ جو عزاداری
سید الشہداء کے نام پر۔ امام حسین کے بہانے سے
غلط اور خلاف شریعت رسوم پر مصر بلب ہیں۔ اور
ایسے لوگ جو عزاداری سید الشہداء کے نام
پر ذکر فضائل و مصائب کرنے والے خطیبوں
اور ذاکروں کو دروغ گوئی سے نہیں
روکتے ——— اور خاموش
بیٹھے ہیں۔

میرے وصی۔ اور مدرسہ کے ہر متولی کیلئے ضروری ہے

که مجال برائے اشغال دیگر نه دہد اشخاص
برائے مداخله در امور مدرسه نمی دہد
وہم خود را معروف در تربیت
علمائے صالح که پیروانی کتاب
وسنت و ساعیان در توحید کلمه
مسلمین بود و مسلمانہا را بر کتاب
خدا وسنت رسول از طریق
اہلبیت جمع نمایند
و بر وصی و متولی است که سعی کند
در وسعت کتابخانه بطوریکه آنرا
شامل جمیع کتب در انواع علوم
نماید بقدریکه امکان دارد و آنرا در
معرض استفاده اہل علم و مطالعه
کنندگان در آن قرار دہد بشرط
آنکه کتابے از آن بخارج مدرسه
نبرند و باید معلوم گردد که جمیع
آنچه در مدرسه است از فرشہا
و صندلیہا و دیشتی ہا و میز و چند
گرہا و ...... و ...... و بالآخره ہر آنچه
در مدرسه است وقف بر مدرسه
است۔
و امر آن مربوط بوصی و متولی است
مگر (ظروف و آلات طبخ) که آن
مربوط بجناب آقائے (عبداللہ حاجم)
سلمه اللہ است۔

کہ ایسے افراد کو امور مدرسہ میں دخل اندازی
کی اجازت ہرگز نہ دے
نیز وصی و متولی پہ کہ ایسے علماء صالحین کی
تعلیم و تربیت میں معروف رکھے جو کتاب
وسنت کے سچے پیروکار ـــــ اتحاد بین
المسلمین کے پرچارک اور مسلمانوں کو اہلبیت
رسول کے ذریعہ بتائی گئی کتاب وسنت پر
جمع کرنے کی کوشش کریں۔
وصی و نگران مدرسہ کے لئے یہ ضروری
ہے کہ وہ لائبریری میں اضافہ کی ہر ممکن کوشش
کریں۔ تاکہ تمام مروجہ علوم کی حسب ضرورت
کتب میسر آسکیں اور [illegible] ہو کہ اہل
علم و دانش حضرات سے استفادہ کے لئے
کھولے رکھیں۔
البتہ مطالعہ کرنے والوں سے ایک شرط
ضرور کرلیں کہ کوئی کتاب مدرسہ سے باہر نہ
جائے ـــ یہ بھی معلوم ہو کہ مدرسہ میں جتنا
سامان فرنیچر۔ دریاں۔ قالین۔ لاؤڈ سپیکر وغیرہ ہیں
سب کا سب مدرسہ کا ہے
اور مدرسہ کے لئے وقف ہے۔

اور ان تمام اشیاء کا معاملہ متولی مدرسہ اور
نگران مدرسہ کے سپرد ہے البتہ کچن سے متعلق
تمام برتن وغیرہ کا معاملہ صرف آقائے الحاج عبداللہ
حاجم کے سپرد ہے۔

و اما کتابخانہ پس تمام آں وقف در
مدرسہ بر استفادہ کنندگان از آنجا
است حتی کتابہائے شخصی کہ
مربوط بخود من بود و امر آں مربوط
بوصی و متولیان بعد از او است
و دکانہا و غرفہ ہائے کہ روبروئے
آنجا بنا شدہ مربوط بمدرسہ است
کہ عایدات آنہا بعد از صرف
مایحتاج مدرسہ از تعمیر و ترمیم صرف
احتیاجات مدرسہ میشود بہ آنچہ وصی
و ہر متولی نظر دہد و صلاح داند
و بر وصی و ہر متولی و وصی لازم است
کہ با حدی از غرباء از زوار و غیر
آں اجازہ ندہد کہ در ... منزل
گیرد و سکونت کند۔ مگر اینکہ بہ یکے
از طلاب آں مہمان باشد بشرطیکہ
کہ بیش از سہ روز در آں بعنوان
مہمان نماند و اینکہ مہمان ہم از طلاب
علوم دینیہ باشد۔ و چوں بر من متولی
است کہ متولی بعد از خود را ناظر
بر مدرسہ را تعیین و نصب کند لذا
من بعد از خودم تولیت مدرسہ
را برائے فرزندم (محمد مہدی) حفظہ
اللہ قرار دادم
و جناب مستطاب ورع تقی آقائے

جہاں تک لائبریری کا تعلق ہے تو یہ
تمام کی تمام حتیٰ کہ میری اپنی ذاتی کتابیں
تک مدرسہ کے اندر ان افراد کے لئے
وقف ہیں جو مدرسہ ہی میں وصی اور نگران
کی صوابدید پر استفادہ کرنا چاہیں ——
اسی طرح تمام دکانیں اور کمرہ جات
وغیرہ جو مدرسہ کے سامنے مکمل ہو چکے
ہیں۔ یہ بھی مدرسہ ہی کے ہیں اور ان کا تمام
کرایہ مدرسہ کی تعمیر و ترمیم پر صرف کرنے
کے بعد مدرسہ ہی کے دیگر ضروریات پر
خرچ کیا جائے —— گو ویسے جیسا کہ وصی
اور نگران مناسب سمجھیں —— وصی و نگران
... سے یہ بھی ضروری ہے کہ مسافر
زائرین میں سے کسی زائر کو مدرسہ کے اندر
ویسے یا رات رہنے کی ہرگز اجازت نہ دے
البتہ اگر کوئی بیرونی طالب علم کسی طالب علم مدرسہ
کا مہمان اگر بنے اور مہمان کے عنوان سے
تین دن سے زیادہ قیام نہ کرے تو اسے اجازت
قیام دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ مدرسہ کے ہر
متولی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے بعد کیلئے
مدرسہ کا متولی اور نگران اپنی زندگی ہی میں مقرر
کردے میں اپنی طرف سے مدرسہ کا متولی اپنے
بیٹے محمد مہدی حفظہ اللہ کو مقرر
کرتا ہوں۔
اور محمد مہدی کے ساتھ متقی زاہد جناب

حاج ہادی ابن حاج محمد و باغ
مع اللہ را ناظر وی قرار دادم و
بر فرزندم محمد مہدی است
کہ متولی بعد از خود را وناظر بعد
از حاج ہادی مذکور را تعیین
کند وکسے را نمیرسد کہ مزاحم
متولی و ناظر در امور مدرسہ
شود۔ بلکہ متولی ہر کاری را کہ
صلاح مدرسہ و طلاب آن باشد
در داخل مدرسہ و خارج آن بہر
کیفیتی کہ بخواہد انجام میدہد۔ و بر
او است کہ در توسعہ مدرسہ و
الحاق خانہ ہائے مجاور مدرسہ و
ساختمان مدارس و دانشکدہ ہائے
جدیدہ در انواع علوم بکوشد تا دانشگاہ
بزرگی شود چنانکہ این منظور مقاصد
پدر من رحمہ اللہ کہ مدرسہ را تاسیس
نمود واز مقاصد و آرزو ہائے من
بود و نباید متولی وکسانیکہ بعد
از او ہستند از تاخیر این امر خستہ
و وازدہ شوند۔
برائے اینکہ مجاری امور بدست خدائے
دانا وآگاہ ومہربان وتوانا است
واو نیز امور را در گرو اوقات
آن قرار دادہ است

الحاج ہادی ابن الحاج محمد و باغ کو
مدرسہ کا نگران مقرر کرتا ہوں اور محمد مہدی
کے لئے ضروری کرتا ہوں کہ اپنی زندگی ہی میں
اپنے بعد کے لئے مدرسہ کا متولی اور الحاج ہادی
کے بعد کے لئے مدرسہ کا نگران مقرر کردے
کسی کو یہ حق نہیں کہ مدرسہ کے اندرونی معاملات
میں متولی مدرسہ اور نگران مدرسہ سے کسی بات
پہ مزاحم ہو۔ متولی کو کلی اختیار ہے کہ ہر وہ کام
جو مدرسہ اور طلاب مدرسہ کے لئے مناسب ہو
خواہ اس کا تعلق اندرون مدرسہ سے ہو یا بیرون مدرسہ
سے جس طرح چاہے سرانجام دے۔ متولی
کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ مدرسہ کے
اندرونی پڑوس میں واقع مکانات کے حصول کی
کوشش کرکے مختلف علوم وفنون کے لئے متعدد
عمارتیں تعمیر کرے تاکہ یہ مدرسہ اپنے وقت کی ایسی
عظیم یونیورسٹی ثابت ہو جو تمام مروجہ علوم میں کفیل
ہو سکے۔ یہی خواہش مؤسس مدرسہ میرے والد
محترم کی تھی اور یہی آرزو میری بھی ہے۔ متولی
مدرسہ یا جو افراد اس کے بعد متولی بنیں انہیں
اس سلسلہ میں کسی بھی موقعہ پہ مایوس نہیں
ہونا چاہیئے۔
کیونکہ تمام امور کا تعلق ذات احدیت سے ہے
جو علیم بصیر رحمان رحیم اور جبار ہے اور اس نے
ہر کام کے لئے ایک مخصوص وقت مقرر
کر رکھا ہے۔

و وصیت میکنم فرزندم عبدی
و برادران کوچک و بزرگ او و
ناظر مدرسه او و هر کسیکه این
وصیت برسد از خویشاوندان من
و بیگانگان باینکه بترسند از
فتنه های آخر زمان و از اهل بدعت
و اهواء و مشرکین که خود در ردیف
شیعه جا زده اند در حالیکه از
ایشان نیستند و حتی مسلمان
هم نیستند بلکه از غلاة مشرکینند
که بدستور استعمارگران که مزدوران
او لعنی یهود و نصاری و غیر آشنا که
از کفار هستند عمل می کنند و
عدد این اشخاص در کاظمین کم
نیست و ایشان بسیاری از
شیعیان امامیه را فریب داده
و از مذهب امامیه خارج کرده
بمذهب خود که همان مذهب
شرک و کفر و الحاد است برده
اند بطوریکه امام جماعتی دیده نمیشود
مگر اینکه بدعت گذار و پیرو غلاة
شیخیه است و صاحب منبری
دیده نمیشود مگر اینکه دروغ بر خدا
و رسول و امامان اهل بیت می
بندد تا ترویج بدعت غالیان از

اپنے فرزند عبدی۔ تمام خورد و کلاں بھائیوں
نگران مدرسہ اور ہر اس شخص کو جسے میری یہ
وصیت پہنچے میں وصیت کرتا ہوں کہ میرے اپنے
و بیگانے تمام زمانہ آخری کے فتنہ سے
دور رہیں اور ان مشرکین۔ اہل بدعت
اور ہوس پرستوں سے بچیں جو شیعہ کی
صفوں میں گھس آئے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ شیعہ
نہیں ہیں
بلکہ غالی مشرکین سے ہیں جو
استعماری طاقتوں کے آلۂ کار
یہود و نصاریٰ کے اجارہ دار
اور غیر مسلموں کے وظیفہ خوار ہیں
ان کے ایجنٹ ہیں۔ ان ہی کے اشارہ
پر کام کرتے ہیں۔ ان افراد کی تعداد کاظمین میں کم نہیں
ان لوگوں نے شیعہ امامیہ کی اکثریت
کو دھوکا دے کر مذہب امامیہ سے خارج کر
کے ان کو غالیوں سے جا ملایا
ہے۔ جن کا مذہب کفر
و الحاد ہے۔ یہ لوگ اس کثرت
سے ہیں کہ مجھے کوئی پیش نماز
ایسا نہیں نظر آتا جو ان شیخی بدعت
پرستوں کا پیرو کار نہ ہو کوئی صاحب
منبر ایسا نظر نہیں آتا جو ذات احدیت
رسول خدا اور آئمہ ہدیٰ پر افترا
نہ باندھتا ہو اور شیخیوں اور

شیعی را در آقاخانی ها کنند

پس باید مردم از اینان بترسند
و بهر اندازه که میتوانند از شر آنها
پرهیز و اجتناب نمایند و با ظاهر
نمودن دین حقیقی که در کتاب خدا
و سنت پیغمبرش از طریق اہلبیت
پیغمبر موجود است بدعت و الحاد
و کفر و شرک و الحاد آنها را باطل
کنند.

بدین وسیله است که پایه تبلیغات
عوامل خرابکار و اساس الحاد کہ
نیست است مادی بیدین ویران
میشود.

پس باید مردم از اینها خیلی حذر کنند
و در این امر سستی بخود راه ندهند
زیرا سستی در این کار موجب خشم
پروردگار است و باعث ذلت
و رسوائی و عذاب الیم در دنیا
و آخرت است.

و از جمله بدعتهای دیگر آنچه که ایشان
است که در موقع تجهیز اموات
از اہوائے ضالہ اجرا میکنند.

چنانچه جنازه را حمل میکنند و بجهیز
های باطل بزرگی نوحه میکنند و یاد
خدا و اندیشه مرگ و عبرت

آغاخانیوں کی ترویج ذکرتا ہو۔

لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ ان سے ڈریں
اور جتنا ممکن ہو سکے۔ ان کے شر سے دور
رہیں۔ اور اس دین متین کی تبلیغ و ترویج
کی کوشش کریں جو اہل بیت کے ذریعہ کتاب
خدا اور سنت رسول سے میسر ہے۔ اور
کوشش کریں کہ
بدعات اور شرک و الحاد ختم ہو
جائے۔

کیونکہ ان لوگوں کی تبلیغ۔ مادیت پرستوں
کے حملے اور کمیونسٹوں کی پرورش کے روکنے اور
ختم کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔

لوگوں کو ایسے افراد سے دور بھاگنا چاہیے
اور ان کی بیخ کنی میں سستی نہیں کرنا چاہیئے۔
کیونکہ اس کوشش میں سستی ناراضگی ذات احدیت
کا موجب دنیا میں ___ ذلت و رسوائی کا
سبب اور آخرت میں عذاب الیم پیش خیمہ
ہے۔

انہی بدعات اسمٰعیلیوں میں سے وہ امور
ہیں جو تجہیز میت میں گمراہ کن خواہشات کے
مطابق ادا کئے جاتے ہیں۔

جنازہ جب اٹھتا ہے تو باطل آمیز نوحہ
خوانی ہوتی ہے ___

یاد خدا کو نہم نہیں ہوتا خوف موت کا

با سکینه و وقار در حال عبرت بگیر
و تفکر و اعتبار حمل کنند.
و آنرا بمدرسه آورده در آنجا در محلی
که آنرا بمدرسه ملحق نموده ایم غسل
دهند. و کفن کرده نماز بر آن بخوانند
و آنگاه بطرف قبری که در رواق
آماده شده یا در اطراف مسجد بالا سر
حمل شود. و جنازه را از مدرسه
بلند نکنند مگر بعد از خواندن این
وصیت نامه بر تشییع کنندگان
بگاه اگر دفن کردن در رواق را
در بیرون حرم مطهر اختیار
جنازه باینجا برده شود و نباید آنرا
زیارت دهند و نه در بیرون
ضریح طواف دهند و اگر دفن در
بیرون مسجد بالا سر اختیار کنند آنهم
جنب او و برادرش حاج محمد جعفر
است.

در هر صورت از زیارت کردن جنازه
و طواف دادن در اطراف ضریح
اجتناب کنند.

و همچنین از اقامه فاتحه بر وجهی که بین
مردم متعارف است اجتناب نماید
زیرا آن بدعت است و از شرع
دستوری در این باب نرسیده

انتہائی سکینہ و وقار سے اس طرح اٹھائیں کہ
ذکر خدا. فکر حساب اور عبرت از موت ہو
مدرسہ میں اس جگہ لایا جائے جو ابھی
ابھی مدرسہ سے ملحق کی ہے. وہاں مجھے غسل
دیں. کفن دیں اور جنازہ پڑھیں.

پھر رواق (امام موسیٰ کاظم) میں اس جگہ لایا
جائے. جہاں قبر تیار ہو. یا مسجد بالا سر کے گرد
لایا جائے. جنازہ کو مدرسہ سے اس وقت تک
نہ اٹھائیں. جبتک میری یہ وصیت جنازہ میں
شامل ہونے والے تمام افراد کو سنا نہ دی جائے
— اگر رواق (امام موسیٰ کاظم) میں دفن کرنا
ہو تو حرم مطہر (امام موسیٰ کاظم) کے دروازہ
سے گزار کر وہاں لایا جائے. قطعاً جنازہ کو
ضریح امام موسیٰ کاظم کی زیارت نہ کرائی جائے
اور نہ ہی طواف کرایا جائے. اگر رواق
(امام موسیٰ کاظم) کی بجائے مسجد بالا سر کے گرد
دفن کرنا چاہیں تو یہ جگہ محمد مہدی اور اس کے
بھائی محمد جعفر کی مزار کے پاس ہے.

بہر طور جنازہ کو ضریح (امام موسیٰ کاظم) کی
زیارت اور طواف سے بچائیں.

اسی طرح ایسی فاتحہ خوانی جس کا آج کل رواج
ہے سے بھی اجتناب کیا جائے. کیونکہ
یہ بدعت ہے اور شریعت کی طرف سے
اس کا کوئی جواز موجود نہیں ہے

است . و از برادران خود امید دارم
که قرآن را تلاوت نمایند خواه در
اطراف قبر من باشند یا خارج از
آن و ثواب آنرا تبرعاً برائے من
هدیه کنند و نماز هائے یومیه و طلب
را هر قدر بخواهند از طرف من تبرعاً
بجا آورند و روزه هر قدر که تواناشند
همچنین تبرعاً انجام دهند و باید بدانند
که خصوص نماز و روزه استیجاری دستوری
از شرع نرسیده و آن جائز نیست
و من از ایشان امید دارم که آنرا
برائے من ... ـــ
که حتی که بر گردن من دارند
آنرا بر من ببخشند.

و فرزندم مهدی را در باره مادرش
و برادران کوچکش بخیر و خوبی وصیت
میکنم و از او درخواست مینمایم که او را
باصلاح و جبران شده برادرانش را و
والده اش را توفیق بخشد و اینکه
دروس دینی را در مدرسه بطریق
بهتری برگزار کند که مستمد از کتاب
خدا و سنت پیغمبر او و از طریق
اهلبیت بوده باشد نه غیر آن و
بطریق تحصیلات جاری که در
تحصیلات دینی امروزه در نجف

اپنے برادران ایمانی سے خواہش مند ہوں
کہ میرے لئے جو قرآن خوانی کریں خواہ میری قبر
کے گرد بیٹھ کر کریں ——— یا کسی اور
جگہ اس کا ثواب قربۃً الی اللہ مجھے ہدیہ
کریں۔ میری یومیہ نمازیں جتنی چاہیں میری طرف
سے قربۃً الی اللہ پڑھیں۔ اسی طرح میری
طرف سے روزہ جتنے چاہیں قربۃً الی اللہ
رکھیں۔ اور یہ بھی جان لیں اجارہ پر یا خصوص
نماز اور روزہ کی شرعاً کوئی اجازت نہیں
لہٰذا یہ ناجائز ہے۔

میں اس بات کا بھی برادران مومنین
سے آرزو مند ہوں کہ میرے لئے دعائے
مغفرت کریں اور اگر کسی کا کوئی حق مجھ پر ہو
تو وہ بھی معاف کردیں۔

اپنے بیٹے مہدی کو اس کے چھوٹے
بھائیوں اور اس کی ماں کے حق میں وصیت
کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ اصلاح میں
اس کی رہنمائی کرے۔ اپنے بھائیوں اور والدہ سے
حسن سلوک کرے۔ دینی اسباق کو مدرسہ میں
اسی طرح جاری رکھے کہ اہل بیت نبوت
کے ذریعہ سے پہنچنے والے احکام خدا اور سنت
رسول سے تعاون حاصل ہو اس کے علاوہ اور
کوئی راہ اختیار نہ کرے۔ نیز یہ بھی خیال رکھے
کہ دور حاضر میں جو
دینی نصاب نجف اشرف

و کربلا و شہر قم و تہران و خراسان
معمول و یا در مصر و لبنان و سوریہ
و تونس و الجزائر و مراکش و ہندوستان
و پاکستان جریان دارد نگردد؛ زیرا
تحصیلات دینی و روش ہائے مورد
طلاب در تمام این بلاد موافق
شریعت اسلامی نیست و باید روش
و برنامہ مستقل باشد کہ موافق کتاب
و سنت بودہ مخالف برنامہ ہائے
باشد کہ در مدارس دینی موجود
در عراق و ایران و مصر وغیرہ آں
است . امر مہمی است
کہ نظر در آن بر محمد جعفری در این
مدرسہ واجب است ہر چند مستلزم
سختیہا و مشقتہا باشد از خدائے تعالیٰ
درخواست میکنم کہ این دشوار ہا را
آسان کردہ ۔ و بر سختی ہا مقرر
تسہیل فرماید و او را بدانچہ از وے
راضی شود توفیق بخشد چرا کہ او امر
زندہ مہربان و لطیف و خبیر است
و از برادران خود امید دارم کہ او را
بدانچہ از امور دینی کہ صلاح میدانند
یاری و راہنمائی کنند
والبتہ خداوند بہترین توفیق دہندہ و
یاری کنندہ و ارحم الراحمین است

کربلائے معلی ۔ قم مقدسہ ۔ تہران
خراسان ، مصر ، لبنان ، شام ،
تیونس ، الجزائر ، مراکش ، ہندوستان
اور پاکستان میں پڑھائے جا رہے
ہیں ۔ انہیں چھوڑ دے ۔ کیونکہ ان تمام نصابوں میں
سے کوئی نصاب بھی ایسا نہیں جسے شریعت
اسلامیہ کے مطابق کہا جا سکے ۔ مستقل طریق کار
اور ایسا پروگرام ہونا چاہیئے جو کتاب و سنت
کے مطابق بھی ہو ______ اور
عراق ، و ایران میں موجودہ پروگرام کے
بھی خلاف ہو ۔ انتخاب نصاب ایک انتہائی
اہم معاملہ ہے لہذا مدرسہ کے نئے محمد
جعفری پر اس پہلو پر غور کرنا فرائض سے
ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں بہت
مشکلات کا سامنا ہوگا اور تکالیف بھی ہونگی
ذات پروردگار سے درخواست کرتا ہوں کہ اس سلسلہ
میں پیش آنے والی ہر مشکل جعفری کے لئے
آسان فرمائے اور جعفری کو اپنی رضا کی توفیق
بخشے ۔ کیونکہ وہی غفور و رحیم ______ اور
لطیف و خبیر ہے ۔ نیز برادران ایمانی
سے التجا کرونگا کہ وہ جعفری سے دینی معاملات
میں تعاون بھی کریں اور اس کی راہنمائی
بھی کریں ۔ ویسے حقیقی موفق و مددگار اللہ
ارحم الراحمین
تو ذات احدیت ہی ہے

و از حضرت وے مغفرت و آمرزش
برائے خود و برادران مومن خود
مسئلت مینمایم و جناب عالم
فاضل متقی ورع آقائے شیخ
محمد ابن عالم فاضل، شیخ عبدالرزاق
عاملی را در امور مدرسه ناظر
محمد مہدی قرار دادم در آنچه
که مربوط بامور مدرسه باد وصیت
کرده ام. پس آقائے شیخ محمد
با جناب حاج هادی دو نفر ناظر
در امور مدرسه خواهند بود
در آنچه فرزندم را در خصوص امر
تجهیز جنازه خودم وصیت کرده باید
جناب شیخ محمد در تغسیل تکفین
نظارت کند و بر غسل دادن و
کفن نمودن من تیمم نموده و خود
بشخصه بر من نماز گذارد و بر جنازه
من حاضر شود. و با مهدی و حاج
هادی در توسعه و ترقی کتاب خانه
و مدرسه بکوشد و بر فرزندم مهدی
لازم است که در تمام این امور از او
مشورت خواهد آن امور بر حسب
موازین و احکام شرع جریان یابد
و بدین سبب معلوم میشود که
متولی بر مدرسه ما فرزندم مهدی

ذات احدیت ... سے اپنے اور اپنے ایمانی
بھائیوں کے لئے بھی مغفرت و توفیق کی درخواست
کرتا ہوں —————— اور عالم فاضل
متقی زاہد، الشیخ جناب محمد ابن عالم فاضل
شیخ عبدالرزاق عاملی کو امور مدرسہ میں محمد مہدی
کا نگران مقرر کرتا ہوں۔ لہٰذا تمام امور مدرسہ
جن کا وصیت میں میں نے ذکر کیا ہے
میں جناب الشیخ محمد اور
الحاج ہادی دونوں امور مدرسہ
کے نگران ہوں گے۔

نیز اپنی تجہیز و تکفین کے سلسلے
میں نے اپنے بیٹے محمد مہدی کو بالخصوص
وصیت کی ہے۔ اس میں بھی جناب شیخ
محمد وصیت کے مطابق مہدی کا نگران ہوگا
میرے غسل و کفن میں ہاتھ بٹائے گا۔ اور
میری نماز جنازہ بذات خود شیخ محمد
پڑھیں گے۔ میرے جنازہ کے ساتھ رہیں گے
اور مہدی و الحاج ہادی کے دوش بدوش
لائبریری و مدرسہ کی توسیع و ترقی میں بھی سعی
فرمائیں گے۔ میرے بیٹے مہدی کے لئے ضروری
ہے کہ تمام ان معاملات میں جناب شیخ
سے مشورہ کرتا رہے۔ تاکہ یہ معاملات احکام
شرع کے مطابق انجام پائیں۔ یہیں معلوم ہوا ہے
کہ مدرسہ کا متولی میرا بیٹا مہدی ہوگا۔ اور [illegible]

و ناظر آقای حاج [illegible] و
شیخ محمد ثانی است و بر مهدی
لازم است . ناظر را نصب نماید
و ناچار است که از فرزندم
حاج [illegible] محمد جعفر در آنچه مربوط
به وصیت است از امور تجهیز
جنازه اجازه بگیرد و اگر او و محمد مهدی
در چیزی اختلاف کنند باید بر
طبق آنچه نظر فرزندم مهدی
است عمل شود.

و برای متولی که محمد مهدی است
و هر متولی که بعد از وی آید بوده
باشد هرگاه احتیاجی بحال داشته
باشد میتواند پنج یک عائدات
موقوفات مدرسه را دریافت دارد
و بمصارف شخصی خود برساند و بقیه
را در امور مدرسه صرف نماید.

والله خداوند متعال مسئلت میکنم که
او را از این احتیاج بی نیاز گرداند
و او را و جمیع کسانی را که با امور
دینی مدرسه و غیر آن قیام مینمایند
توفیق بخشد تا بآنچه آرزومندند
از فائز شدن برضایات الهی نائل
شوند بلطف و رحمت و کرم
و...

ہادی . اور شیخ محمد ثانی نگران ہوں
گے . اور مہدی کے لئے ضروری ہے .
کہ مدرسہ کے لئے اپنے بعد نگران مقرر
کرے یہ بھی مہدی کے لئے ضروری ہے کہ
تجہیز، تکفین، تدفین اور نماز جنازہ وغیرہ
میں جتنے امور میری وصیت سے متعلق ہیں، میرے
لڑکے الحاج محمد جعفر سے اجازت حاصل کرے .
اگر کسی مقام پر جعفر اور محمد مہدی میں اختلاف
ہو جائے تو جعفر کے لئے ضروری ہے کہ
میرے بیٹے مہدی کے کہنے پر عمل کرے .

متولی مدرسہ جو اس وقت مہدی ہے
اور اس کے بعد جو بھی متولی ہو
انہیں مالی ضرورت ہو تو مدرسہ کے
کرایہ کی آمد سے پانچواں حصہ اپنی ذاتی ضروریات
میں صرف کر سکتا ہے .

اور باقی کرایہ جات وغیرہ مدرسہ کے
ضروریات میں خرچ کرے .

میں ذات احدیث سے درخواست کروں
گا . کہ متولی مدرسہ کو اس قسم کی ضرورت
سے بے نیاز رکھے . اور متولی مدرسہ و تمام
ان مومنین کو جو مدرسہ یا دیگر امور دینیہ
میں کوشش کرتے رہتے ہیں . توفیق مزید
عنایت فرمائے . تاکہ رحمت ایزدی اور لطف
الٰہی سے رضائے الٰہی حاصل کرنے میں کامیاب
و کامران رہیں .

۳۹

رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین ربنا اغفرلنا ذنوبنا واسرافنا
فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین -
این وصیت در جامعہ مدینۃ العلم امام خالصی کبیر در کاظمیہ در روز چہارم
ماہ شعبان المبارک سنہ [illegible] نوشتہ شد - ربنا ثبتنا بالقول الثابت فی الحیوۃ
الدنیا وفی الآخرۃ -

این وصیت من است محمد الخالصی

یہ وصیت جامعہ مدینۃ العلم امام خالصی کبیر واقعہ کاظمیہ (شمالی عراق) میں
۴ شعبان سنہ [illegible] کو لکھی گئی ہے -

یہ میری ہی وصیت ہے
محمد خالصی

ہماری کتاب، کتابت کے مراحل طے کر رہی تھی کہ درمیان میں ہمیں مذکورہ وصیت نامہ ہاتھ آگیا ۔ لہٰذا ہم نے مناسب سمجھا کہ اس کا عکس اُن شیعہ علمائے حق کے علم میں لانے کے لئے کہ جو اصول و فروع اور عقائد اور مسائل اجتہاد میں تمیز کر سکتے ہیں شائع کردیں تاکہ وہ آئندہ یہ کہنے کی بجائے کہ سُنا ہے خالصی نے اپنی وصیت میں کچھ لکھا ہے ۔ خالصی کی اصل وصیت کو خود پڑھ کر صحیح رائے قائم کرنے کے قابل ہوسکیں ۔ یہاں پر ہم خالصی کی وصیت کا بیان ختم کرتے ہیں اور اب ہم مرزا حسن الحائری الاحقاقی کے اس پیغام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو درس آل محمد فیصل آباد نے ایک اشتہار کی صورت میں شائع کیا ہے ہم اسکا عکس اور اس پر مفصل تبصرہ اگلے صفحات میں پیش خدمت کریں گے ۔

پہلے مرزا حسن احقاقی کے پیغام کا عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں ۔

اللہ اکبر
پیغام
پاکستان کے شیعیان حیدر کرار کے
نام
الاحقر: میرزا حسن الحائری الاحقاقی
ناشر: (مولانا) الحاج محمد حسین نجفی موسس مبلغ اعظم اکیڈمی
فیصل آباد

مرزا احسن احقاقی کا پیغام ایک کھلا فریب اور صریح دھوکا ہے۔

شیخ ناصر حسین ناصر نے مرزا احسن احقاقی کا ایک پیغام بذریعہ اشتہار مدرسہ شیخیہ درس آل محمد فیصل آباد سے شائع کیا ہے جس کا عکس سابقہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا احسن احقاقی کے مذکورہ پیغام میں جو باتیں خاص طور پر قابل توجہ ہیں ہم نے ان کے نیچے خط کشید کر کے ان کو پانچ فقروں میں تقسیم کر دیا ہے جن کے ہر فقرے کو عنوان بنا کر علیحدہ علیحدہ جواب حاضر ہے

مرزا احسن احقاقی کا پہلا فقرہ : یہ ہے کہ وہ فرقہ جو اپنے آپ کو شیخی کہتا ہے اور اپنی کتابیں تمام شیخی گری تقسیم کرتا ہے۔ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

جواب ۔ شیخیوں کے دو فرقے ہیں، ایک شیخیہ رکنیہ کرمان اور دوسرے شیخیہ احقاقیہ کویت یہ دونوں فرقے ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ مرزا احسن احقاقی نے کاظم علی رسالے بارے میں جو کراچی میں شیخیہ رکنیہ کرمان کا نمائندہ ہے اور ان کی کتابیں تقسیم کرتا ہے یہ کہا ہے کہ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس فقرے کا صحیح مطلب یہ ہے کہ ان کا کرمانی شیخیوں کی شاخ کے نمائندہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر انہوں نے دھوکہ دہی سے اس فقرے سے یہ فائدہ اٹھانا چاہا ہے کہ پاکستان کے شیعہ ان کو شیخی نہ سمجھیں، حالانکہ انہوں نے خود اپنی کتاب "الدین بین السائل والمجیب" میں یہ کہا ہے کہ حاسدوں نے شیخ احمد احسائی کے شاگردوں اور تابعین کا نام شیخیہ اور کشفیہ رکھا ہے اور وہ شیخ کے اصلی گرد اور سچے پیرو خود کو ہی قرار دیتے ہیں، اس لیے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ نام پسند نہیں ہے۔ شیعوں کا اصل ہدف شیخیہ رکنیہ کرمان یا شیخیہ احقاقیہ کویت نہیں ہیں بلکہ شیعوں کا اصل ہدف شیخ احمد احسائی اور اس کے پیرو ہیں اور ایران و عراق میں شیعہ علمائے اعلام اور مجتہدین عظام نے شیخ احمد احسائی کے انحرافی عقائد و افکار کی پیروی کرنے والوں کو شیخی کا لقب دیا ہے، پس خواہ وہ شیخیہ رکنیہ کرمان ہوں یا شیخیہ احقاقیہ کویت۔ اگر وہ شیخ احمد احسائی کے افکار و

عقائد میں پیرو ہیں تو یقیناً شیخی ہیں اگر عقائد میں اسکے پیرو نہیں ہیں تو پھر شیخی نہیں ہیں لہذا اصل برأت شیخی کہلانے سے نہیں بلکہ شیخ کے افکار و نظریات و عقائد سے برأت ہے۔ اگر شیخ احمد احسائیؒ کے افکار و عقائد سے برأت نہیں تو شیخی کہلانے کو پسند نہ کرنے کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ یہ نام خود انہوں نے نہیں رکھا بلکہ جنہوں نے شیخ احمد احسائیؒ کو کافر قرار دیا۔ انہوں نے شیخ احمد احسائیؒ کے تابعین کو یہ لقب دیا لہذا ان کے نہ ماننے سے یا پسند و ناپسند کرنے سے کچھ نہیں ہوتا اور شیعان پاکستان کی بے خبری بلکہ بدبختی ہے یہ کہ شیخیہ احقاقیہ کویت ایک عرصہ دراز سے دھوکہ دے کر اور خود کو پوشیدہ رکھتے ہوئے شیخی عقائد و افکار کو پاکستان میں شیعہ عقائد کہ کر پھیلا رہے ہیں۔

مرزا حسن احقاقی کا دوسرا فقرہ یہ ہے ۔ کہ ہم اس قسم کے برے الفاظ سے بیزار ہیں اور ہم رافضی کے لقب کی طرح شیخی کے لقب کو بھی قبول نہیں کرتے۔

جواب :۔ کیا پاکستان کے وہ شیعہ جو شیخیہ احقاقیہ کے فریب میں آگئے ، یہ سمجھ سکیں گے کہ احقاقی صاحب نے کیا کہا ہے۔ احقاقی صاحب کہتے ہیں کہ ہم اس قسم کے برے الفاظ سے بیزار ہیں۔ اور ہم شیخی کے لفظ کو قبول نہیں کرتے یعنی احقاقی صاحب نے کھل کر یہ کہہ دیا ہے کہ شیخ کے جن تابعین کو شیخی کہا گیا ہے ، وہ دراصل وہی ہیں مگر انہیں اس نام کا دیا جانا پسند نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر انہیں شیخی کہلانا پسند نہیں ہے۔ تو نہ سہی پاکستان میں مرزائیوں کو بھی مرزائی کہلانا پسند نہیں ہے سوال پسند و ناپسند کا نہیں ہے

بلکہ اصل سوال شیخ کے باطل عقائد کی پیروی کا ہے جس پر تمہیں فخر ہے۔

مرزا حسن احقاقی نے تیسرے فقرے میں ۔ قرآن کریم کی ایک آیت کا حوالہ دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے "ایک دوسرے کا برا نام نہ دھرو"

جواب :۔ میں پوچھتا ہوں اے احقاقی شیعہ علماء اعلام و مجتہدین عظام نے تو تمہارا نام اس لیے شیخی رکھا تھا کہ تم شیخ احمد احسائیؒ کے خاص عقائد کے پیرو ہو اور تمہیں تابعین شیخ احمد احسائی ہونے پر فخر ہے۔ لیکن اے احقاقی تمہیں تو شیخ کا پیرو ہونے کے باوجود شیخی کہلانا برا لگا لیکن کیا تم بتلا سکتے ہو کہ تم نے کیوں اپنے مقابلہ میں دوسرے

شیعہ علماء اعلام و مجتہدین عظام اور شیعہ عوام کو پہلے تو بالاسری کہا اور اس کے بعد تمہارا نام رکھنے کا یہ سلسلہ غیر مختتم طور پر جاری ہو گیا اور اس کے بعد تم نے دوسرے شیعوں کو قشری کہا پھر مقصرین کہا، پھر وہابی کہا، پھر خالصی کہا۔ میں پوچھتا ہوں، اے احقاقی کیا یہ سب کے سب اچھے نام ہیں۔ تم تو شیخ احمد احسائی کی ایسے عقائد میں پیروی کرو اور شیخی کہلانے کو برا سمجھو اور دوسروں کو صرف اپنے نام کے مقابلے میں بالاسری کہو، قشری کہو مقصرین کہو، وہابی کہو، خالصی کہو اور ہمارے محترم شیعہ علماء اعلام کا شجرہ کبھی کنیڈی سے ملاؤ، کبھی ابن تیمیہ سے ملاؤ کبھی محمد بن عبدالوہاب سے ملاؤ۔ اور اس کو برا نہ سمجھو، کیا یہ آیت فی الحقیقت تم پر ہی وارد نہیں ہوتی؟ تمہارے بھائی مرزا علی احقاقی نے "الاستفادۃ علی ترجمۃ العاملی" کے صفحہ ۱۲۳ سطر ۲ تا ۱۲ پر جس کا عکس اسی کتاب میں دوسرے مقام پر دیا گیا ہے، خود کہا ہے کہ شیعوں کی صرف دو قسمیں ہیں، ایک اخباری اور دوسرے اصولی اور پھر شیعہ اصولیہ کی دو قسمیں ہو گئیں ایک شیخیہ اور دوسرے غیر شیخیہ۔

قدیمی شیعہ اصولیہ نے تم کو تو شیخ احمد احسائی کے پیرو ہونے کی بنا پر شیخی کہا لیکن تم نے اس کو برا نام سمجھا اور پھر اپنے مقابلہ میں دوسرے غیر شیخیہ شیعوں کو تم نے بلاوجہ اپنے مقابلہ میں صرف قسماً ضمھم بننے کے لئے برے سے برے نام دینے شروع کر دیئے اور ان برے نام دینے سے تم تھکنے میں ہی نہیں آتے۔

کاش! پاکستان کے ان شیعوں کے پاس جو شیخیہ احقاقیہ کویت سے دھوکا کھا گئے ہیں تھوڑی سی بھی عقل ہو تو وہ ہماری بات نہیں ملتے تو نہ مانیں، وہ شیخیہ احقاقیہ کویت کی بات ہی مان لیں تو وہ یہ حقیقت اچھی طرح سمجھ جائیں کہ شیعہ اصولیہ کی صرف دو قسمیں ہیں۔ ایک شیخیہ اور دوسرے غیر شیخیہ۔ شیخیوں کا نام غیر شیخیہ شیعوں نے تو اس وجہ سے شیخی رکھا ہے کہ وہ شیخ احمد احسائی کے افکار و عقائد کے پیرو ہو گئے ہیں۔ لیکن شیخیوں نے یعنی تابعین شیخ نے غیر شیخیوں کا نام اس تیلی کی کہاوت کے مطابق رکھا ہے جس نے ایک جاٹ سے کہا تھا کہ جاٹ رے جاٹ، تیرے سر پہ کھاٹ تو جاٹ نے مقابلہ میں جواب دیا تھا کہ تیلی رے تیلی تیرے سر پہ کولہو! تیلی نے کہا کہ قافیہ تو ملا ہی نہیں۔ جاٹ نے کہا نہ ملے بوجھ سے تو مرے ہی گا۔

مرزا حسن احقاقی نے چھٹے فقرے میں یہ کہا ہے کہ ہم اصولی ہیں اور صاحبان

اجتہاد و تقلید ہیں اور ہم نے نجف اشرف اور کربلائے معلّٰی میں اپنے دروس کی تکمیل کی ہے اور مراجع عظام سے مفصل اجازے رکھتے ہیں۔

جواب :۔ اے احقاقی تمہاری یہی بات تو شیعوں کو سب سے زیادہ دھوکہ دینے والی ہے ابلیس مُدت دراز تک فرشتوں میں رہا اور فرشتے اسکو فرشتہ ہی سمجھتے رہے، نجف اشرف و کربلا میں تم بظاہر شیعہ بن کر رہے لہٰذا نجف و کربلا والے تمہیں شیعہ سمجھکر پڑھاتے رہے اور شیعانِ پاکستان کے تم سے دھوکہ کھانے کا اصل سبب بھی یہی ہے کہ تمہارے ایجنٹ شیعوں میں اسی طرح رہے جس طرح فرشتوں میں ابلیس۔ اے احقاقی! تم اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ پاکستان میں خود کو چھپا کر شیخیت کی تبلیغ کرتے رہے، لیکن ہم تمکو ننگا کر کے رہیں گے اور ہر ہر شیعہ کو یہ بتلا کر رہیں گے کہ ان احقاقیوں کا صرف لباس شیعوں کا ہے ورنہ یہ کرمانی شیخیوں کے مقابلے میں اصلی شیخی خود کو کہتے ہیں اور شیخی بن کر مرنے کے وقف شیخیہ پر قابض ہیں، جیسا کہ اس کتاب کے سابقہ اوراق میں ثابت کیا جا چکا ہے۔

مرزا حسن احقاقی نے پانچویں فقرے میں یہ کہا ہے کہ:۔

"یہ بات انتہائی عیب و عار کی ہے کہ دو شیعہ اثنا عشری امامی جعفری ایک دوسرے کے ساتھ جنگ کریں،"

کاش! پاکستان کے شیعہ، دو شیعہ کا مطلب سمجھ سکیں۔ بہرحال مرزا احقاقی کے اس فقرے کا مفہوم یہ ہے کہ تم اگر ہمیں شیخی نہ کہو، تو ہم بھی تمہیں کچھ نہیں کہیں گے ہماری لڑائی ختم، تم بھی شیعہ ہم بھی شیعہ اور شیخ احمد احسائی اصلی شیعہ اور شیخ احمد احسائی نے جو کچھ کہا وہ سب شیعت۔ پس تم ہمیں شیخ احمد احسائی کے افکار و عقائد کی اب کھل کر شیعہ عقائد کہہ کر تبلیغ کرنے دو۔ اور ہمارے ان افکار و عقائد کو شیخیت نہ کہو یہاں تک کہ پاکستان کے تمام شیعہ تابعین افکار و عقائد شیخ احمد احسائی بن جائیں پھر ساری جنگ ختم ہو جائے گی، نہ کوئی ہمیں شیخی سمجھے گا، نہ ہم کسی کو بالاسری (قشری)، مقصرین، وہابی اور خالصی وغیرہ کہیں گے۔ اے احقاقی! ہم نے شیخ احمد احسائی کے تمام حالات تمہاری

ہی کتابوں سے نقل کر کے "ایک پُر اسرار جاسوسی کردار" کے نام سے مسلمانانِ پاکستان کے سامنے فیصلہ کے لئے پیش کر دیئے ہیں اور شیخ احمد احسائی کے افکار و عقائد بمقابلہ شیعہ عقائد بھی الفرق بین الشیعۃ المحقیۃ والشیخیۃ المضلۃ کے نام سے لکھ دیئے ہیں۔

اب کسی کو اندھیرے میں بھٹکنے کی ضرورت نہیں ہے، نہ ہی کسی کو بیخبری میں فریب دیا جا سکتا ہے۔ ہماری ان دونوں کتابوں کو پڑھنے کے بعد اور شیخیوں اور شیعوں کا فرق معلوم ہونے کے بعد جس کا دل چاہے علی وجہ بصیرت شیعہ رہے اور جس کا دل چاہے شیخی ہو جائے۔

تمام دنیا کے اہل سُنت مسلمانوں سے سوال

مرزا حسن الاحقاقی الکویتی نے اپنے اس پیغام میں جو اشتہار کی صورت میں پاکستان میں شائع ہوا ہے اور جس کا عکس سابقہ اوراق میں پیش کیا جا چکا ہے، یہ کہا ہے کہ اہل سُنت والجماعت نے انہیں مصلح کا خطاب دیا ہے ہمیں معلوم نہیں کہ وہ کون سے اہل سنت ہیں جنہوں نے ایسے شخص کو مصلح کا لقب دیا ہے جو توحید سے لے کر معاد تک تمام عقائد اسلامی سے منحرف ہے۔ ہمارے یہاں کے اہلسنت والجماعت تو ایک ایسے شخص کو مصلح ماننے کے لئے تیار نہیں ہوئے جس نے صرف ایک عقیدہ ختم نبوت سے انحراف کیا ہے۔

اور اگر ایسا ہے تو کم از کم پاکستان کے اہلسنت والجماعت جواب دیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کیوں کافر ہے اور مصلح نہیں ہے؟

اور شیخ احمد احسائی اور اس کے جانشین کیوں کافر نہیں ہیں اور کیسے مصلح بن گئے؟

اے برادران اہل سُنت اگر آپ شیخ احمد احسائی کے دعوؤں کو دیکھنا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب "ایک پر اسرار جاسوسی کردار" کا مطالعہ کریں۔

اور اگر آپ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ شیخ احمد احسائی نے تمام اسلامی عقائد سے کس طرح کیا ہے اور توحید سے لیکر معاد تک کے تمام عقائد اسلامی کو کس طرح پلٹ کر رکھ دیا ہے ہماری کتاب "الفرق بین الشیعۃ المحقیۃ والشیخیۃ" کا مطالعہ کریں

مرزا حسن الاحقاقی الکویتی سلسلہ شیخیہ احقاقیہ کویت کا موجودہ سربراہ ہے۔ پس وہ مصلح کیسے بن گیا؟

شیخیت کی رد میں ایران و عراق و ہند کے شیعہ علماء و اعلام و مجتہدین عظام کی لکھی ہوئی کتابیں!

جیسا کہ ہم اپنی کتاب "ایک پُراسرار جاسوسی کردار" میں ثابت کر چکے ہیں اور اس کتاب میں بھی سابقہ صفحات میں بیان کیا گیا ہے کہ شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹ اور تنخواہ دار مزدور شیعان پاکستان کو دھوکہ دینے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ "کیا صرف خالصی کے فتوے کی وجہ سے شیخ احمد احسائی اور شیخی حضرات کافر ہو جائینگے"!

گویا شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹ اور تنخواہ دار مزدور شیعان پاکستان کو علی الخصوص اور تمام مسلمانان پاکستان کو علی العموم یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ شیخ احمد احسائی پر سب سے پہلے جس نے کفر کا فتویٰ دیا تو وہ خالصی تھا اور دوسروں نے اسی کی پیروی میں شیخ احمد احسائی اور شیخیوں کو کافر کہنا شروع کیا ہے، جبکہ خالصی کل گزرا ہے اور اس کی وفات ۱۹۶۷ء میں ہوئی یعنی آج سے تقریباً ۲۰ سال پہلے ہوئی ہے۔ حالانکہ ہم اپنی کتاب "ایک پُراسرار جاسوسی کردار" میں دستاویزی ثبوت کے ساتھ ثابت کر چکے ہیں کہ شیخ احمد احسائی کو خالصی نے یا کسی اور نے آج کافر قرار نہیں دیا ہے۔ بلکہ شیخ احمد احسائی کے سامنے اس کے زمانے کے بزرگ ترین شیعہ علماء اعلام و مجتہدین عظام نے اس کی کتابوں کے مضامین پر مطلع ہو کر اور خود اس سے سوالات کر کے اس کو مرتکب کفر پا کر اس کے خلاف کفر کے فتوے صادر کئے تھے اور اس کے بیان کردہ عقائد کی تبلیغ اور پیروی کرنے والوں کا نام شیخی رکھا تھا اور شیخ احمد احسائی کے عقائد کی رد میں سب سے پہلی کتاب بھی خود شیخ احمد احسائی کے سامنے ہی لکھی گئی تھی چنانچہ شیخ احمد احسائی کے جانشین اور شاگرد رشید سید کاظم رشتی نے اپنی کتاب دلیل المتحیرین میں جس کا سن تالیف اس کتاب کے آخر میں

خود اس نے ۱۲۵۸ھ لکھا ہے۔ تمام اہل حل و عقد کی مجلس میں شیخ احمد احسائی کی تکفیر کا بیان اور شیخی عقائد کی رد میں سب سے پہلی لکھی گئی کتاب کا ذکر بایں طور کیا ہے کہ:۔

"پھر انہوں نے ایک مجلس منعقد کی اور اس میں سب اہل حل کو اکٹھا کیا اگر میں چاہوں تو میں ان کے نام بتلا سکتا ہوں۔ اور تمام اشخاص کی طرف اشارہ بھی کر سکتا ہوں۔ لیکن میں ان کا نام

عزت و اکرام کی وجہ سے لینا نہیں چاہتا - بہر حال انہوں نے ایک مجلس منعقد کی تاکہ وہ شیخ احمد احسائی کے بارے میں تکفیر کی دستاویز تحریر کریں - اور اس کے عقاید کے بطلان کے بارے میں بھی ایک کتاب تحریر کریں - جب انہوں نے اس کار بد کا ارادہ کیا تو ایک زبردست زلزلہ آیا جس نے اس تمام مجمع کو تتر بتر کر دیا اور کربلائے معلیٰ میں اس رات سے پہلے کبھی زلزلہ نہیں آیا تھا - بلکہ سارے عراق میں بھی کبھی زلزلہ نہیں آیا تھا، یہ شیخ احمد احسائی کی کھلی کرامت تھی - لیکن گذرے ہوئے لوگوں کی سنت کے مطابق اس زلزلہ کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا، اور شیخ کی بعض عبارتوں کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں باطل قول اور جھوٹے بہتان کرنت سے داخل کر دیئے اور عوام کالانعام ہوتے ہیں اور عوام ابلیس کا گروہ ہیں -

یہاں تک کہ ایک شخص نے خدا اسکی قبر کو ٹھنڈا نہ ہونے دے اور اسکو جنت نصیب کرے ایک کتاب لکھی اور اس کتاب میں اس نے تمام مذاہب باطلہ مثلاً ملاحدہ، زنادقہ، صوفیہ غلات - مفوضہ - نصاریٰ وغیرہ کے اعتقادات کا بیان لکھکر اُن سب کی شیخ احمد احسائی کی طرف نسبت دی وہ عصر کے وقت ایک مجلس منعقد کیا کرتا تھا جس میں کربلائے معلیٰ کے تمام لوگ جمع ہوا کرتے تھے وہ اس کتاب کو ان کے سامنے پڑھ پڑھ کر سنایا کرتا تھا اور اُن سے کہا کرتا تھا کہ یہ ہیں شیخ احمد احسائی کے اعتقادات، شیخ احمد احسائی کے ان اعتقادات کو سنکر لوگ چیخ چیخ کر کہنے لگتے تھے کہ شیخ احمد احسائی پر لعنت شیخ احمد احسائی پر لعنت شیخ احمد احسائی پر لعنت -"

یہ بیان ہے شیخ احمد احسائی کے شاگرد ارشد اور جانشین اوّل سید کاظم رشتی کا خود اس کی کتاب "دلیل المتحیرین" مؤلفہ ۱۲۵۸ھ میں جو اس نے شیخ احمد احسائی کے دفاع میں ایک سائل ہندی کے جواب میں لکھی تھی -

یہ کتاب شیخیوں کی دونوں شاخوں کے نزدیک معتبر ترین و معتمد ترین ہے کیونکہ یہ کتاب ان کے محترم ترین استاد کی تحریر کردہ ہے - لہذا شیخیوں کی دونوں شاخیں اپنے اپنے مقام اس کو طبع و نشر کر رہی ہیں چنانچہ شیخیہ رکنیہ کریم خانیہ کرمان نے اسکو مطبع سعادت کرمان سے چھاپ کر شائع کیا ہے اور شیخیہ احقاقیہ کویت نے اسی کتاب "دلیل المتحیرین" کو کویت سے شائع کیا ہے -

ہم قارئین کرام کی تسلی اور اطمینان کامل کے لئے شیخیوں کی دونوں شاخوں کی طبع کردہ کتاب "دلیل المتحیرین"، کا عکس ہدیۂ قارئین کرتے ہیں -

شیخیہ کرمانیہ کرمان کی طبع و نشر کردہ کتاب دلیل المتحیرین کے صفحہ ۶۴ سطر ۱۶ تا ۱۹
صفحہ ۶۵ سطر ۱ تا ۸ کا عکس حسب ذیل ہے:-

ثم عقدوا مجلساً و احضروا اهل الحل و العقد لو شئت
لسمیت باسمائهم و لأومأت الی اشخاصهم و لکنی من
أمرهم قد تکربت و بالجملة عقدوا مجلساً لیکتبوا سجلاً
فی تکفیر ذلک العالم الربانی و ینقشوا صحیفة فی
بطلان عقاید ذلک النور السبحانی فلمّا ارادوا ابداء
ذلک الامر الشنیع وقعت زلزلة شدیدة فرّقت جمعهم و لم
تعهد وقوع الزلزلة قبل تلک اللیلة فی مشهد سیدنا
الحسین علیه السلام بل فی جمیع العراق تلک کرامة
ظاهرة لکنها ماافادتهم کسُنة من کان قبلهم فاکثروا
الاقاویل الباطلة و الزور و البهتان و التمویه علی
الناس ببعض العمائر حتی ادخلوها فی قلوب العوام
الناس کالانعام و النساء مردة ابلیس حتی ان شخصاً
لا یرد انه شجعه و لا رزقه جنته قد کتب کتاباً و ذکر فیه
جمیع المذاهب الباطلة من مذاهب الملاحدة
و الزنادقة و الصوفیة و الغلات و المفوضة ومذاهب اهل
التثلیث و مکائد اهل التلبیس کلها نسبها الی ذلک
العالم الربانی و الولی الصمدانی وکان له مجلس عشر
تجتمع الناس عنده فیقرء علیهم ذلک الکتاب و یقول
لهم ان هذه العقاید اعتقادات الشیخ احمد الاحسائی

[illegible]

فتصبیح الناس باللعنة و التبری

اور شیخیہ احقاقیہ کویت کی طبع کردہ دلیل المتحیرین کے صفحہ ۲۰ سطر ۱۹ تا ۲۳ اور صفحہ ۲۱ سطر ۱ تا ۵ کا عکس ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

[illegible] ثم عقدوا مجلساً واحضروا اهل الحل والعقد [illegible] وعمائمهم . ولا [illegible] فاصبهم . ولكن من امرهم قد تكررت

وبالجملة : عقدوا مجلساً ليكتبوا سجلا في تكفير ذلك العالم الرباني ويمنقشوا صحيفة في بطلان عقائد ذلك النور السبحاني . فلما ارادوا ابداء ذلك الامر الشنيع ، وقعت زلزلة شديدة . فرقت جمعهم ولم يعهد وقوع الزلزلة قبل تلك الليلة في مشهد سيدنا الحسين عليه السلام بل في جميع العراق . تلك كرامة ظاهرة لكنه ما افادتهم كسبحتين [illegible] قلبهم . فاكثروا الاقاويل الباطلة والزور والبهتان والتمويه على الناس . بعض العبارات حتى ادخلوها في قلوب العوام الذين كالانعام والنساء مردة ابليس .

حتى ان شخصاً لا برد الله مضجعه ولا رزقه جنته قد كتب كتابا . وذكر فيه المذاهب الباطلة من مذاهب الملاحدة والزنادقة والصوفية والغلاة والمفوضة ، ومذاهب اهل التثليث ، ومكائد اهل [illegible] كلها نسبها الى ذلك العالم الرباني والولي الصمداني ، وكان له [illegible] . فيقرء عليهم ذلك الكتاب ويقول لهم ان هذه عقائد اعتقادات الشيخ احمد الاحسائي ، فتصبيح الناس باللعنة والتبري ؛

قارئین محترم! شیخیوں کی دونوں شاخوں کی طبع کردہ کتاب دلیل المتحیرین سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو گئی ہے کہ شیخ احمد احسائی سے اس وقت کے مجتہدین عظام و مراجع تقلید شیعان جہان نے فروعی اختلافات کی بنا پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا تھا بلکہ شیخ احمد احسائی کو کربلائے معلی کے جملہ اہل حل [illegible] تھا اور بزرگ ترین علمائے اعلام و مجتہدین عظام نے

ایک مجلس میں جمع ہو کر نہ صرف شیخ احمد احسائی کے روبرو اس سے سوالات کرنے کے بعد اور اس کے عقائد کو کفر ثابت کرنے کے بعد اس کو کافر قرار دیا تھا۔ بلکہ سب سے پہلی کتاب رد شیخیت میں بھی خود شیخ احمد احسائی کے سامنے ہی لکھی گئی تھی اور تمام کربلائے معلیٰ کے مومنین مخلصین بوقت عصر ایک مجلس میں جمع ہو کر اس کتاب سے شیخ کے باطل و کافرانہ عقائد کا بیان سن کر اس پر لعنت اور تبرا کیا کرتے تھے لیکن شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کی مکاری و عیاری و فریب کاری کی انتہا ہے کہ انہوں نے پاکستان کے بہت سے بے خبر، کم علم اور سادہ لوح شیعوں کو یہ باور کرا دیا ہے کہ خالصی ہی وہ پہلا شخص ہے جس نے شیخ احمد احسائی کو اور اس کی پیروی کرنے والوں کو کافر قرار دیا ہے۔ درآنحالیکہ خالصی شیخ احمد احسائی کے ڈیڑھ سو سال بعد کا گزرا ہے اور انہوں نے یہ مشہور کر دیا ہے کہ ان کے یعنی شیخیوں کے خلاف جس نے بھی کچھ لکھا ہے وہ خالصی سے نقل کر کے لکھا ہے اور چونکہ پاکستان میں سرکار علامہ الشیخ محمد حسین صاحب ڈھکو نے اپنی کتاب اصول الشریعہ میں بعض شیخی عقائد کا رد فرمایا تھا۔ لہٰذا ان کو بھی یہ کہہ دیا کہ انہوں نے بھی خالصی سے ہی نقل کر کے لکھا ہے اور اب جو بھی شخص پاکستان میں شیخ کے باطل عقائد کا رد کرتا ہے تو اس کو انہوں نے ڈھکو پارٹی کہنا شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ جس وقت شیخ احمد احسائی کو بزرگ ترین شیعہ علماء و علام و مجتہدین عظام نے کافر قرار دیا اور اس کے عقائد باطلہ کی رد لکھی اس وقت ڈھکو صاحب تو کجا ان کے تو باپ دادا بھی ابھی پیدا نہ ہوئے ہوں گے۔

ہم حیران ہیں کہ آخر ہم کس بات پر زیادہ حیرت کا اظہار کریں۔ آیا شیخیوں کی مکاری و عیاری و فریب کاری و دھوکہ دہی پر زیادہ حیرت و تعجب کا اظہار کریں یا پاکستان کے شیعوں کی بےخبری، سادہ لوحی اور لاعلمی پر زیادہ حیرت و تعجب کریں کیونکہ ہمارے سامنے شیخیوں کے جتنے مکر و فریب کھل کر سامنے آئے ہیں اتنے ابلیس کے بھی مکر و فریب ہماری نظر سے نہیں گزرے بہر حال سب سے پہلی کتاب وہ ہے جو شیخی عقائد کی رد میں خود شیخ احمد احسائی کے سامنے لکھی گئی جس کا بیان دلیل المتحیرین کے حوالے سے اوپر ہو چکا اور جس کا آج تک کوئی جواب نہیں دیا جا سکا سوائے گالیاں دینے اور کوسنے دینے کے۔ دوسری کتاب جو خود شیخ احمد احسائی کے زمانے میں شیخ احمد احسائی کے افکار اور شیخی عقائد کی رد میں لکھی گئی وہ ہندوستان میں

حجۃ الاسلام آ۔ الشہر فی الانام۔ ملاذ۔ فضلاء کاملین، ملجاء علماء عاملین

العلام - شمس المحققین العظام، فخر المتفقہین الکرام - خاتم المجتہدین العظام ظہیر الملۃ والدین
یۃ اللہ فی العالمین، سید العلماء السید حسین ابن السید دلدار علی صاحب غفرانمآب
علی اللہ مقامہما لکھنوی کی کتاب الفوائد فی تنقیح العقائد ہے جس میں شیخ احمد احسائی
اور سید کاظم رشتی کے عقائد باطلہ کا رد و ابطال کیا گیا اس کے علاوہ آقائے علیین مکان
السید حسین صاحب نے اپنی کتاب حدیقۂ سلطانیہ کے باب توحید میں غلو و تفویض کے
یل میں بھی شیخی عقائد کا رد و ابطال کیا ہے اور یہ تیسری کتاب ہے جس میں شیخیت اور
ن عقائد باطلہ کے رد میں ایک مفصل باب ہے۔ سید العلماء علامہ السید حسین علیین مکان کی
تاریخ پیدائش سنہ ۱۲۱۱ھ ہے اور تاریخ وفات سنہ ۱۲۷۳ھ ہے جبکہ شیخ احمد احسائی کے اختلافی
عقائد کی کتابوں کی نشر و اشاعت سنہ ۱۲۲۹ھ سے ۱۲۳۹ھ کے درمیانی عرصہ میں ہوئی اور
شیخ کی وفات سنہ ۱۲۴۱ھ میں ہوئی۔

سید کاظم رشتی کی پیدائش سنہ ۱۲۱۲ھ میں ہوئی جبکہ کاظم رشتی کی شیخ سے پہلی ملاقات
رد میں سنہ ۱۲۳۱ھ کے بعد ہوئی اور کاظم رشتی کی وفات سنہ ۱۲۵۹ھ میں ہوئی اور محمد کریم خان
رمانی رئیس مذہب شیخیہ کرمان کی پیدائش سنہ ۱۲۲۵ھ میں ہوئی اور کریم خان کی وفات
سنہ ۱۲۸۸ھ میں ہوئی۔ اس سے ثابت ہوا کہ آقائے سید العلماء علامہ السید حسین صاحب
لکھنوی علیین مکان نے خود شیخ احمد احسائی کے زمانہ کے ۳۰ سال درک کئے جو شیخ کی ابتدائی
ان کی تمام زندگی کا عرصہ ہے اور کاظم رشتی کی عمر کا سالم زمانہ درک کیا اور رئیس مذہب شیخیہ رکنیہ
رمان محمد کریم خان کرمانی کی عمر کے ۴۷ سال درک کئے لہذا ثابت ہوا کہ آقائے علیین مکان
ئی مذہب شیخیہ شیخ احمد احسائی اور اس کے جانشین اول سید کاظم رشتی اور رئیس مذہب
شیخیہ رکنیہ کرمان محمد کریم خان کرمانی تینوں کے ہم عصر رہے ہیں پس یہ فخر ہندوستان کے شیعوں
کے علمی مرکز اور مجتہدین عظام ہند کے پایۂ گاہ لکھنؤ کو حاصل ہے کہ کربلائے معلیٰ کے بعد
یخ احمد احسائی کے باطل عقائد اور شیخیت کے رد میں سب سے پہلی کتاب شیعوں کے علمی مرکز اور
مجتہدین عظام ہند کے پایۂ گاہ لکھنؤ سے ایسے عالم کے ہاتھ سے لکھی گئی جو خود شیخ احمد احسائی
کاظم رشتی اور کریم خان کرمانی کے ہم عصر تھے۔

لیکن شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹ اور تنخواہ دار مزدور یہ کہتے ہیں کہ کیا خالصی کے
سے آج کل گزرے ہیں شیخ احمد احسائی اور پیروان شیخ کا فرہو جائیں گے۔

دھوکر دینے کی بھی کوئی حد ہی نہ ہوگی اور بے وقوف بننے کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہوگی
پاکستان میں شیخیوں کے دھوکر دینے کی کوئی حد ہے اور نہ شیعانِ پاکستان میں سے
سادہ لوح اور کم علم لوگوں کے بے وقوف بننے کی کوئی انتہا ہے۔
شیخیت کی رد میں چوتھی کتاب "جو لکھی گئی وہ تنبیہ الانام بر مفاسد ارشاد العوام ہے۔ جس
میں محمد کریم خان کرمانی کی کتاب ارشاد العوام کا رد و ابطال کیا گیا ہے اور جس کا اردو میں ترجمہ
ادارہ انتشارات حقائق الشیعہ چنیوٹ پاکستان سے بھی شائع ہو چکا ہے۔
پانچویں کتاب تریاق فاروق ہے جس میں شیخ احمد احسائی، کاظم رشتی اور کریم خان کر
کے عقائد کا مختصر طور پر ان کی کتابوں کے پورے حوالوں کے ساتھ رد و ابطال کیا گیا ہے
مذکورہ دونوں کتابیں حجۃ الاسلام والمسلمین آیت اللہ فی العالمین مرجع عالی قدر شیعیان جہا
السید محمد حسین ابن سید محمد علی ابن سید محمد مہدی شہرستانی کی تالیف کردہ ہیں جو اتنی با عظمت
ہستی ہیں کہ جن کی شان میں گستاخ شیخی رؤساء بھی گستاخی کرنے کی جرأت نہیں کر سکے آقائے
سید محمد حسین شہرستانی کی تاریخ پیدائش سنہ ۱۲۵۶ھ ہے اور تاریخ وفات ۱۳۱۵ھ ہے لہٰذا
آپ نے کاظم رشتی کی عمر کے آخری تین سال اور محمد کریم خان کرمانی کی عمر کے آخری ۲۲ سا
درک کئے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ حجۃ الاسلام آیت اللہ فی الانام مرجع عالیقدر شیعیان
جہاں آقائے السید محمد حسین الشہرستانی نے شیخیت کے ابتدائی دور میں ہی جبکہ خالصی
ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا شیخ احمد احسائی، کاظم رشتی اور کریم خان کرمانی کی کتابوں میں
بیان کردہ باطل عقائد کا اپنی کتابوں تنبیہ الانام بر مفاسد ارشاد العوام اور تریاق الفاروق
میں رد و ابطال کیا۔ لیکن شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹ اور تنخواہ دار مزدور پاکستان کے شیعو
کو دھوکر دینے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ ان کے شیخ کے بارے میں یہ سب کچھ خالصی نے پھیلایا ہے
اور اسی کی دیکھا دیکھی قم کے مجتہد ضیاء الدین روحانی نے اپنی کتاب مزدوران استعمار در ل
مذہب میں لکھا اسی کی دیکھا دیکھی برقعی نے لکھا اور اسی کی دیکھا دیکھی پاکستان میں علا
محمد حسین صاحب ڈھکو نے لکھا۔ پس جو شخص شیخ احمد احسائی کے افکار و عقاید کو
سمجھتے ہوئے اسکو اور اس کے پیروؤں کو کافر جانتا ہے اور انہیں شیخی کہتا ہے وہ خالصی
گروہ ہے اور وہ ڈھکو پارٹی کا آدمی ہے۔ یہیں شیخیوں کی مکاری و عیاری و فریب کاری

پر اتنی حیرت نہیں ہے جتنی پاکستان کے بعض بے خبر سادہ لوح اور کم علم شیعوں کے دھوکہ کھا جانے پر حیرت ہے۔ اور یہ نتیجہ ہے اصول دین کی تعلیم سے بے بہرہ ہونے کا۔

چھٹی کتاب هدية النملة الى رئيس الملة ہے، جس کو حجۃ الاسلام آیت اللہ آقائے ملا محمد رضا ہمدانی نے حجۃ الاسلام والمسلمین آیت اللہ فی العالمین رئیس الملۃ والدین مرجع عالی قدر شیعان جہاں آقائے مرزا حسن شیرازی کی فرمائش پر لکھا تھا اور اس کتاب کا نام اسی وجہ سے هدية النملة الى رئيس الملة رکھا تھا اور یہ آقائے مرزا حسن شیرازی وہ عظیم ہستی ہیں جنہوں نے انگریزوں کو ایران سے بے دخل کرنے کیلئے تو تون و تمباکو کو حرام کرنے کا فتویٰ صادر فرمایا تھا۔ اس کتاب میں آقائے ملا رضا ہمدانی نے شیخ احمد احسائی، سید کاظم رشتی اور محمد کریم خان کرمانی تینوں کی کتابوں میں بیان کردہ باطل عقائد کا اختصار کے ساتھ رد و ابطال کیا ہے۔

ساتویں کتاب "السيف المسلول على مبدعى دين رسول" ہے۔ یہ کتاب بھی آقائے حجۃ الاسلام آیت اللہ آقائے ملا رضا ہمدانی کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کتاب میں آقائے ملا رضا ہمدانی نے تفصیلی طور پر پورے حوالوں کے ساتھ شیخ احمد احسائی کے باطل افکار و عقائد کا رد و ابطال کیا ہے لیکن پاکستان میں شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹ اور تنخواہ دار مزدور یہ کہتے ہیں کہ شیخ احمد احسائی اور مذہب شیخیہ کے خلاف سب سے پہلے جس نے لکھا ہے وہ خالصی نے لکھا اور اسی کی دیکھا دیکھی روحانی و برقعی اور ڈھکو صاحب نے لکھا ہے۔ حالانکہ خالصی کل ایران میں پہلوی سلطنت کے آخری دور میں عراق کی شاہ فیصل اور نوری سعید کی حکومت کے دور میں ہوئے ہیں

اور حجۃ الاسلام آیت اللہ ملا رضا ہمدانی رئیس الملۃ والدین آیت اللہ فی العالمین آقائے مرزا السید حسن شیرازی کے زمانے اور ایران کے ناصر الدین شاہ قاچار اور ترکی کے خلیفہ عبد الحمید کے زمانے میں ہوئے ہیں۔ اس سے پاکستان میں شیخیوں کی مکاری و عیاری و فریب کاری و دھوکہ دہی کا اور بعض بے خبر سادہ لوح اور کم علم شیعہ عوام کی فریب خوردگی کی حد کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ یہ سب کتابیں اس وقت کی لکھی ہوئی ہیں جبکہ ابھی احقاق الحق لکھی گئی تھی۔

اور نہ احقاقی حضرات نے اس دنیا میں جنم لیا تھا کیونکہ احقاقی حضرات تو احقاق الحق لکھے جانے
کے بعد اس کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے ہی احقاقی کہلاتے ہیں ۔ دراصل احقاق الحق
مصنف ، خود احقاق الحق میں عبدالرسول احقاقی کی تحریر کردہ مصنف احقاق الحق
کی سوانح حیات کے مطابق ۱۲۷۹ھ میں پیدا ہوا اور ۱۳۲۷ھ میں اس نے احقاق
الحق لکھی اور ۱۳۶۴ھ میں وفات پائی ۔ چونکہ مذکورہ تمام کتابیں موسیٰ اسکوئی کی کتاب
احقاق الحق سے پہلے کی تصنیف و تالیف کردہ ہیں لہذا ان میں صرف شیخ احمد احسائی ، سید کاظم رشتی
اور محمد کریم خان کرمانی کی کتابوں میں بیان کردہ عقائد باطلہ کا ہی رد و ابطال کیا گیا ہے اور ان کے رد و
ابطال کے لئے مذکورہ کتابیں ہی کافی و وافی ہیں اور یہی سبب کہ خالصی و رفیق و روحانی آباد
ڈھکو صاحب کی پیدائش سے بھی بہت پہلے کی لکھی ہوئی ہیں

مگر جس وقت موسیٰ اسکوئی نے جو موجودہ رئیس مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت مرزا حسن
الاسکوئی الاحقاقی الکویتی کے والد بزرگوار ہیں ۱۳۲۷ھ میں شیخ احمد احسائی اور سید کاظم
رشتی کے افکار و عقائد باطلہ کی تائید میں احقاق الحق تصنیف و تالیف کی اور اپنی اس کتاب
میں شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی کے افکار و عقائد باطلہ کو نئے عنوان سے پیش کر کے
شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی کے عقائد کو ہی خالص شیعہ عقائد ظاہر کرنے کی کوشش
کی تو اس کے بعد شیخیہ رکنیہ کرمان کے ساتھ ساتھ شیخیہ احقاقیہ کویت کی مذکورہ عقائد کی کتاب
احقاق الحق میں بیان کردہ باطل شیخی عقائد کی رد میں بھی کتابیں تصنیف و تالیف ہونے لگیں
چنانچہ آٹھویں کتاب جو شیخیت کی رد میں لکھی گئی وہ جلیب الشیخیہ ہے نویں [illegible]
دسویں کتاب جو باطل شیخی عقائد کی رد میں لکھی گئی وہ ھدی المنصفین الی الحق المبین
در دو جلد ہے گیارہویں کتاب جو باطل شیخی عقائد کی رد میں لکھی گئی وہ [illegible]
علی فرق الشیخیۃ ہے ۔ ھدی المنصفین نجف اشرف مطبعۃ العلویہ سے ۱۳۴۶ھ [illegible]
میں طبع ہو کر شائع ہوئی ۔ یہ سب کتابیں شیخ احمد احسائی کاظم رشتی اور کریم خان کرمانی
کے باطل عقائد کے ابطال کے ساتھ ساتھ موسیٰ اسکوئی کی کتاب احقاق الحق کا بھی [illegible]
طور پر مبسوط اور مفصل رد ہیں ۔ جبکہ موسیٰ اسکوئی نے ۱۳۶۴ھ میں وفات پائی اور وہ مذکورہ

کتابیں لکھے جانے کے بعد کربلائے معلےٰ میں رہتے ہوئے ۱۳۴۲ھ سے ۱۳۶۴ھ تک
یعنی تقریباً پورے ۲۲ سال کے عرصے میں بھی ان کتابوں کا کوئی جواب لکھنے کی جرأت نہ کر سکا
اور نہ ہی موسیٰ اسکوئی کی اولاد یعنی مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی د موجودہ سربراہ و رئیس مذہب
شیخیہ احقاقیہ کویت مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی الکویتی جو اس احقاق الحق کی وجہ سے
ہی احقاقی کہلاتے ہیں، احقاق الحق کے رد و ابطال میں لکھی گئیں، ان کتابوں کا آجتک
کوئی جواب دے سکے ہیں۔

بارھویں کتاب دار الغالین ہے **تیرھویں کتاب** غش الرکنیہ ہے یہ سب کتابیں باطل شیخی
عقائد کے رد و ابطال میں لکھی گئیں اور یہ آخری چھ کتابیں جناب مستطاب عمدۃ العلماء العلام
ونخبۃ الفقہاء العظام جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول حجۃ الاسلام و
ملاذ الانام مولانا السید محمد مہدی الکاظمی القزوینی اعلی اللہ مقامہٗ کی تصنیف و تالیف کردہ
ہیں۔ ان کتابوں کو لکھے ہوئے ساٹھ سال سے زیادہ ہونے کو آئے۔ پہلے بتیس سال کے عرصہ میں
خود موسیٰ اسکوئی اپنی کتاب احقاق الحق کی مردہ لاش کی پامالی کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتا
رہا مگر جواب دینے کی ہمت نہ پڑی۔ اس کے بعد مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی اور مرزا حسن الاسکوئی
الاحقاقی چالیس سال تک اپنے باپ کی کتاب میں بیان کردہ باطل عقائد کا رد و ابطال دیکھنے کے
باوجود ان کے خلاف کوئی جواب نہ لکھ سکے حالانکہ ان کتابوں میں شیخیوں کو اور موسیٰ اسکوئی کے
وابستگان کو کافر و خارج از دین اسلام ثابت کرنے کے علاوہ مسلمانوں کے تہتر فرقوں میں
سے کوئی فرقہ بھی تسلیم نہیں کیا گیا۔ ثبوت کے لئے ہماری کتاب "ایک پر اسرار جاسوسی کردار" میں
شائع کردہ عکس ملاحظہ ہو مگر شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کے دھوکہ
دینے کی انتہا یہ ہے کہ انہوں نے شیخ احمد احسائی اور شیخیوں کی تکفیر کو خالصی کے کھاتے میں ڈال
دیا حالانکہ خالصی کل گزرا ہے اور پاکستان کے بعض بے خبر، کم علم اور سادہ لوح شیعوں کے
دھوکہ کھا جانے کی حد یہ ہے کہ انہوں نے بھی شیخیوں کی ان باتوں کو باور کر لیا۔ بہر حال اب
ہم اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے شیخیوں کی رد میں لکھی ہوئی کتابوں کا بیان کرتے ہیں کہ:۔

چودھویں کتاب جو شیخ احمد احسائی کے باطل عقائد کی رد میں لکھی گئی وہ حجۃ الاسلام
آیت اللہ السید محمد ہادی خراسانی کی معضلات الغلاۃ فی رد الشیخیہ ہے۔

پندرھویں کتاب شیخ ابراہیم بن محسن کاشانی کی تالیف منیف البرہان المنیر فی رد علی لارشاد العلوام ہے۔ یہ پندرہ کتابیں نہ صرف شیخ احمد احسائی، کاظم رشتی کی کتابوں میں بیان کردہ باطل عقائد کا رد و ابطال ہیں بلکہ ان کتابوں میں شیخیوں کی دونوں شاخوں کی کتابوں رشاد العوام اور احقاق الحق کا بھی مفصل رد و ابطال کیا گیا ہے اور یہ سب خالصی سے پہلے کی لکھی ہوئی ہیں۔ ان کے علاوہ تراجم و عقائد کی بہت سی دوسری کتابوں میں شیخ احمد احسائی کی تکفیر کا بیان اور شیخ احمد احسائی اور شیخیوں کے باطل عقائد کا ضمناً بھی رد و ابطال کیا گیا ہے جو بہت زیادہ ہیں۔ مثلاً

نمبر ۱۶ عنوان البراہین نمبر ۱۷۔ الشیخیہ والبابیہ نمبر ۱۸۔ کفایت الموحدین علامہ طبرسی۔ نمبر ۱۹۔ اجوبۃ المسائل الدینیہ عدد ۴ کربلا از آقائے شہرستانی نمبر ۲۰۔ نور التحقیق فی رد الشیخیہ نمبر ۲۱:۔ مدینۃ الحسین۔ از محمد حسین کلتید از آل طعمہ کربلا نمبر ۲۲:۔ الکواکب الدریۃ نمبر ۲۳ مجلۃ البیان نمبر ۲۴:۔ اعیان الشیعہ از فاضل العلامہ محسن الامین العاملی نمبر ۲۵ روضات الجنات از محمد باقر خونساری نمبر ۲۶:۔ فلاسفۃ الشیعہ از عبداللہ نعمت نمبر ۲۷ فلاسفۃ الشیعہ از مرتضیٰ مدرسی چہاردہی نمبر ۲۸: البابیون والبہائیون فی حاضرہم و ماضیہم از عبدالرزاق حسنی۔ نمبر ۲۹:۔ اعلام الشیعہ از حجۃ الاسلام آیت اللہ فی الانام آقائے بزرگ طہرانی۔ نمبر ۳۰۔ الذریعۃ از آقائے طہرانی مذکور نمبر ۳۱:۔ البارقۃ الحیدریہ۔ نمبر ۳۲:۔ تذکرہ شیخ احمد احسائی از مرتضیٰ مدرسی چہاردہی۔ نمبر ۳۳:۔ سرکار سید العلماء علامہ السید علی نقی صاحب قبلہ لکھنوی کی کتاب مذہب باب و بہا شائع کردہ امامیہ مشن لکھنؤ۔

ان آخری کتابوں میں شیخی عقائد کا رد و ابطال ضمناً بیان ہوا ہے اور یہ سب کتابیں بزرگ شیعہ علماء اعلام و مجتہدین عظام کی تصنیف و تالیف کردہ ہیں۔ ان ایک تہائی سیکڑہ کتابوں کے بیان اور ہماری اس ...... تحقیق کے پیش کر دینے کے بعد بھی اگر پاکستان کا کوئی بھی شیعہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ صرف خالصی ہے جس نے سب سے پہلے شیخ احمد احسائی اور شیخیوں کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا اور ان کے عقائد کو باطل کہا تو اس سے زیادہ احمق اور کون ہو سکتا ہے اور اگر شیخی حضرات ایسا کہیں تو اس کو ان کی فریب کاری، مکاری، عیاری اور دھوکہ بازی کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

اصلی عبداللہ ابن سبا اور فرضی و افسانوی عبداللہ بن سبا اور

اصلی خالصی اور فرضی و افسانوی خالصی!

سابقہ اوراق میں ہم نے کئی مقام پر فرضی و افسانوی ابن سبا اور فرضی و افسانوی خالصی کے الفاظ استعمال کئے ہیں لہٰذا اس عنوان کے تحت ان الفاظ کی اصل حقیقت پر بھی کچھ روشنی ڈالی جاتی ہے سُنی دانشور ڈاکٹر طٰہٰ حسین نے یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ شورش جو مصر سے اٹھی تھی وہ بنی امیہ کے عمال کی بدعنوانیوں کے نتیجہ میں مسلم عوام کے احتجاج کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی اور وہ فتنہ جو قتل عثمان کی صورت میں رونما ہوا تھا وہ مروان بن الحکم کے خلیفہ کی مہر کے ساتھ محمد بن ابی بکر کے قتل کا پروانہ لکھنے کی وجہ پیدا ہوا تھا جو راستے میں پکڑا گیا تھا اور قتل عثمان پر منتج ہوا تھا۔ اور اسی طرح جنگ جمل اور جنگ صفین کی کارروائیوں میں بھی بنی اُمیہ کا کردار نمایاں تھا۔ اور ان دونوں جنگوں میں بھی مروان بن الحکم پیش پیش تھا۔ لہٰذا اس مشہور سُنی دانشور ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصری نے جب یہ دیکھا کہ مصریوں کی شورش میں اور مروان کی طرف سے محمد بن ابوبکر کے قتل کا پروانہ پکڑے جانے کے بعد قتل عثمان کے بعد جنگ جمل و جنگ صفین میں سوائے بنی امیہ کے عمال کی بدعنوانیوں کے اور کوئی چیز بھی محرک نہیں ہے اور وہ عبداللہ بن سبا جس کی گردن میں ان تمام شورشوں اور فتنوں کا طوق ڈالا جا رہا ہے، اسکا ان واقعات میں کہیں کوئی اثر یا نشان نہیں ہے لہٰذا اس نے اس عبداللہ ابن سبا کو فرضی و افسانوی کردار قرار دے کر اس کے وجود سے بالکل ہی انکار کر دیا۔

لیکن حقیقت واقعہ یہ ہے کہ عبداللہ ابن سبا کا ایک اپنا کردار بھی ہے اور وہ صرف اتنا ہے کہ یہ اسلام لانے سے پہلے واقعاً یہودی تھا، اسلام لانے کے بعد اس نے حضرت علی علیہ السلام کی الوہیت کا عقیدہ اپنا لیا۔ یہ حضرت علی علیہ السلام کو خدا کہتا تھا اور ان کو ہی رب، خالق، رزاق اور محی و ممیت و مدبر کائنات سمجھتا تھا، اس نے اپنے اس نظریہ کا جب پرچار کیا تو کچھ لوگ اس کے عقیدے کے طرفدار بھی ہو گئے۔ جب حضرت علی علیہ السلام کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ نے اس عبداللہ بن سبا کو طلب فرما کر اس عقیدہ بد سے باز آنے کو کہا اور تین دن تک اسے اسکو توبہ کرنے کے لئے مہلت دی۔ جب وہ تین دن کے ختم

کے بعد بھی اپنے اس عقیدۂ بد سے تائب نہ ہوا تو حضرت امیر علیہ السلام نے اسکو آگ جلا کر موت کی سزا دی۔

یہ اصلی عبد اللہ ابن سبا ہے اس کا نہ مصر کی شورشوں سے کوئی تعلق تھا، نہ قتل عثمان میں کوئی واسطہ تھا، نہ جنگ جمل و جنگ صفین میں اس کا کوئی واسطہ تھا، جیسا کہ تاریخ کے غیر جانبدار طالب علم کو ان شورشوں اور ان جنگوں کے اصل محرکات کا اچھی طرح علم ہے۔ اس اصلی عبد اللہ ابن سبا پر صرف امیر المومنین علیہ السلام کی ربوبیت کا اعتقاد رکھنے کی وجہ سے ہی ہمارے ائمہ اطہار علیہم السلام نے بھی لعنت کی ہے اور تمام شیعہ علمائے ابرار نے بھی اس پر لعنت کی ہے اور آجتک اس پر لعنت کرتے آتے ہیں، لیکن دشمن شیعہ نے اس عبد اللہ ابن سبا کو شیعہ مذہب کا بانی کہنا شروع کر دیا اور بنی امیہ کی تمام بدعنوانیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے ان کی تمام بداعمالیوں کو عبد اللہ ابن سبا کی گردن میں ڈال دیا، وہاں شیعوں کے صحیح اور بنیادی اور سچے عقائد یعنی حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے امام ہونے وزیر رسول ہونے، وصی رسول ہونے اور خلیفہ بلافصل ہونے کا نظریہ اور اعتقاد بھی اسی عبد اللہ ابن سبا کے ہی سر منڈھ دیا۔ حالانکہ یہ بات قطعاً خلاف عقل ہے کہ جو شخص حضرت امیر علیہ السلام کو خدا اور رب کہتا ہو وہ انکو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کا وصی و خلیفہ بھی کہتا ہو۔ ہم اس موضوع پر اپنی دوسری کتاب میں تفصیل سے روشنی ڈالیں گے۔ لیکن یہاں پر چند جملوں میں اتنا لکھنا سمجھتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام کی پیروی کرنے والوں کو خود پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے شیعہ علی فرمایا ہے اور دعوۃ ذوالعشیرۃ میں خود پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنی زبان مبارک سے امیر المومنین علیہ السلام کی شان میں فرمایا ہے کہ اِنَّ هٰذَا اَخِیْ وَ وَصِیِّیْ وَ خَلِیْفَتِیْ فِیْکُمْ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَ اَطِیْعُوْا۔ "یہ علی میرا بھائی ہے، میرا وصی ہے اور خلیفہ ہے، پس تم اس کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا۔" چونکہ یہ ارشاد قرآن کریم کی آیت - وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ - کی تعمیل میں دعوت عشیرہ کے موقع پر صادر ہوا تھا لہٰذا قرآن کریم کی اکثر معتبر تفسیروں میں یہ ارشاد پیغمبر موجود ہے۔

اور چونکہ یہ ارشادِ پیغمبر فرمودۂ پیغمبر ہونے کی وجہ سے ایک حدیث ہے لہذا حدیث کی معتبر کتابوں میں بھی موجود ہے۔ اور چونکہ یہ ایک عظیم تاریخی واقعہ ہے لہذا یہ ارشاد پیغمبر تاریخ کی اکثر معتبر کتابوں میں بھی موجود ہے۔ لیکن مخالفین شیعہ نے اس ارشاد پیغمبر کو بھی اسی عبداللہ بن سبا کے سر منڈھ دیا ہے تاکہ ان عقائد حقہ کے مقابلے میں اپنے نظریات کو درست قرار دینے میں کوئی رکاوٹ نہ رہے۔ اور بنی امیہ عمال کی بداعمالیوں اور بدعنوانیوں کے نتیجہ میں جو شورش اور فتنہ و فساد اور جنگ و جدال آگ بھڑکی تھی اسکو بھی اسی عبداللہ بن سبا کی گردن میں ڈال دیا کر اسطرح بنی امیہ کے طرفدار بنی امیہ کی بدعنوانیوں پر پردہ ڈال کر مسلمانوں کو اندھیرے میں رکھتے ہوئے دھوکا دے سکیں، یہ عبداللہ بن سبا فرضی وافسانوی عبداللہ ابن سبا ہے۔ جس کا بقول طہٰ حسین معروف سنی مورخ کے، کوئی وجود نہیں ہے، پہلی صدی ہجری میں تو طرفداران بنی امیہ اس فرضی اور افسانوی عبداللہ ابن سبا کا افسانہ گھڑا اور اسکو شیعہ امامیہ کا بانی شروع کر دیا اور چودھویں صدی ہجری میں طرفداران شیخ احمد احسائی نے ایک فرضی اور خالصی گھڑا اور شیعان جعفریہ اثنا عشریہ کو اس فرضی خالصی کا پیرو کہنا شروع کر دیا۔

لطف کی بات یہ ہے کہ دنیا میں جتنے مذاہب ہیں ان سب کے پیرو اپنے اپنے پیشوا کی نسبت پر فخر کرتے ہیں خواہ وہ پیشوا برحق ہوں یا پیشوائے باطل چنانچہ سکھ لوگ گرونانک جی کی طرف اپنی نسبت پر فخر کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف مرزائی اپنی نسبت پر فخر کرتے ہیں۔ شیخی حضرات شیخ احمد احسائی اور رؤسائے شیخیہ کی طرف نسبت پر فخر کرتے ہیں۔ بابی، علی محمد باب کی طرف نسبت پر فخر کرتے ہیں۔ بہائی حضرات حسین بہاؤاللہ کی طرف نسبت پر فخر کرتے ہیں۔ وہابی حضرات، محمد بن عبدالوہاب کی طرف نسبت پر فخر کرتے ہیں۔ مگر مخالفین شیعہ نے شیعان حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کو اہتمام طرازی کے پر جن کی طرف منسوب کیا ہے، کوئی شیعہ کسی قسم کی نسبت کو ان کے ساتھ قبول کرنے کیلئے نہیں مگر پھر بھی مخالفین شیعہ میں ایک گروہ زبردستی عبداللہ بن سبا کو ان کے اوپر مسلط کرتا ہے اور مخالفین شیعہ حقہ اثنا عشریہ کا دوسرا گروہ ان کے اوپر کبھی خالصی کو مسلط کرتا ہے کبھی برقعی کو اور کبھی محمد بن عبدالوہاب کو جس کی طرف منسوب حضرات وہابی کہلانے پر فخر کرتے ہیں۔ مگر یہ دشمنِ شیعہ، شیعوں کو وہابی کہنے پر تلے ہوئے ہیں اور کبھی برقعی کی طرف

دیتے ہیں اور کبھی خالصی کی طرف ۔
ضی وافسانوی خالصی طرفداران شیخ احمد احسائی اور پیروان شیخ احمد احسائی کا گھڑا
ضی وافسانوی خالصی ہے ۔ جس کی ضرورت صرف اسلئے پیش آگئی تاکہ وہ یہ کہہ سکیں کہ یہ
خالصی ہی ہے جس نے سب سے پہلے شیخ احسائی کی تکفیر کی اور پیروان شیخ کو شیخی و کافر و ضال و
کہا اور القائم کے بھونپو نے تو اور بھی حد کر دی کہ عزاداران حسین اور شیعان حیدر
کو فر و ضال و مضل قرار دینے کی نسبت بھی خالصی کے گلے میں ڈال دی ۔ یہ خالصی
عبداللہ بن سبا کی طرح بالکل فرضی وافسانوی خالصی ہے تاکہ اس پر پردہ ڈالا
۔ کہ وہ کونسے بزرگ ترین شیعہ علمائے علام و مجتہدین عظام تھے جنہوں نے شیخ احمد احسائی
کی تھی ، اور کس بنا پر کی تھی ۔
فرضی وافسانوی خالصی شیخیوں کا گھڑا ہوا خالصی ہے جس سے شیخیوں نے بالکل وہی
لیا ہے جو مخالفین شیعہ اور طرفداران بنی امیہ نے پہلی صدی ہجری میں عبداللہ بن سبا
تھا ۔ لیکن جسطرح ایک عبداللہ ابن سبا اصلی عبداللہ بن سبا بھی ہے ، اسی طرح ایک
اصلی خالصی بھی ہے ۔ یہ خالصی کاظمین میں گزرے ہیں ۔ جن کا انتقال ۱۹۶۷ء
میں ہوا ۔ یہ خالصی خود شیخیوں کے قول کے مطابق صاحب حکم اور صاحب فتویٰ
ہے اور حنفی اور شافعی یا کسی اور سنی فقہ کا مجتہد نہیں ، بلکہ فقہ جعفریہ کا مجتہد ہے کیونکہ
کسی اور فقہ کے مجتہد ہوتے تو انکے فتوے سے فقہ جعفریہ کے تقدس پر کسی قسم کی آنچ
سکتی تھی مگر شیخیوں نے اپنے اشتہار میں واضح طور پر تسلیم کیا ہے کہ انہوں نے اپنے
سے فقہ جعفریہ کے تقدس کو پامال کیا جس سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک خالصی فقہ
کے مجتہد تھے ، البتہ جیسا ہوتا آیا ہے ، انہوں نے بعض فروعی مسائل میں دوسرے
ں سے اختلاف کیا ہے ——— جیسا کہ دوسرے مجتہدین میں
بعض فروعی مسائل میں آپس میں اختلاف پایا جاتا ہے جو سب کو معلوم ہے لہٰذا
تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ فروعی اختلاف کی بنا پر بقول شیخی
محمد علی آف رتہ متہ بھی کسی کو اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے لیکن اسکے باوجود ہندوستا
ن میں کوئی بھی فرد شیعہ خالصی کا فروعی مسائل میں بھی مقلد نہیں ہے ۔

البتہ وہ خاص بات جس کی وجہ سے طرفداران شیخ احمد احسائی اور سید رشتی

یعنی شیخیہ نے ایک فرضی و افسانوی خالصی گھڑا ہے یہ ہے کہ خالصی اور خالصی کے وہ متعلقین
عالی طور پر صرف کاظمین میں ہی تھے شیخیوں کے سخت خلاف تھے اور شیخیوں کو کاظمین میں داخلہ
تک نہیں ہونے دیتے تھے ملاحظہ ہو۔ تنظیم تحفظ ناموس آل محمد ملتان کا رسالہ فتنہ خالصی
پر پہلا ایڈیشن ص۹ لیکن فی الحقیقت یہ بات بھی خالصی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ ناصر الدین
شاہ قاچار کے دور میں ایران کے مجتہدین کے فتوے کی رو سے شیخیوں کو شیعوں کے حمام میں نہانے
تک کی اجازت نہیں تھی۔ ملاحظہ ہو۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام شائع کردہ پنجاب یونیورسٹی
لاہور اور خالصی سے بہت پہلے حجۃ الاسلام آیت اللہ فی الانام آقائے السید ابوالحسن [illegible]
بھی شیخیوں کے سخت خلاف تھے اور انہوں نے بھی شیخیوں کو نجف اشرف میں داخل ہونے
کی کبھی اجازت نہیں دی مگر اس صورت میں کہ کوئی خود کو ظاہر کئے بغیر آ جائے یا رہ جائے
تبرک کے لئے آقائے محمد شریعت نمائندہ آیت اللہ العظمیٰ آقائے روح اللہ الخمینی کے
مکتوب کا عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

خلاصۂ کلام

ہم نے ابتک جتنی تحقیقات اور دستاویزی ثبوت پیش کئے ہیں اُن سے بخوبی ثابت ہوگیا ہے کہ شیخیت ان عقائد و افکار کا نام ہے جو شیخ احمد احسائی نے اسلامی عقائد سے انحراف کرتے ہوئے رائج کیے جن کا بیان ہم نے اپنی کتاب "الفرق بین الشیعۃ الحقیقیۃ والشیخیۃ المضلۃ" میں تفصیل کے ساتھ کر دیا ہے۔ اور ان عقائد و افکار کی تبلیغ کرنے والوں اور اُن کی پیروی کرنے والوں اور شیخیوں کی دونوں شاخوں یعنی شیخیہ رکنیہ کرمان، اور شیخیہ احقاقیہ کویت میں سے کسی کے بھی ساتھ براہ راست یا شیخی مبلغین کے توسط سے وابستگی رکھنے والوں کو شیخی کہا جاتا ہے جن کے موجودہ سربراہ زعیم مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی ہیں، لیکن وہ حضرات جو شیخی مبلغین کے توسط سے براہ راست رئیس شیخیہ کرمان یا رئیس شیخیہ احقاقیہ کویت مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی کے ساتھ کوئی وابستگی نہیں رکھتے، مگر وہ بعض عقائد شیخیہ کو اپنائے ہوئے ہیں وہ سب کے سب شیخیوں کی پوشیدہ طریقہ سے طویل تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں دھوکہ کھا گئے ہیں۔

اور خالصیت "شیخیوں کی طرف سے "شیخیت" کے مقابلہ میں گھڑا ہوا ایک فرضی نام ہے جس کا کوئی وجود اور کوئی حقیقت نہیں ہے۔ تاکہ شیخی حضرات اس سے "قسماً منھم" کی بجائے "قسیماً لھم" نہ کہلائیں، چونکہ جب شیعوں کے مقابلہ میں شیخی کہا جائیگا تو اس طرح وہ شیعوں کے "قسیماً لھم یعنی شیعوں سے جدا مذہب ہو جائیں گے جیسے سنیوں کے مقابلہ میں مرزائی ایک جدا مذہب ہے لیکن جب شیخیوں کے مقابلہ میں شیعوں کو خالصی گروہ کہا جائیگا۔ تو پھر شیخی شیعوں کے "قسماً منھم" ہو جائیں گے اور پھر یوں سمجھا جائے گا۔ کہ شیعہ اثنا عشریہ امامیہ کی دو قسمیں ہیں ایک شیخی شیعہ اور دوسرے خالصی شیعہ یہی بات مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی نے آغا بزرگ تہرانی کے جواب میں لکھی ہے، اور یہی بات محسن الامین العاملی کی اعیان الشیعہ کی عبارت کے جواب میں لکھی ہے۔ جس کا بیان دستاویزی ثبوت کے ساتھ اوراق سابقہ میں گزر چکا ہے پس جو شخص شیعوں کو خالصی گروہ کہتا ہے اور ان کی طرف

خالصیت کی نسبت دیتا ہے وہ حتماً و یقیناً پکا شیخی ہے، یا وہ شیخیوں سے دھوکا کھا گیا ہے
اور ان کے فریب میں آگیا ہے، خواہ وہ کوئی ہو، کیونکہ کسی کو ۔۔۔ یہ معلوم نہیں ہے۔
کہ شیخیوں کو اس بات سے انکار نہیں ہے کہ شیعہ اصولیہ امامیہ جعفریہ اثنا عشریہ شیخ احمد احسائی
کے زمانہ میں شیخ احمد احسائی کے سبب سے دو فرقوں میں تقسیم ہو گیا ہے، جس کا بیان دستاویزی
ثبوت کے ساتھ سابقہ اوراق میں گزر چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ دو فرقے ایک شیخیہ ہیں اور
دوسرے غیر شیخیہ۔ شیخیوں کو خود تسلیم ہے کہ وہ پیروان شیخ احمد احسائی ہیں اسلئے انہیں شیخی کہا
جاتا ہے اور یہ نام ان کا ان شیعہ علمائے اعلام و مجتہدین عظام اور شیعہ عوام نے رکھا ہے۔
جنہوں نے شیخ احمد احسائی کے جدید انحرافی، افکار و عقائد سے اتفاق نہیں کیا اور اپنے انہیں
عقائد پر قائم رہے جو قدیم سے چلے آتے
تھے۔ جن کے بارے میں مرزا علی اسکوئی نے خود یہ کہا ہے کہ اگر انہیں شیخ احمد احسائی کے جانشین
اول کاظم رشتی کا دلیل المتحیرین میں دیا ہوا نام قبول نہیں ہے تو خود کو شیخی کے مقابلہ میں غیر شیخیہ
کہتے لیکن شیخی تو شیخ احمد احسائی کی پیروی کی وجہ سے اب تک مستقل طور پر شیخی ہی ہیں کیونکہ وہ لوگ
ایک حقیقت ہیں، لیکن شیخیوں نے ان شیعوں کے جو غیر شیخیہ تھے وقت کے بدلنے کے ساتھ
کئی نام رکھے جن میں سب سے پہلا نام بالاسری ہے، ملاحظہ ہو ابراہیم خان کرمانی کی "ہدایت الطالبین"
کاظم رشتی کی دلیل المتحیرین اور مرزا علی الاسکوئی الاحقاقی کا مقالہ ناصحہ زاجرہ اور دوسرا نام قشری ہے۔
تیسرا نام متعصرین ہے، چوتھا نام وہابی ہے اور آخری نام خالصی ہے۔ پس اگر کوئی
صحیح العقیدہ شیعہ جو پہلے شیخیوں سے دھوکہ کھانے کی وجہ سے شیعوں میں
سے کسی کو قشری یا متعصر یا وہابی یا خالصی سمجھتے تھے اور شیخیت کے مقابلہ میں خالصیت کا
نام لیتے تھے اب بھی اسی طرح خالصیت کو کوئی حقیقت سمجھتے رہیں اور شیخیت کے مقابلہ میں
خالصیت کا نام لیں تو اس سے بڑھ کر ناسمجھ بلکہ احمق اور بے وقوف کوئی نہیں ہے کیونکہ وہ
یہ نہیں سمجھتا کہ وہ شیخیوں کے دھوکے میں آکر اور ان سے فریب کھا کر خود اپنے ہی بارے میں
خالصیت کا فتویٰ لگا رہا ہے۔ جبکہ شیخیوں کے جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے اور اتہام لگانے اور افترا
پردازی کرنے کی انتہا یہ ہے کہ شیعان پاکستان کو یہ فریب دینے کے لئے کہ جس طرح شیخیوں
کی دونوں شاخوں کا سلسلہ نیابت و جانشینی یا سربراہی جاری ہے، اسی طرح خالصیت کا بھی
سلسلہ نیابت و جانشینی جاری ہے، خالصی فرقے کا شجرہ نسب شائع کیا ہے، حالانکہ
شیخیوں کی دونوں شاخوں کا سلسلہ نیابت و جانشینی و سربراہی تو وہ ہے جس کو خود رد ہائے

شیخیہ تسلیم کرتے ہیں جیسا کہ سابقہ اوراق میں ثابت کیا جا چکا ہے۔ لیکن پاکستان کے شیخی مبلغین نے اپنے شائع کردہ پمفلٹ "فتنۂ خالصیت پر پہلا ایٹم بم" میں صفحہ ۳ پر خالصی فرقے کا جو شجرہ نسب شائع کیا ہے اس پر ہم اپنی طرف سے کچھ کہنا نہیں چاہتے اس کا عکس قارئین کے فیصلہ اور انصاف کے لئے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

خالصی فرقہ کا شجرۂ نسب

جان کینیڈی صدر امریکہ

آنجہانی شیخ محمد خالصی متوفی ۱۹۶۳ء

ایران میں
ابو الفضل برقعی

عراق میں
شیخ زادہ مہدی خالصی

پاکستان میں
محمد حسین ڈھکو

چونکہ یہ خود لاولد ہیں نرینہ اولاد نہیں رکھتے لہٰذا درج ذیل کو
سرپرست خلفائے راشدین بنا رکھا ہے۔

(ملک اعجاز اعوان) (محبوب شاہ) (اختر عباس) (مولوی اللہ وسایا علی پوری)
عرف صفدر حسین

اپنے علاقہ کے نامزد کئی لوگ ہیں لنگڑے لولے لنجے رنڈوے مساجد میں پیشنماز ہیں۔

خالصیت کا دوسرا شجرہ نسب

درشتیوں کی تضاد بیانی جو انکے جھوٹا ہونے کا سب سے بڑا ثبوت ہے!

قارئین کرام! خالصی فرقے کا ایک شجرہ نسب تو وہ ہے جس کا عکس آپ اس سے پہلے عنوان کے آخر میں ملاحظہ فرما چکے ہیں. اب شیخیوں کا شائع کردہ خالصیت کا دوسرا شجرہ نسب ملاحظہ فرمائیے جو شعبہ نشر و اشاعت القائم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان ڈیرہ غازی خاں کے نام سے شائع کردہ ہے اور "طمانچہ بر رخسار خالصی و خالصیان" نامی پمفلٹ میں شائع کیا گیا ہے چونکہ رسالہ مولانا محمد سلیم صاحب کے شیخیت کی رد میں تحریر کردہ رسالے کے جواب میں لکھا گیا ہے لہذا اب خالصیت کا شجرہ نسب اس عنوان سے لکھا جاتا تھا کہ مولانا محمد سلیم صاحب کا نام اس شجرہ میں آجائے۔

مگر اے قارئین کرام اور اے مومنین با انصاف اگر آپ میں تھوڑا سا بھی ایمان ہے اور ذرا بھی قوت انصاف ہے تو اس شجرہ نسب کے ساتھ ملا کر دیکھیں اور شیخیوں کی افترا پردازی، اتہام طرازی، کذب بیانی، فریب کاری اور دھوکہ بازی کا اندازہ، ان کی اس تضاد بیانی سے ہی لگا لیجیے جو ان کے جھوٹا ہونے کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ لہذا خود اپنے ساتھ انصاف کریں اور اپنے ایمان کی خبر لیں۔

شعبہ نشر و اشاعت القائم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان ڈیرہ غازی خان کے شائع کردہ رسالے طمانچہ بر رخسار، خالصی و خالصیان کے ٹائٹل پیج کا عکس اور اس میں شائع کردہ خالصیت کے شجرہ نسب کا عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

یہ عصائے موسوی ہے ہر مقصر ناگ پر
آب عرفان کو چھڑک دو خالصی کی آگ پر
رسم تقصیر و دغل پر موت لانے کیلئے — یہ صحیفہ حجت حق ہے زمانے کیلئے

طمانچہ بر رخسار خالصی و خالصیان

بجواب: طمانچہ بر رخسار شیخ و شیخی

ابن ابوبکر سلیم، سوتری وٹوی کے خرافات کا مدلل جواب

: منجانب :
یاقت علی حیدری، ا/ ایم علی گ۔ مہاراجہ
(ڈیرہ غازیخان ڈویژن)

شعبہ نشر و اشاعت۔ القائم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان

خالصیت کا شجرہ نسب

ابن تیمیہ
ابن قیم جوزیہ
محمد بن عبدالوہاب نجدی
ابن سعود

ہندوستان میں
اسماعیل دہلوی
رشید احمد گنگوہی
علماء دیوبند

عراق میں
محمد خالصی

مصر میں
محمد عبدہ
رشید رضا

عراق میں
[illegible]

ایران میں
ابوالفضل برقعی

پاکستان میں
محمد حسین ڈھکو، محمد بشیر، حافظ سیف اللہ
سوتری وٹ میں ابن ابوبکر محمد سلیم صدیقی اس فرقہ کا زرخرید ایجنٹ ہے۔

خالصیت کا تیسرا شجرۂ نیابت

پاکستان میں خالصی شجرہ ہائے نیابت کی بھجوار شیخیوں کی اس مہم کا حصہ کر شیخیوں کو شیعوں کا قسیماً لہم نہ بننے دیا جائے بلکہ شیخیوں کو شیعوں کا قسیماً منہم ماننے کے لیے جس طرح شیخ احمد احسائی کی خلافت کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی طرح خالصی کو جو شیخیوں دورِ جدید میں سخت ترین مخالف تھا۔ دوسرے اصل شیعوں کا بانی بنا کر اسکے نائبین کا بھی کوئی نہ کوئی شجرۂ نیابت بنا دیا جائے اور اس طرح سے تحجیر شیعانِ پاکستان کو یہ باور کرا دیا جائے کہ اب شیعوں کے فرقے ہیں ایک شیخی اور دوسرے خالصی لیکن شیخی اصل شیعہ ہیں اور باقی سارے شیعہ خالصی کے مرید ہیں اور وہ سب کے سب وہابی شیعہ ہیں اور مقصرین ہیں۔ آپ خالصی کے نائبین کے دو شجرے سابقہ اوراق میں ملاحظہ کر چکے ہیں، اب خالصی کا تیسرا شجرۂ نیابت ملاحظہ ہو، اس شجرے کے خالق مرزا یوسف حسین ہیں جنکے بارے میں مولانا محمد بشیر انصاری نے یہ کہا ہے کہ وہ مجھ سے جدا نہیں ہیں خالصیت کا یہ شجرہ نیابت مرزا یوسف نے اپنی کتاب "حقائق العقائد" کے صفحہ پر پیش کیا ہے جسکا عکس قارئین کے لیے ذیل میں پیش خدمت ہے۔

۹۸

اب ملاحظہ ہو

شیخ خالصی کے سات پاکستانی نائبین کا باطل عقیدہ

• پیغمبر اور آئمہ ہدیٰ علیہم السلام نوعِ بشر کے اکمل افراد ہیں اور یہ کہنا کہ ان کی علیحدہ نوع ہے صحیح نہیں ہے۔

۱۔ مفتی جعفر حسین
۲۔ مولوی محمد یار شاہ
۳۔ مولوی اختر عباس
۴۔ مولوی محمد حسین ڈھکو
۵۔ مولوی سیف اللہ
۶۔ مولوی حسین بخش جاڑا
۷۔ مولوی گلاب شاہ

خالصی کا بھوت اور ڈھکو صاحب کی خلافت!

ہم نے اپنی کتاب "ایک پُراسرار جاسوسی کردار" میں بھی اور اس کتاب کے سابقہ اوراق میں بھی یہ واضح کر دیا ہے کہ شیخ محمد خالصی کاظمینی نے زمانہ ماضی قریب میں کچھ ایسی یا مردی کے ساتھ شیخیت کا رد و ابطال کیا ہے کہ اب جو بھی کوئی شیخیت کا رد و ابطال کرتا ہے تو شیخیوں کو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ یہ خالصی ہی بھوت بن کر آگیا ہے اور وہ چیخنے لگ جاتے ہیں کہ خالصی! خالصی! خالصی! -

حالانکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ شیخیت کے رد و ابطال میں خالصی منفرد نہیں ہے بلکہ خود شیخ احمد احسائی کے زمانہ کے بزرگ ترین شیعہ علمائے اعلام اور مجتہدین عظام نے شیخ کے دعاوی اور اس کے دین مبین اسلام سے انحراف کی بنا پر اس کی تکفیر کی تھی اور اس کے افکار عقائد کی تبلیغ کرنے والوں اور ان کی پیروی کرنے والوں کا نام اسی طرح سے شیخی رکھا تھا جس طرح سے کہ ہند و پاک کے مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے افکار کی تبلیغ کرنے والوں اور ان کی پیروی کرنے والوں کا نام مرزائی رکھا ہے۔

لیکن شیخی حضرات شیعان پاکستان کو دھوکہ دینے کے لئے، یہ رٹ لگا رہے ہیں کہ خالصی ہی نے سب سے پہلے شیخ احمد احسائی کی تکفیر کی ہے اور اسی نے انکا نام شیخی رکھا ہے اور اب جو بھی کوئی لکھتا ہے، وہ اسی کی دیکھا دیکھی اور سُنی سنائی لکھتا ہے۔ چنانچہ قم کے مجتہد حجتہ الاسلام آقائے ضیاء الدین روحانی نے جو کچھ لکھا ہے وہ بھی خالصی ہی سے لے کر لکھا ہے اور پاکستان میں ڈھکو صاحب نے بھی شیخیت کے خلاف جو کچھ لکھا ہے وہ بھی خالصی سے ہی لیکر لکھا ہے۔ پس پاکستان میں جو بھی کوئی شیخیت کے خلاف لکھتا ہے وہ خالصی ہے اور ڈھکو پارٹی ہے۔ شیخیوں نے پاکستان میں اپنے پروپیگنڈے کے زور ان دونوں کو اس قدر بدنام کیا کہ ہمارے اچھے خاصے علمائے حق بھی ان سے اعراض کرنے لگے اور حتی الامکان ان سے کترانے لگے تاکہ کم از کم انہیں کچھ نہ کہا جائے مگر چونکہ اصل مسئلہ صرف خالصی یا ڈھکو صاحب کا نہیں تھا، بلکہ اصل مسئلہ صحیح شیعہ عقائد اپنانے اور شیخی افکار کو باطل سمجھنے کا تھا۔ لہذا ہزار دامن بچانے کے باوجود شیخیوں نے انہیں سب کو

رگڑ دیا۔ ہم کسی کا نام لینا نہیں چاہتے، کیونکہ اب جو بھی شخص شیخیت کو باطل سمجھتا ہے اور صحیح شیعہ
عقائد رکھتا ہے، وہ بیشک چیختا رہے کہ نہ میں خالصی ہوں، نہ میں ڈھکو پارٹی سے ہوں۔
شیخیوں کے نزدیک وہ خالصی بھی ہے اور ڈھکو پارٹی بھی اور پاکستان کے شیعان حقہ جعفریہ
اثنا عشریہ کی آنکھیں کھولنے کیلئے اتنا لکھنا ہی کافی ہے کہ شیخی حضرات اور ان کے خرید کردہ تمام
جرائد قائد ملت جعفریہ سرکار علامہ حجۃ الاسلام آقائے سید عارف حسین الحسینی کو بھی خالصیوں اور
ڈھکو پارٹی کا قائد کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ نہ خالصیت کوئی مذہب ہے
اور نہ شیعوں میں ڈھکو پارٹی کے نام سے کوئی پارٹی ہے مگر چونکہ ہر وہ شیعہ جو صحیح شیعہ عقائد
رکھتا ہے اور شیخی افکار و عقائد کو باطل سمجھتا ہے اسی کو شیخی حضرات خالصی بھی کہتے ہیں اور
ڈھکو پارٹی بھی کہتے ہیں چونکہ ان دونوں حضرات نے شیخی عقائد کا رد لکھ کر شیخی باطل عقائد سے
شیعہ عوام کو بچایا ہے۔ پس ہر وہ آدمی جو تحریر و تقریر کے ذریعے شیعان پاکستان کو شیخیوں
کے فریب میں آنے اور دھوکہ کھانے سے بچانے کی کوشش کریگا اور شیخی افکار کے رد و ابطال
میں کچھ لکھ کر شائع کریگا، اسکو شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹ اور تنخواہ دار مزدور شیعان
پاکستان کو اس کی تحریروں اور تقریروں سے دور رکھنے کے لیئے، خالصی بھی کہیں گے
اور ڈھکو پارٹی بھی کہیں گے اور شیخیوں کی خلافت کے مقابلہ میں ڈھکو پارٹی کا خلیفہ
بھی کہیں گے۔

آپ نے ڈھکو پارٹی کے خلیفہ کے نام خالصیت کے دونوں شجرہ ہائے نسب
میں ملاحظہ کر لئے۔ اب ایک نئے خلیفہ کا نام بھی ملاحظہ کیجئے! یہ ہمارا نام ہے
جو شیخی حضرات ہمیں بھیجے گئے اپنے اشتہارات پر ایڈریس میں لکھ کر ہمیں بھیجتے ہیں
ان کے دو عکس اگلے دو صفحات میں پیش خدمت ہیں جن میں ایک ایڈریس میں خالصی لکھا
گیا ہے اور دوسرے میں واضح طور پر خلیفہ ڈھکو پارٹی لکھا ہے۔ دونوں عکس اگلے صفحہ
پر علیحدہ علیحدہ ملاحظہ کریں۔

چنیوٹ ضلع جھنگ
لاہوری گیٹ
محمد حسین برستی خالصی

مولوی محمد حسین زید برستی
خلیفہ محمد ھکو بانڈی

امام بارگاہ برستیاں زیدیاں چنیوٹ

حرفِ آخر

قارئین محترم! ہمارا پیش کردہ شیخیوں کا شجرۂ نیابت وجانشینی دستاویزی ثبوت کے ساتھ سابقہ اوراق میں ملاحظہ کریں اور خالصیت کے جو شجرے شیخیہ احقاقیہ کویت کے طرفداروں اور پیروکاروں نے شائع کئے ہیں۔ ان پر بھی غور کریں اور پھر خود اپنے ساتھ انصاف کریں، کیا خالصیت کے مذکورہ شجرہ ہائے نسب خود پکار پکار کر یہ اعلان نہیں کر رہے ہیں کہ خالصیت کوئی مذہب نہیں ہے بلکہ یہ سارا ڈھونگ شیخیہ احقاقیہ کویت کے ایجنٹوں اور تنخواہ دار مزدوروں کا رچایا ہوا ہے اور انہوں نے اپنے مقابل میں تمام صحیح عقیدہ رکھنے والے شیعان پاکستان کو خالصی گروہ کہنا شروع کر دیا ہے تاکہ وہ اسطرح سے قسماً منہم بن جائیں قسیماً نعم نہ کہلائیں۔

دراصل ایک شیخی حضرات کے جھوٹے پروپیگنڈے سے بھی اب تک خالصی کے بارے میں جو کچھ سامنے آیا ہے اُن میں بیشتر کا تعلق اتہام سے ہے اور اگر اُن میں سے کچھ صحیح بھی ہوں تو ان کا تعلق فروعی مسائل سے ہے اور ہر چند کہ شیعوں میں مجتہدین کے فروعی اختلاف کی بنا پر کبھی کوئی فرقہ نہیں بنا اور کسی مجتہد کی تقلید سے اس کے مقلدین کو اس کا گروہ نہیں کہا جاتا مع ہذا پاکستان میں ایک بھی فرد شیعہ خالصی کا مقلد بھی نہیں ہے اور بعض باتوں کا تعلق خود اس کی ذات سے ہے اگر وہ صحیح بھی ہوں تو وہ دنیا کے کسی بھی شیعہ پر وہ اثر انداز نہیں ہو سکتیں۔ وہ صرف ایک فرد کی بات کہلائیں گی اور اگر وہ غلط ہوں گی تو ہم بھی اور ہر شیعہ ان کو غلط کہے گا اگر وہ قابلِ مذمت ہوں گی تو ہر کوئی ان کی مذمت کرے گا مگر پاکستان میں خالصی کے خلاف شائع ہونے والے تمام رسالے شیخیوں کی اتہام طرازی کا اعلیٰ شاہکار ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

لیکن شیخیت ایک مستقل مذہب ہے، جس کا بانی شیخ احمد احسائی ہے۔ جس نے مامور من اللہ ہونے اور دعوائے وحی والہام کے ساتھ تمام عقائدِ اسلامی سے انحراف کرتے ہوئے اپنے جدید مسلک کی نئے عقائد پر بنیاد رکھی ہے اور اس مذہب کے پیروکار اپنے پیشوا کی طرف نسبت پر فخر کرتے ہیں۔ اور اس کی کسی بات کو غلط ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس مذہب کی دو معروف شاخیں ہیں، ایک شیخیہ رکنیہ کرمان اور دوسرے

شیخیہ احقاقیہ کویت جس کے موجودہ سربراہ مرزا حسن الاسکوئی الاحقاقی ہیں اور دنیا میں ان دونوں شاخوں کے علاوہ علیحدہ علیحدہ دیرہ کار موجود ہیں جو اپنی متعلقہ شاخ کے رئیس و سربراہ کے ساتھ وابستگی رکھتے ہیں۔

پس جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ عقیدت رکھتے ہوئے اس کے عقائد کو ہی صحیح عقائد کہنے والے اور مرزائیوں کی دونوں شاخوں میں سے کسی بھی شاخ کے ساتھ وابستگی رکھنے والے ہر صورت میں مرزائی ہی کہے جائیں گے ۔ اسی طرح شیخ احمد احسائی کے ساتھ عقیدت رکھتے ہوئے اس کے افکار و عقائد کو ہی صحیح عقائد کہنے والے اور شیخیوں کی دونوں شاخوں میں سے کسی بھی شاخ کے ساتھ وابستگی رکھنے والے ہر صورت میں شیخی ہی کہے جائیں گے

اور یہ وہ حقیقت ہے کہ جس کا مولانا محمد بشیر صاحب انصاری نے شیخی مبلغ کاظم علی رضا کے نام اپنے خط میں واضح الفاظ کے ساتھ اقبال کیا ہے چنانچہ انصاری صاحب اپنے ۳ اکتوبر ۱۹۷۵ء کے مکتوب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

> " مولانا محمد اسماعیل صاحب نے جو رسالہ تحریر کیا ہے اور شیخ و سید علیہما الرحمہ کی تائید کی ہے، اس کا مشورہ میں نے ہی دیا تھا کیونکہ مذہب شیخیہ یا عقائد شیخیہ کو بغیر علم و فہم غلط و باطل سمجھا جا رہا تھا ۔ "

مولانا محمد بشیر صاحب انصاری کے مذکورہ بیان سے واضح طور پر ثابت ہو گیا کہ ان کے نزدیک بھی مذہب شیخی ایک علیحدہ اور مستقل مذہب ہے اور اسکے عقائد شیخ احمد احسائی اور اسکے جانشین سید کاظم رشتی کے افکار و عقائد پر مشتمل ہیں لہٰذا مذہب شیخیہ کے ایک بالکل علیحدہ جداگانہ اور مستقل حیثیت سے وجود کا انکار نصف النہار پر چمکتے ہوئے سورج کے وجود سے انکار کے مترادف ہوگا

مولانا محمد بشیر صاحب انصاری کے مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۷۵ء کے خط کا عکس اگلے صفحہ پر پیش خدمت ہے ۔

ایک پُراسرار جاسوسی کردار پر تبصرے

روزنامہ جنگ کا تبصرہ

روزنامہ جنگ نے مورخہ ۶ شوال ۱۴۰۵ھ ۲۵ جون ۱۹۸۵ء کی اشاعت میں ہماری کتاب ایک پُراسرار جاسوسی کردار پر جو تبصرہ کیا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

"یہ کتاب اپنے نام کے اعتبار سے ردّ شیخیت یعنی شیخ احمد احسائی کے افکار و نظریات کی تردید میں نظر آتی ہے لیکن معاملہ یوں نہیں۔ مصنف نے شیخ احمد احسائی کے عقائد کی بحث کے لئے باقاعدہ دو کتب مخصوص کی ہوئی ہیں۔ زیر نظر کتاب شیخ احمد احسائی کی اپنی ذات کے بارے میں ہے کہ وہ خود اپنے بارے میں کیا کہتا ہے اور دوسرے رؤسائے شیخیہ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ وہ کیا تھا اور کیا بنا رہا۔ پاکستان میں اس موضوع پر اگرچہ چند ایک کتب ملتی ہیں لیکن تحقیق و تدقیق کے اعتبار سے کتاب ھذا کے لئے جس قدر محنت کی گئی ہے دوسری کتب کی تیاری کے لئے اس کا عشر عشیر بھی جد و جہد نہیں کی گئی۔ مصنف نے نہایت عرق ریزی سے عربی و فارسی کتب کے حوالے تلاش کئے ہیں۔ اور جیسا کہ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انہیں پورے سیاق و سباق کے ساتھ پیش کیا ہے اور واقعتہً علمی دیانت اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کئی ایک مواقع پر مطلوبہ حوالہ جات کا عکس لگا دینے سے کتاب کی افادیت دوچند ہو گئی ہے۔

اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے یہ کتاب خاصے کی چیز ہے۔"

ہفت روزہ رضا کار کا تبصرہ۔

جریدۂ فریدہ ہفت روزہ "رضا کار" نے مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۸۵ء کی اشاعت میں اس کتاب پر جو تبصرہ کیا وہ حسب ذیل ہے:

"گزشتہ بیس سال سے پاکستان میں شیخی حضرات زیادہ کھل کر شیخی مذہب کے

لیے کام کرنے لگے ہیں۔ شیعہ علماء نے شروع ہی سے ان کی کارستانیوں کو بھانپ کر عوام کی راہنمائی کا فریضہ ادا کیا ہے۔ زیرِ نظر کتاب کے مؤلف مولانا سید محمد حسین زیدی برستی، شیخیوں کے مقابلے میں مذہبِ حقہ جعفریہ اثنا عشریہ کا دفاع کرنے والوں میں بہت نمایاں رہے ہیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب ان کی اسی سلسلہ کی ایک تازہ مدلل معیاری اور ضلالت شکن کاوش ہے۔

کتاب ہذا کئی حوالوں سے منفرد ہے۔ اُردو میں پہلی جامع تصنیف ہے جس میں مذہب شیخی کے بانی شیخ احمد احسائی کا ہمہ گیر تعارف کرایا گیا ہے۔ اس تعارف کے لئے شیخ کی خود نوشت سوانح۔ سیرۃ الشیخ احمد الاحسائی کا عربی متن اور اس کا اُردو ترجمہ شامل کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ شیخ کے فرزند شیخ عبداللہ کی تصنیف۔ شرح احوال شیخ احمد احسائی کا پر امتن بھی نقل کر دیا گیا ہے جس میں شیخ احمد احسائی کی تصنیفات اور ذات کا تعارف موجود ہے علاوہ ازیں زیرِ نظر کتاب میں قدیم اور جدید کے شیعہ مجتہدین اور اعلام کے شیخ احمد احسائی کے بارے میں فتاویٰ بھی موجود ہیں پاکستان میں شیخی مراکز اور شیخی علماء کا تعارف بھی شاملِ کتاب ہے بنیادی طور پر یہ کتاب پاکستان میں ممتاز شیخی علامہ شیخ محمد حسین صابری کی عربی کتاب عبقریۃ الشیخ الاوحد اور شیخ عبدالحسین سرحدی کی کتاب تذکرۃ الشیخ الاوحد کا جواب ہے۔

شیخ احمد احسائی کی اپنی کتاب سے اس کے عجیب وغریب دعوے سامنے آتے ہیں شیخ کے بارے میں اس کے خلیفے اور شیخی علماء نہایت تعجب خیز عقائد رکھتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب کے مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیخ احسائی اپنے بارے میں مامور من اللہ معصوم عن الخطا صاحب وحی والہام۔ عالم الغیب۔ افضل خلائق وغیرہ کا دعویٰ رکھتا تھا۔
یہ کتاب شیخ احسائی کی حقیقت جاننے والوں کے لئے ایک مستند دستاویز ثابت ہوگی۔

مؤلف جوابات رعالیہ آقائے بلال مہدی اسلام آباد کا تبصرہ

آپ کی تصنیف "ایک پُر اسرار جاسوسی کردار" جناب سید محمد ثقلین کاظمی کے ذریعہ موصول ہوئی۔ خدا آپ کو اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ آپ نے جس محنت سے اس بازاری

اور مکروہ چہرے کے پردے کو اتار کر اس کے تار تار کو فضا میں بکھیرا ہے۔ بندہ اس پر آپ کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہے۔ اب کوئی اندھا انسان ہی ان کے مکر و فریب میں پھنس سکتا ہے۔ میرے پاس آپ کی پہلی ترجمہ شدہ تصنیف (تنبیہ الانام) موجود ہے۔ عرصے سے اس کتاب کا تذکرہ چلا آرہا تھا اور اس کے آنے سے پہلے ہی سنے شیخیہ کو بیتیرا احقاقیہ کے سروں پر موت کے بادل منڈلا رہے تھے، خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پاکستان میں اردو زبان میں پہلی عظیم کتاب ہمارے ہاتھوں میں پہنچ گئی ہے۔

اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ نے صرف شیخیت اور اس کے ادعا باطلہ پر بحث کی ہے اور وہ بھی ان کی اپنی تحریرات سے، شاید ہمارے ملک کے اچھے خاصے علماء بھی ان کے عشرِ عشیر سے بھی واقف نہیں ہوں گے۔ اگر واقف ہوتے تو مفسرِ قرآن جیسی شخصیت احقاقیوں کے دھوکہ میں کیوں آتے۔ خدا کرے کہ اب وہ آپ کی تحقیق کو سامنے رکھ کر اپنی گذشتہ سے رجوع فرمالیں۔ کیوں کہ ان کے لئے اس سے بہتر کوئی راستہ نہیں ہے اور نہ اس کتاب سے بہتر تحقیقی مواد ان کو مل سکتا ہے۔ پھر آپ نے جس خوبصورت پیرائے میں موجودہ صدی کے ہاں مرزا غلام احمد کے مذہب اور آنجہانی احقاقی کے دعوے کی مشابہت ثابت کی ہے وہ صحیح اور حق ہے۔ اس کتاب میں آپ نے جس خوبی اور اثر پذیر انداز میں پاکستانی شیخیوں کے سرغنہ افراد کا تعارف کرایا ہے وہ مومنینِ پاکستان کے لئے پہچاننے میں مشعلِ راہ کا کام دے گا۔ انشاءاللہ

شیخیت کے موضوع پر
ہماری تالیفات وتراجم ایک نظر میں

۱- ایک پُراسرار جاسوسی کردار — مطبوعہ — -/۴۰ روپے
۲- ترجمہ تنبیہ الانام — مطبوعہ — -/۲۵ روپے
۳- شیخیت کیا ہے اور شیخی کون؟ (زیرِ نظر کتاب) مطبوعہ — -/۲۰ روپے
۴- نورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور نوعِ نبی وامام (زیرِ طبع)
مذہبِ شیخیہ کے ایک بنیادی عقیدہ یعنی جداگانہ نوع پر کامل ریسرچ اور تحقیقِ انیق اور تفتیشِ دقیق۔ شیخی عقائد کو سمجھنے کے لئے پہلے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے کتابت ہو چکی ہے عنقریب پریس میں آنیوالی ہے۔
۵- الفرق بین الشیعہ والشیخیہ: شیخ احمد احسائی نے تمام اصول دین سے کس طرح انحراف کیا ہے اور دینِ مبینِ حق کی کس طرح بیخ کنی کی ہے اور شیخی ایجنٹ کس طرح پاکستان کے بے خبر کم علم اور سادہ لوح شیعہ عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اس کتاب میں مذہب شیعہ کے عقائد کا مذہب شیخیہ اور دیگر باطل مذاہب کے عقائد کے ساتھ تقابل دستاویزی ثبوت کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔

اگر مومنین نے ہماری طبع شدہ کتابیں خرید کر جلد از جلد تعاون فرمایا تو یہ کتاب بھی بہت جلد طبع ہو سکے گی۔ — غیر مطبوعہ

۶- پاکستان میں شیخیت کا تاریخی جائزہ — غیر مطبوعہ
۷- آئینۂ شیخیت، شیخیوں کے باقی عقائد پر بحث — غیر مطبوعہ
۸- مکائد الشیخیہ: شیخیوں کی مکاریوں کا بیان۔ غیر مطبوعہ
۹- عالمین کون ہیں؟ شیخیوں نے عالمین کے لفظ سے کس طرح غلط استدلال کیا۔
۱۰- عالمین کا جغرافیہ، شیخیوں نے عالمین کے لفظ سے کس طرح غلط استدلال کیا۔

ہماری آئندہ پیشکش

نورِ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ اور نوعِ نبی و امام

مذہب شیخیہ کے ایک بنیادی عقیدہ یعنی جداگانہ نوع پر کامل ریسرچ اور تحقیق انیق و تفتیش دقیق

اگرچہ شیخ احمد احسائی نے تمام اصول دین و ایمان کو پلٹ کر رکھ دیا ہے جس کو ہم نے اپنی کتاب "الفرق بین الشیعہ و الشیخیہ" میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مگر جس طرح مرزائی حضرات کی اصل و اساس وفاتِ مسیح سے شروع ہوئی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کو مارے بغیر غلام احمد قادیانی کی نبوت قائم نہیں ہوتی اسی طرح شیخیت کی اصل و اساس جداگانہ نوع پر قائم ہے اور اس کے سمجھے بغیر نور و بشر کی بحث کی اصل حقیقت کو نہیں سمجھا جا سکتا۔

لہذا

ہم نے دستاویزی ثبوت کے ساتھ جداگانہ نوع کے مسئلہ پر نورِ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ اور نوعِ نبی و امام کے نام سے ایک علیحدہ کتاب تالیف کی ہے۔

شیخی حضرات پاکستان کے بے خبر سادہ لوح اور کم علم شیعہ عوام کو جس طرح گمراہ کر رہے ہیں اس سے بچنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ پاکستان کے ہر شیعہ کے لئے ضروری ہے۔ کتابت مکمل ہو چکی ہے اور عنقریب زیورِ طبع سے آراستہ ہونے والی ہے۔ انتظار کیجئے۔

سید محمد حسین زیدی برستی